

اس کتاب کے تمام حقوق بوجیکیت نہ سکھ لیا ملک چن الدین محفوظ ہیں

سلسلہ تعلیف نمبر (۱۱)

اردو ترجمہ کتاب

کلید الرحمہن

از اعتمید

قدودہ اس مکین قو العارفین سراج مشتا قانِ تعمیرہ دخیر عاشقانِ استله عالیہ
حضرت سلطان باہمود قدس سرہ المعزیز

جناب مولانا مولوی عبد اللہ شاہ رؤوفی سلیمانی
مترجمہ حبیب اللہ عاصی

اللہ والکی فرمی دکانِ رجسٹرڈ
مالک ملک چن الدین الشید ملک فضل الدین تاجر کتب

عاشقانِ رسول محبوب محبوب مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کیلئے یعنی فریض کشیر
باحدادہ اردو ترجمہ کراکر تعلیمی پرس لامہ دیں باہتمام ملک نور الہی

آنے

طبع کراکر شائع کیا

بارہتسم

تصنیفات حضرت سلطان اعراقین مولانا بابو فضل العزیز

نام کتاب	نام کتاب	قیمت	قیمت	قیمت
اُردو ترجمہ کتاب حکم الفقراء	شمس العارفین	۱۳۰	۲۷۰	۱۳۰
" عین الفقر	مجاہدۃ النبی	۴۰	۳۰	۴۰
" کنج الامرار	توفیق برائیت	۸۰	۴۰	۸۰
" منقار العدیفین	قرب دیدار	۱۳۰	۱۵	۱۳۰
" امیر الکوئین	ججت الامرار	۸۰	۳۰	۸۰
" کلیہ جنت	خصل اللقا	۱۲۰	۱۰۰	۱۲۰
" رسالہ رحمی	اسرار قادری	۳۰	۲۰	۳۰
" جامع الاطر	عقل بسدار	۳۰	۰	۳۰
" تیغ بہنہ	اوزنگ شلهی	۸۰	۶۰	۸۰
" کشف الامرار	حکم الفقرا	۸۰	۴۰	۸۰
" قورالمسخ	ججت الامرار	۸۰	۱۰۰	۸۰

مندرجہ ذیل کتب کے ترجمے منظوم پنجابی مدد اصل فارسی تحریک بر تیار ہیں

دیوان حضرت سلطان بابو فارسی	ترجمہ منظوم اردو دیوان بابو فارسی	۱۰
دیوان بابو ترسوں منظوم پنجابی مصحح اعلیٰ فارسی	یعنی برکات سلطانیہ	۱۰
دیوان حضرت خوشپاک	ابیات بابو پنجابی	۲۰
دیوان حضرت خواجہ معین الدین جہری	دیوان حافظہ حستہ اول	۱۰
دیوان بولی شاہ خلندور رح	دیوان بولی شاہ خلندور رح	۱۰
شتوی بولی شاہ قلندر رح	شتوی بولی شاہ قلندر رح	۱۰
شتوی حضرت شمس تبریز و عطاء رح	مدحیات حضرت بابو رح	۱۰
ملنے کا پتہ:- اٹھ دوائے لی فرمی دکان بازار شمشیری لاہور	علی	۱۰

کتاب نہ کی فہرست مضافات صفحہ نمبر ۲۳ پر لاحظہ فراہش
اُردو رسم حجۃ کلید التوحید
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمد و نعمت

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - وَالْعَاقِبةُ لِلْمُتَّقِينَ - وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى
 رَسُولِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَاهْلِ بَيْتِهِ أَحَمَّ عِنْدِنَا +

رسالہ کے لکھنے کا سبب اور اُس کا نام

حمد و نعمت کے بعد واضح ہو کہ نقیر بابا ہو ولد بایزید عرف آوان ساکن قلعہ
 شور کوٹ کوچی الدین ملک عالم لیقین شرع شریعت راسخ الدین شاہ او زنگ زیب باو شاہ
 اسلام کے زمانہ میں بھرت النون دالضاد موافق قرآن کریم و احادیث رسول رب الرحیم
 سلوک و فقر میں علاوه اور دیگر رسالوں کے اس رسالہ کے لکھنے کا بھی الفاق ہوا۔ کہ
 فقیر نے کلید التوحید اس کا نام اور مشکل کشنا اس کا لقب رکھا۔ مجھے شافی
 وہادی مطلق کی ذات پاک سے امید ہے کہ جو شخص اس رسالہ کو شب دروز
 اپنے مطالعہ میں رکھے گا اُس سے کوئی چیز پوشیدہ نہ رہے گی۔ اور غیر محتاج
 ہو جائے گا۔ اگر کوئی مغلس اس کو پڑھے گا وہ غنی۔ اگر پریشان ایل حیرت پڑھے گا۔
 اُس سے دلجمی حاصل ہو گی۔ اور تا ابد الاباد وہ خاطر جمع نہیں ہے گا۔ اگر ناقص پڑھے گا تو
 کامل ہو جائیگا۔ یہ رسالہ اس کے لئے مرشد کامل کا کام دے گا۔ بظاہر اسے بعیت کرنے
 کی ضرورت نہ رہے گی۔ کیونکہ اس کے مطالعہ سے وہ خطا ہر وہ باطن میں سلوک کے
 راستے اور فقر و دردیشی کے مقامات کو جاننے پہچانتے لگے گا۔ یہ رسالہ بتدی کو منتہی
 اور جاہل کو عالم و فاضل بنادیگا۔ اور اس پر عمل کرنے سے مبدأ فیاض اُس پر چار
 علوم منکشف ہو۔ اول علم کہیا داکیرہ دوم علم دعوت۔ سوم علم ذکر الشدحیں سے وہ
 روشن ضمیر ہو جائے گا۔ چہارم علم استغراق جس سے وہ صاحب نظر اور نفہ قادر

ہو جائے گا۔ یہ رسال طالبان صادق دمیریان و اثر و عارفان صاحب تحقیق و دصلان
با حق رفیق و عالمان با توفیق و فقیران فتاویٰ الشد غریق و حدا نیت و دریاۓ حقیق
کے لئے محک و اکیر ہے۔ جس شخص نے اس رسال کی بعثت سے فائدہ نہیں ٹھایا
اور گنج بیرج نہیں پایا۔ اس کے لئے وعمال و بال ہے یعنی اور دنیاوی تصرف جو
یہاں سے حاصل ہو سکتا ہے دوسری جگہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ بہت سے لوگ
جان بلب ہو گئے ہیں۔ مگر اپنے مقصود کو نہیں بینج سکے۔ یہ تعرف (فیض باطنی)
اُن کے لئے عام ہے جو اہل دانش و شعور ہیں۔ فقیر نے اس رسال کو سلطان الحنفی (العام)
و باجائز (دو جانی) جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ و السلام لکھا ہے۔
رسالہ منظوم و نظر آنحضرت ہو گیا ہے۔ اس کی نسبت آنحضرت سے ایسا دھواک
ایس رسالہ کا حرف بحروف حضور و معاہدہ حق بخشی گا۔ اس کی سطوط امیر مشاہدات
و تجلیاتِ الہی سے ایک مرست ہے۔ اس سے نور حق ذات بابر کات اسم اللہ
و آیات کلام اللہ و شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رکبت سے
منکشف ہو گا۔ یہ رسالہ اس کے پڑھنے والے کو باطل سے نکال کر اس کے لئے حق اور
معرفتِ الہی کا آئینہ ہو گا۔ آدم پر مطلب خلاصہ یہ کہ مرشدان ناقص گو اعمال طاہری
اور طاعوت و عبادت میں مشغول کرنے ہیں۔ تاکہ وہ شب روز دشمنان خدا سے کہ نفس و
شیطان ہیں۔ جنگ کرتے رہیں۔ مرشد کامل تیغ تصور اسم اللہ ذات سے اغیار کا سر جد
کرتا ہے۔ اور ایک ہی حملہ میں نفس شیطان کا فیصلہ کرتا ہے اور ہمیشہ کے لئے اُن
سے بے خوف ہو جاتا ہے۔ تصور برزخ اسم اللہ سے استقامت و قوت
کرامت حاصل ہوتی ہے۔ اس سے طالب کی نظر قیامت کے روز اور حساب
کتاب اور پلصراط و میزان پر پڑتی ہے۔ جس سے دہ نفس امارہ کو مارتا ہے اُسے
تکلیف دینا اُسکی روح کو اس جہان میں وحشت ہوتی ہے۔ فیضانِ الہی سے عطا
ہوتا ہے۔ توفیقِ الہی سے وہ ہمیشہ عبادت کرتا اور کرامت و استقامت
حقیقی حاصل کرتا ہے۔ ان اُنکو مکمل عند اللہ اتفکم (غذا کے ز دیک سے
زیادہ بزرگی اُسی کو ہو گی جنم میں سب سے زیادہ پرہیز کا رہ ہو گا) اس مقام کو
مجموعہ علیحدگی کہتے ہیں۔ اور صاحب مجموعہ الحدیث فتنی افتخار یقاباً اللہ

کے مراتب کو نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ نقیر ان فنا فی افسد کا مرتبہ اس سے عالی ہے۔ حَسَنَاتُ الْأَنْوَارِ إِسْتِيَّاتُ الْمُقْرَبَاتُ دُنْيَاکوں کی بھلائیاں مقربین کے گناہوں کی قمی ہوتی ہیں) *

جانتا چاہئے کہ سالکہ دسلوک۔ مجاهدہ مشاہدہ مدعا صفت۔ قرب وصال محبت و طلب جمعت و معرفت۔ فنا فی اللہ بغا باشد کسے کہتے ہیں۔ یہ سب مقامات فقر و فیض رحمانی نعمت و نظمت و عزت و شرف دیدار مجلس محمدی و علم کل و جسمہ شریفہ ہزار عالم یکبارگی کشادہ ہوتے ہیں۔ اور طالب کا ہر ایک مطلب و مقصد حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ طالب جب چاہے عرق و حدایت ہو جاتا ہے اور جب چاہے حضور مجلس محمدی سے مشرف ہوتا ہے اپنی جان کو مجلس محمدی پر تصدق اور قربان کرتا ہے۔

ارواح مفتر سے ملاقات کرنا

یہ راہ قبور اولیاء ائمہ و شہداء سے مدد لینے سے کشادہ ہوتی ہے کہ ہر ایک سے رسمانی ملاقات تکر کے ان سے فیضیاب ہو کہ ارواح مقدسہ سے ملاقات کرنے ان سے فیض پانے سے طالب کو ظاہری باطنی و تجمعی حاصل ہوتی ہے۔ یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا مراتب قرب و معرفت و عرق و حدایت و مقام مجلس محمدی سے ہے۔ اور ہر ایک روح سے ملاقات اور اس سے مصافحہ کرنا تصور اسم ذات و تصور اسم محمد سرورِ کائنات و تصور کلمہ طیبہ ﷺ اللہ اَللّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللّهِ نو دُنہ نام باری تعالیٰ و تصور اسم اعظم اور مشاہدات و تجلیات انوار کی برکت سے حاصل ہوتا ہے۔ جو مرشد کہ ان تمام مقامات و مراتب کو علمے ذکر اسکے معلوم ہو کہ وہ مرشد ناقص اور ناتمام ہے اگرچہ صاحبِ ریاضت ہے۔ مگر ازو نیار سے بے خبر ییکن ذمہ دل سے محروم ہے۔ اگرچہ کشف و کلامت کا مدعی ہو۔ لیکن درحقیقت اس سے بے فضیل ہوتا ہے۔ بلکہ نیکوں کی بھلانی مقربین کے نزدیک بزرگان کے ہوتی ہے۔ دیکھو حضرت موسیٰؑ و حضرت خوشنصر کا واقعہ حضرت خضر علیہ السلام نے کشی کو توڑ دیا۔ اور دو تیم بچوں کی ایک دیوار کو گرا کر اس سے ازسر تو بنا دیا۔ ایک

کھیلتے ہیئے کو مارڈالا۔ ان تینوں کاموں کا ذکر نا حضرت موسےؑ کی عبادت میں داخل تھا۔ اسی لئے انہوں نے خضر علیہ السلام پر اعتراض کئے۔ مگر حضرت خضرؑ کے مزدیک ان کا ذکر نا سخت لگنا تھا۔ کیونکہ اس کے نتیجہ سے واقف تھے۔ باوجود اس کے بہت سے لوگ بنطا ہر اہل الشدار و اصل الی اللہ معلوم ہوتے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ نفس ہوا میں گرفتار ہوتے ہیں ہے

از سیہ کاراں امید تو بد جرم دیگر است
جامہ خود را ہماں بہتر نشوید گھنٹے
ترجمہ جمعہ جنہیں کاروں سے پیری امید کھنا ایک اور جرم ہے
بہتر بھی ہے کہ اپنے کڑوں کو ان بھی میں حسوں سے بچے
ووہ سرل کو نصیحت کرنے اور اپنے نفس کو کھوں جانے کی مذمت

لوگوں کو وہ نصیحت کرتے ہیں۔ اور اپنی خبر نہیں لیتے۔ انہیں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ آتاً مُرْدُنَ النَّاسَ بِالْبَرِّ وَ تَنَوَّنَ أَهْنُكُمْ وَ أَنْتُمْ تَتَلُّونَ الْكِتَابَ
آفَلَا تَعْقِلُونَ رَمِمْ وَوُسُرُونَ کو نیک بتاتے ہو اور خود عمل نہیں کرتے۔ حالانکہ تم خدا کی کتاب پڑھتے ہو۔ کیا تمہیں اتنی بھی سوچھے نہیں، مجھے ان لوگوں پر بڑا افسوس آتا ہے۔ کہ جن پر یہ مثل صادق آتی ہے۔ ”ویگراں را نصیحت و خود را فہمیحت“ یا یوں کہو۔ اونچی دکان پھیکا پکوان ۔۔۔ یعنی ظاہر میں تو وہ صاحب حیض بنتے ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ صاحب حیض ہوتے ہیں۔ یعنی دنیا کے دوں کے طالب ہوتے ہیں۔ طالب مولے ۔۔۔

مُرشِدِ زنا قصص مُرشِدِ کامل

غصہ نیک جو مرشد کہ نہ سلک و سلوك اور دحضور مجلس حضور پر نور سے واقف دا گاہ ہوتا ہے۔ اور تاہل قبور سے فیضیاب ہوتا ہے اور شعر ق دستغافل میں رہتا ہے۔ وہ مرشد بے باطن و بے معروف ہوتا ہے۔ اگر بنطا ہر اپنی کشف و کرامات میں مغدر رہتا ہے۔ مرشد کامل وہ ہے کہ اگر طالب کو سفر فراز کرنا چاہئے تو ایک نظر میں اسے مراتب مناصب میں پہنے برابر کر دے۔ اس کی ایک نظر کے شعبہ اور اس کی ایک توجہ خضر علیہ السلام کے ہل جانے سے کہیں بہتر ہوتی ہے اس کی ایک نظر سے

خاک سونا و چاندی ہو جاتی ہے ۔

آنکہ خاک را بِ نظر کیما کنند ۔

آیا پود کم گوشہ چشمے بھا کنند ۔

ترجمہ مدد صنادل لوگ جو ایک نظر حمدت سے خاک کو اکیر بنا دیتے ہیں۔ کیا وہ ہماری طرف بھی ذری سی نظر کریں گے ۔

ایسے فقیروں پر دلوں جہان عیاں ہوتے ہیں۔ یہ لوگ امین خدا ہوتے ہیں۔ زمین وہ گویا کمان بنائ کر مشرق سے مغرب تک اُس کے دلوں سرے برابر کر لیتے ہیں۔ اور قدرت الٰی کا پھر اس میں لگا دیتے ہیں۔ اگر چاہیں تو نشانہ لگا کر تمام عالم کو فنا کروں۔ اُس سے تحطیا مگر مفاجات میں گرفتار کر دیں۔ مگر نہیں وہ اس پر حمدت و شفقت اور تمہاری کرتے ہیں۔ باوجود اس قوت کے وہ خلق اللہ سے اپنی غیبت اور بُرا می شنتے ہیں۔ اُس کا غینظ و غضب سنتے ہیں۔ اُس کا جو روستم اُٹھاتے ہیں۔ اُس سے تکلف و آزار پاتے ہیں۔ مگر وہ اسے نہیں ستانتے آزار نہیں پہنچاتے ایسے فقر اکا جو صلی عرق و استغراق کی برکت سے اور حضور مجلس محمدی سے دیکھ ہوتا ہے مرشد کامل سالہا سال طالبوں ریاضت و محنت کر اتا ہے۔ اور اگر چاہیے تو ایک ساعت میں ابتداء سے انتہا تک کل مرتب اسے کٹے کرتا ہے جیسا کہ کل زمانہ دنیا اُس کے ز دیک ایک ساعت ہے۔ الَّذِيَا سَاعَةً وَلَنَا فِيهَا حَاجَةً (وُنْيَا گویا ایک ساعت ہے اور ہمارے لئے وہ عبادت ہے) بیانات ہے

مرشدے باشد چنپیں اور رہبر راہ خدا طالبان را باز دائداز ہوا و از ریا

مرشد اس ہونا چاہیے جو اٹھتا ۔ لا کاراسہ د کھائے۔ اور مریدوں کو حد اور ریا سے بچائے ۔

از خود گزر کن طالب شو عرق نور احتیاج چ نیست صلیش ما د صول تلحظو

ایسے طالب خودی سے گندک نور میں عرق ہو جا۔ ایسے طالب کو دصول اور حضور نک پہنچنے میں کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

چیست دانی بے دصل شرک و ہوا از ہوا و شرک طالب بازا

ای طالب تجھے معلوم ہے بزرگ دصل کون مہتاب ہے ہو وحش شرک اور ہوا نفانی فالا ہو اس لئے تجھے چاہئے کہ شرک دصل خواشناک ہے ۔

با ہو تو برشد خود جان فشاں طالب ہے راحق نماید در نهان در عیاں

با ہو تو اپنے مرشد پر جان قربان کر جو ظاہر اور باطن میں طالب کو حق دکھاتا ہے ۔

ہر کو طالب با مطالب خوبیستن
طالب صادق تو اپنے طالب کو پہنچ جاتا ہے، اور جو صرف زبانی ڈیگریں مارے وہ لاف زن ہے،
ہر کو طالب حق بود من حاضر مرم
کوئی طالب حق ہو۔ تو میں حاضر ہوں ایک دم میں ابتداء سے انتہائیک پہنچا دوں گا ۷

نفس امارہ کی سرکشی اور اُس کا علاج

یاد ہے کہ دونوں جہان پر غالب ہونا ہر ایک طالب کو مراثت عالیہ و مناصب فائدہ
پیر پہنچانا صاحب کی شفعت و کرامت ہونا علوم و فنون حاصل بہت آسان ہے۔ مگر
نفس امارہ کو قید میں رکھنا سخت مشکل اور نہایت دشوار امر ہے۔ جو شخص چاہے کہ
وہ خدلتے تعالیٰ کو پہچانے معرفت و قرب الہی حاصل کر لے۔ اپنی شرگ سے
زیادہ اس سے نزدیک صاحب الہام و جواب پائیں عارف بے حجاب و صاحب علم و
ارادت و فتوحات غیبی ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ نفس کو جانے پہچانے اُس کی
حقیقت کو دریافت کرے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ مَنْ عَرَفَ
نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ، (جب نے اپنے نفس کی حقیقت جانی اُس نے اپنے
رب کو پہچانا) نفس علم پڑھنے ظاہری ریاضت و محنت کرنے سے بہت خوش ہوتا
ہے۔ ظاہری طاعت و عبادت سے وہ مر نہیں سکتا۔ بلکہ فریب ہو جاتا ہے کیونکہ
نفس کا وجود باطن میں ہے وہ باطنی محنت دریافت سے سوزش پاتا ہے! وہ
اسی طرح سے آخر کو جل کر فنا ہو جاتا ہے۔ جو شخص کہ تائیر تصور اسم اللہ پر
نفس کو تابع اور اسے درست نہیں کرتا ہے۔ وہ حق کو نہیں پاسکتا۔ کیونکہ اہل
نفس اہل ہوا ہوتے ہیں۔ ان کا دل توہمات و سادس شیطانی و خطرات نفسانی
دھرنس دہوس۔ مکروہ فریب سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ مگر انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ انسان
کے وجود میں نفس اور شیطان بزرگ و زیارتی عظم کے ہوتا ہے۔ اسی لئے اہل نفس کو
پریشان اور بے اطمینانی حاصل ہوتی ہے ماگر تمام جہان کی سلطنت اور اُس کا
مال و نعمت اسے دے دو تب بھی سیرہ ہو گا۔ اہل نفس کے تمام کام تباہ و بر باد
ہوتے ہیں۔ نفس کا کام سہی شہنشاہی و فساد اور ظلم و ستم کا ہے۔ نفس کی ہدایت حصہ ہوں

سے ہے۔ جو شخص حرص میں پڑتا ہے اپنے نفس پر غالب آتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ عاجز رہتا ہے۔ اور جو شخص حرص و ہوس کی پیروی کو چھوڑتا ہے مراتب و مناصب حقيقی حاصل کرتا ہے۔ سلامت روی اور رضام اللہ اختیار کرتا ہے۔ مقام حضور و مجلس محمدی علی صاحبہما الصلوۃ والسلام تک پہنچتا ہے۔ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور اُس کا دل ہمیشہ آئینہ کی طرح صاف و شفاف رہتا ہے۔ دن بھی جہان کا جلوہ اس میں نظر آتا ہے۔ جس مقام پر پہنچتا ہے مر جہا اسے جا ب طلتا ہے۔ فنا سے بدل کر مقام بقا حاصل کرتا ہے۔ ابھی اور اولیا کی مجلس میں جب چا ہے جائیتا ہے اور مرشد ان کامل میں اُس کا شمار ہوتا ہے۔ مرشد کامل طالب اللہ کو پہلا سبق دیتا ہے کہ وہ اپنے نفس کا تابعدار نہ بنے بلکہ اپنا تابعدار اور فرمابردار بنائے رکھے۔ صفائی کیوں پر اور نفاتیت و کبر و انا سے بچے۔ تصور اسم اللہ سے اُس سے فنا کر دے کیونکہ نفس پر قدرت حاصل کرنا اسے اپنا تابعدار بنانا تصور اسم اللہ کی خصوصیات سے ہے۔

انسان کے وجود میں مقامات نفس و روح و مہر نعمت

کیونکہ پہچانے جا سکتے ہیں

انسان کے وجود میں جس قدر اپنی نفس و اپنی قلب و اپنی روح و اپنی متروں اپنی توفیق الی دیگر جو کچھ مقامات ہیں وہ سب ان کی تاثیرات اور ان کے آثار سے پہچانے جاتے ہیں۔ چنانچہ صاحب نفس اپنے اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ وہ ترش نہ اور بد خود بذریان ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ فارغ التحصیل کیوں نہ ہو ملک جو کہتا ہے وہ سب جعل محض ہوتا ہے اس کا نفس غیظو غضب قبر اور غصہ سے پڑتا ہے۔ اور صاحب ذکر قلبی اس طرح پہچانا جاتکے۔ کوئی خلاص اور محبت الی سے پڑتا ہے۔ اسکے کلام میں اثر ہوتا ہے اس لئے کوئی خود صاحب تاثیر ہوتا ہے۔ اس کے کلام سے مسامع کو لذت علادت حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور صاحب ذکر روحی اس طرح پہچانا جاتا ہے کہ اُس کی ہر ایک بات با اخلاص ہوتی ہے۔ دور نگی اور نفاق سے بالکل پاک صاف موتا ہے۔ صاحب تاثیر ہونے کے حق تعالیٰ سے یہ گانگت رکھتا ہے اور صاحب ستر اس طرح پہچا۔

جاتا ہے کہ اس کے ہر ایک کلام میں مشاہدہ اور اسرار الہی کا ذکر ہوتا ہے! اس کی زبان پر اس کا در در ہتا ہے۔ اس کا جسم دنیا میں ہوتا ہے اور اس کی روح لامکان میں رہتی ہے۔ اس کے کلام کی تاثیر سے سننے والے کے دل میں ادب حیات گھر مپیدا ہوتی ہے۔ اور اہل توفیق اس طرح پہچانا جاتا ہے کہ وہ ہمیشہ عبادت اور طاعتِ الہی میں رہتا ہے اور ہر وقت بجز و انکسار کرتا ہے۔ اس کے کلام کی تاثیر سے نفس امارہ کفر اور گناہ سے باز آتا اور مسلمان ہو کر ہمیشہ کے لئے اس کا تابعدار بن جاتا ہے۔ جب یہ تمام صفات و مقامات انسان کے وجود میں متحجج ہو جاتے ہیں۔ تو اس وقت اس کے وجود میں نورِ الہی جلوہ گر ہوتا ہے۔ نورِ الہی کی یہ شناخت ہے کہ اہل نورِ الہی کی زبان سے مشاہدہ و قربِ الہی کا انکشاف ہوتا ہے۔ خلقِ محمدی و خلقِ محمدی سے وہ موصوف ہوتا ہے۔ اگرچہ بظاہر لوگوں سے ہر کلام ہوتا ہے لیکن درحقیقت عرق و استعراق مشاہدہ نورِ الہی میں رہتا ہے جو شخص کہ ہوا و ہوں و خواہش نفسانی کو پائماں نہیں کرتا اور مرکب نفسِ رسول نہیں ہوتا اس کے لئے یہ بات محال اور ناممکن ہے کہ وہ ان مرتب باطنی کو پاسکے۔ اگرچہ تمام عمرِ نجت دریافت اٹھاتا رہے۔ یہ تمام مقامات اس کے لئے ہیں۔ جانپنے نفس کو زیر کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَأَمَّا مِنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَلَهُمَا النَّفْسُ عَنِ الْهُوَى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ أَمْلَأُ دِمَاجُونَ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَلَهُمَا كر کے نفس کو خواہشوں سے روکے اس کا مقامِ جذبت ہے

ابنیات

دسوسرہ داہمکہ خطرات بد قوت قوت نفس حرص و حسد

دوسرہ۔ داہمکہ، بڑے خیالات حسد۔ نفس کی خواک اور اس کی تقویت کے ذرائع ہیں ۴

کے شناسدنفس را اہلِ صنم

بت پرست کو نفس کی پہچان کہاں نصیب۔ اور مردہ دل نفس کو کیسے جان سکتا ہے ۴

کے شناسدنفس را ایں مردِ عام ہر کو گوید نفس را عارف تمام

ایسا معمول آدمی جو نفس کو عارف کا مل خیال کرتا ہو۔ نفس کی حقیقت کیا جانے ۴

کے شناسدنفس را اہل عز و رز تسلیماً زدنفس اہل حضور

مغز دکو نفس کی کیا تمیز۔ اہل حضور ہی نفس کو مار سکتا ہے ۴

نفس را تحقیق کر دم از حُنْدَا ہر حقیقت یا فتنم از مصطفےٰ
 میں نے نفس اور خدا میں فرق پالیا۔ اور یہ سب کچھ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل حاصل ہوا ہے
 نفس نامی عاقبت چوں نور شد قلب و قالب خضوا و مغفور شد
 ناری نفس جب آخز کار اہل نیز بن گیا۔ تو اس کا جسم۔ قلب اور تمام اعضا مغفور ہو گیا ۷
 ہر کر فلان ذکر فکر شد حضور میرود بالنفس خود در عرق قور
 جو کوئی نفس کے شر سے بخوبی ہو گیا۔ وہ ذاکر شاکر اور حضور میں بن گیا۔ وہ اپنے نفس سمیت عرق نور ہتا ہے ۸
 انبیاء والنفس صورتِ انبیاء اولیا را نفس صورت اولیا
 نبیوں کا نفس نبیوں کی طرح معصوم اور اولیا کا نفس نبیوں کی طرح پاک صاف ہوتا ہے ۹
 مردہ دل را نفس انجیث یا خبیث گرچہ خواندہ بزرگان نفس و حدیث
 مردہ دل خواہ قرآن اور تفسیر ہی کیوں پڑھتا پڑھاتا ہے۔ اس کا نفس خبیث انجیث ہی رہتا ہے ۱۰
 لفرو شیطان بہ بلا و اہل زشت نفس آدم را برا اور دا اذ بہشت
 نفس شیطان بُرُون پر سلطنت ہوتے ہیں۔ نفس نے حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت سے بخلوا دیا ۱۱

نفس مطہرہ، نفس امارہ کا بیان

اہل نفس مطہرہ جمیشہ عرق و استغراق مراقبہ و مشاہدہ میں رہتے ہیں۔ اور ہر وقت ذکر
 و فکر میں اپنا خون جگر پیتے ہیں۔ اس قسم کا مراقبہ و مکاشفہ دریا سے وحدت میں غسل
 لگانا ہے۔ جو لوگ ان مراقب کو نہیں پہنچتے ان کا نفس مسلمان اور تابع دار نہیں ہوتا
 مقام ایمان و یقین میں نہیں آتا۔ مراقب ایمان و یقین معرفت الہی میں محو ہونا اور
 اپنی ہستی سے نابود ہو کر اپنے نفس کو فنا کرنا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے
 مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ نَدَبَّهُ بِالسَّعَاءِ (جس نے اپنے نفس
 کو فانی جانا اُس نے اپنے رب کی بقا کو یقین کیا) صاحب نفس امارہ بظاہر مخلوق کو
 دکھانے کے لئے آنکھیں بند کر دیتے۔ اور منہ پر کپڑا ڈال کر مراقب بنتے ہیں۔
 اگرچہ بے ہوش و بے خبر ہو جلتے ہیں۔ لیکن در حقیقت اہل تقلید ہوتے
 ہیں۔ ۱۲ اہل تحقیق و توحید ۱۳

مرشد کامل میں آٹھ باتوں کا ضروری مہونا

مرشد کامل آٹھ باتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر طالب کو وہ آٹھ چیزوں حاصل ہیں تو اس راستہ میں وہو کا نہیں لمحہ سکتا۔ اور اگرچہ وہ کا کھانے تو اُس کی صلاح ہو جاتی ہے۔ ان آٹھ چیزوں میں سے چار ظاہری اور چار باطنی:—

چار ظاہری یہ ہیں کہ جن کا طالب صادق پابند ہوتا ہے۔ اول صدق مقال؟ و مر اکل علال۔ سوم طاعت پچھا رہر، ہمت و توفیق۔ کبھی خذائے تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے۔ شریعت نے جس بات کو منع کر دیا ہے اُس کے پاس نہ جائے +

اور چار باطنی یہ ہیں:—

اول ذکرِ نروال۔ ذکرِ زوال اسے کہتے ہیں کہ مشرق سے مغرب تک ہجے عات خلق از خاص و عام طالب و مرید اہل دنیا بادشاہ و اُمرا اسے حاصل ہو۔ یہ رب لوگ اُس کے تابع دار اور فرمابردار ہوں۔ یہ ابتدائی مرتبہ ہے۔ اور فقیر کے نزد دیکھ قیر و ذلیل ہے +

दوم ذکرِ کمال۔ اور ذکرِ کمال یہ ہے کہ جس قدر زین و آسمان کے فرشتے ہیں۔

رب کے رب اُس کے حکم بردار ہو جائیں۔ اور اذم تعالیٰ اُسے مژده الہام سنایا ہو اور اُس پر اپنے رطف و کرم کی نظر رکھتا ہو۔ انھی کے ہزاروں فرشتے اُس کے گرد اگر دپھرتے ہوں اور یہ مرتبہ مرشد کامل کی توجہ اور خدا نے تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاصل ہوتا ہے +

سوم ذکرِ حال۔ ذکر حال اسے کہتے ہیں کہ رُوحانیات سے اُس کی ملاقات ہو۔ اور یہ ان سے مصائب نہ کرے +

چہارم ذکرِ احوال۔ اور ذکر احوال اسے کہتے ہیں۔ کفر و استغراق حاصل کرے انوارِ تجلیات لوزِ ذات کے مشاہدہ میں رہے۔ جو شخص ان مراتب کو پہنچا لے ہے لانوال ہو جاتا ہے۔ اور جو لانوال ہو جاتا ہے غرق تو حید لوز ہوتا ہے۔ کسی مقام میں صاحب کراحوال خام خیالی اختیار نہیں کرتا۔ مرشد کامل اول ہی روز اسے مراتب لانوال و غرق لوز معرفت کا سبق دیتا ہے۔ مرشد کامل اول تعلیم دیتا ہے۔ اور اُس کے بعد تلوین کرتا ہے۔ جو مقام غرق و استغراق مشاہدہ والا مرکان ہے۔ اور دل میں پوشیدہ

دپنہاں ہتھے +

طریقہ قادری کا پہلا سبق

طریقہ قادری کا یہ پہلا سبق ہے۔ کہ ہر طریقہ کو ابتدائی سے انتہائیک ایک نظر میں حاصل کرتا ہے۔ اور تھوڑا سمیں اللہ اور ضرب کَلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور توجہ باطنی سے معرفت الہی اور مجلس محمدی میں عرق ہوتا ہے۔ جو مرشد کر یہ سبق نہیں پڑھاتا وہ طالب کو نہ معرفت الہی میں غرق کر سکتا ہے اور نہ اس سے مجلس محمدی میں پہنچا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ طریقہ قادری میں کامل نہیں ہے۔ اُس کی مستندی دجال محضر خام خیالی ہے۔ صاحب طریقہ قادری ہمیشہ ذر معرفت الہی میں غرق رہتا ہے۔ وصال بھی وہ قسم پر ہے۔ ایک وہ وصال ہے کہ جو تجلی الہام سے ہو اور وہ سرا وصال عرق تمام و کامل۔ جو مرشد کر طالبوں کو ان مراتب پر نہیں پہنچا سکتا۔ اور عنوث و قطب پر اسے غالباً نہیں کر سکتا وہ طریقہ قادری کامل سے نہیں۔ وہ روز از ل کی شرح کیا کر سکتا ہے۔ اور کل مخلوقات کو درجہ بدرجہ کیا پہچان سکتا ہے۔ **قطعہ**

جائے کہ من بسیدم امکان شیخ کس را شہباز لا مکانم آنجانہ جامگس را
جید میں پہنچا ہوں ہر ایک نہیں پہنچ سکتا۔ میں تو لا مکان کا شہباز ہوں۔ وہاں کمھی کو جگہ نہیں ملتی +
لوح و قلم و عرش و کرسی کو نہیں رہا نیا بد فرشتہ درستگنجد آنجانہ جا ہوں را
دہان عرش۔ کرسی۔ لوح و قلم اور دو فوجہاؤں کا دخل نہیں۔ تر دہان فرشتہ کی پہنچ پہے اور نہ ہوا وہ ہوں گی +

کُن فیکوں کی شرح اور کل احوال کی سیدائیش کا حال

خلاصہ کلام آنکہ بغجو ائے حدیث قدسی کہت کنْتُ كَنْزًا مُخْفِيًا فَاخْبَرْتَ أَنْ
أَعْرِفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ (میں خود یعنی مخفی تھا۔ جب میں نے چاہا کہ میں پہنچانا جاؤں تو
تو میں نے مخلوقات پیدا کی) جب خدا تعالیٰ نے چاہا کہ کُن فیکوں کو بیان کروں تو
اس نے بامیں جانب قبر و جلال کی نظر کی۔ جس سے نار شیطانی پیدا ہوئی۔ اور دوسری
طرف لطف دکرم درحمت و شفقت کی نظر سے دیکھا جس سے نور محمدی صلی اللہ علیہ اآلہ
وسلم ظاہر ہوا! اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کُن فرمایا تو کل مخلوقات و وجودات کی احوال ملائکب۔

ببراتب جماعت جماعت صفت بصفت پیدا ہوئیں۔ اور رب العزت کی طرف متوجہ ہوئے
کھڑھو گئیں۔ اُن تعالیٰ نے ان سے آئست پُر تکمڈ رکھیا میں تمہارا پروردگار نہیں
بالاتفاق کل ارواح نے جواب دیا بلی (ہاں کیوں نہیں) اس کے بعد بعض
ارواحیں اپنے اس جواب سے ناخوش اور پیشیمان ہو کر منکر ہوئیں۔ یہ منافقوں
مشرکوں نے فرمائیں کی ارواچیں بخیں۔ اور بعض آئست پُر تکمڈ کی آوانہ پر اپنے
جواب سے بہت خوش اور مسرور ہوئیں۔ اس کے بعد پروردگار عالم نے روحوں سے
مخاطب ہو کر کہا کہ تمہیں جو کچھ مجھ سے مانگنا ہو مانگو۔ میں تمہیں عطا کر دیں گا۔ تمام
ارواح نے کہا کہ اے پروردگار ہم تجھ سے تجویز کو چاہتے ہیں۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ
نے باہمیں جانب کی ارواچ کے سامنے دنیا کی زینت اور ارایش کی تصور پر کہیں پھی +

رسبے پہلے نفس امارہ کی پیری شیطان نے کی

رسبے پہلے نفس امارہ کی پیروی کر کے شیطان دنیا میں داخل ہوا۔ اور یہاں اُک
اُس نے چوبیں آوازیں دیں۔ تمام ارواچ کے دس حصوں میں سے نو حصوں نے ان
آواز کو سُٹا اور اس کی خوش آواز من کر اس کے پاس مجتمع ہو گئے +

دہ چوبیں آوازیں :-

اول آواز راگ سرود۔ دوسری آواز حسن پستی۔ سوم آواز ہواو آنا دہستی۔
چھتم آواز اگل و شرب پنجم آواز بدعت و گناہ و معصیت۔ ششم آواز ترک
صلواۃ۔ هفتم آواز متعلقات راگ و سرود و طنبور و دف و خیرہ نازیبا احوال
و حرکات۔ هشتم آواز ترک جماعت نہیں آواز خواب و غفلت۔ دہم
آواز عجیب و غدر۔ یا خرد ہم آواز ریا۔ دوازدھم آواز حرص۔ سیزدھم
آواز حسد چھار دھم آواز کبر و آنا۔ پانزدھم آواز لغاق۔ شانزدھم
آواز غلیبت و بُرانی۔ هفدهم آواز شرک۔ هزدھم آواز کفر
نوہم ہم جبل و نادانی۔ بیستہم آواز مکروہ فریب و کذب دروغ۔ بیست دیکھ
آواز سوہنی و بدگمانی۔ بیست و دوم آواز نظر بہ۔ بیست سوم گانا۔ بھاندا۔
تال بھاندا۔ بیست و چھارم ملع و نیاد پیری شیطانی +

جو شخص کہ یہ خصائصِ لکھتا ہو۔ وہ انہیں امورِ احوال میں سے ہے۔ جو کہ اُس کی آوازِ سُن کراس کی شریک ہو گئی تھیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

الشَّيْطَانُ يَعِدُ كُمْ وَالْفَقَرُوَهُ يَا صَوْهُ كُمْ بِالْغَخْشَاءِ وَ اللَّهُ يَعِدُ كُمْ مِنْهُ مَغْفِرَةً وَ فَضْلًا وَ اللَّهُ وَ أَسِمُّ عَلِيُّهُ رَشِيدٌ شَيْطَانٌ تَهْمِينٌ تَنْكِيدٌ سُتْيَ اور معصیت و گناہ کا وعدہ دیتا ہے اور اللہ اپنی رحمت و سیع کرتا ہے۔ اور وہ ہر ایک کی براہی بجلائی سے واقف ہے)

جو روحیں کہ شیطان کی تابع دار بنیں وہ مراتبِ دنیوی کو پہنچیں۔ اور ان دشمنوں میں سے ایک حصہ خدا تعالیٰ کے کرد برد عجز و انکسار سے کھڑا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے لطف و کرم اور جسم بان سے ان سے کہا کہ تم بھی مجھ سے مانگو کیا مانگتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اے پروردگار! ہم تجھ سے بچھے ہی کو چلتے ہیں۔ اول اللہ تعالیٰ نے داہمنی طرف حور قصورِ لذتِ بہشت کی تصویر اُن کے سامنے کھینچی۔ اُن میں نو حصے روحیں جنت میں وحشیل ہوئیں! مددِ غالی باطنِ تقویے، طہارت و پرہیزِ گارمی و پارسائی کا لباس پہنا۔ اور شرحِ محمدی دو دینِ حق کے پیرو ہو کر عالم و فاضل و پارسا و پرہیزِ گارب بنیں۔ اور اُن دسوالِ حصہ جن نے دنیا کی آوازِ سُنی ذمہ عقبے کی اور نہ دنیا کی صورت دیکھی اور نہ حور و قصیر و جنت کی زیبائش پر اُن کی نظر پڑی۔ وہ مشتاق دیدارِ الٰہی اور عرق فنا فی اللہ اور بقا با اللہ بنیں رہیں۔ جن کی نسبت جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ **الْفَقَرُ مُخْدِيٌّ وَالْفَقَرُ مِيَتٌّ** (فقیر میرا فخر ہے اور وہ عیری سُوت ہے) انہیں اہل فقر کی نسبت فرمایا ہے۔ **الدُّنْيَا حَرَّا اَمْ عَلَى اَهْلِ الْعَقْبَةِ** (العقبی حرّا امْ عَلَى طالِبِ الْمُؤْلَى) (دنیا اہل عقبے پر حرام ہے اور عقنه طالبِ مولیٰ پر حرام ہے) کیونکہ مَنْ لَهُ الْمُؤْلَى فَلَهُ الْحُكْلَ (رجس کے لئے مولیٰ ہے اُس کے لئے سب کچھ ہے) جو مرشد کی تصور اسی اللہ ذات اور تصور اسیم محمد بن جناب سرورِ کائنات اور کل رطیبات سے طالب کو یہ تینوں سبق نہیں دیتا ہے۔ وہ مرشد کامل نہیں اپنے کا طالب بے جھیت اور پوشان رہتا ہے۔ جمعیت کے کہتے ہیں کہ طالبِ جمیع ماسوی اللہ سے روگر داں ہو کر صرف ذاتِ الٰہی کی طرف رجوع کرے تاکہ اطمینان کہیں

اُسے حاصل ہو جو

مقامِ جمیعت کی سرخ

انسان کے وجود میں جمیعت کی مثال اس طرح ہے جیسے دودھ میں لکھی ہوتا ہے جب دودھ میں ذرا سادہ پتھر جاتا ہے تو پتھر دہی کہلانا ہے۔ پتھر دہی کو بلو کر اس سے مسکن نکالتے ہیں۔ مسکن کو آگ پر رکھ کر روغن خالص بنایتے ہیں۔ پس اسی طرح حارفوں کے وجود میں مجموعہ ذات لازوال ہے۔ نہیں نہیں۔ میں نے غلط کہا۔ بلکہ جمیعت قدرت و نور و معرفت و توحید الہی کا ایک لباس ہے۔ جو اُس شخص کو پہنا یا جاتا ہے کہ جو ہمیشہ ذات الہی اور نور مجلس محمدی علیے صاحبہما الصملوۃ پرستیلیم کو مت نظر رکھتا ہے۔ جس سے منظور نظر ہو جاتا ہے۔ اور اُس کا وجود جمیعت و معرفت سے پُر نور ہوتا ہے۔ یہ جامہ اُسے پہناتے ہیں۔ کہ جو دنیا دار کی مجرمتی بخل کر محبت الہی میں قدم رکھے ہمیشہ ذکر و فکر و عبادت و بندگی میں رہا کرے اُسکی زندگی ذکر و فکر سے ہوتی ہے۔ اور مردہ دل خطرات بد سے اور عبادت الہی سے محروم رہتی ہے۔ اور آخر کوشش مندگی اٹھاتا ہے۔ کیونکہ دنیا مقام ہوا و ہوس سے صاحب جمیعت کو ان دونوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ جمیعت کے ایک دوسرے معنی اور ہیں۔ وہ یہ کہ جمیعت کلیدِ کل ہے۔ اور شرودہ ہزارہ عالمِ قفل ہے۔ جب کنجی قفل میں لگائی جاتی ہے۔ تو وہ کل جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جمیعت اسم اللہ ذات میں ہے۔ جو شخص کو اُس کی کہنہ دریافت کرتا ہے۔ اُسے مشاہدہ مقامات صفات و کشف کرامات کی احتیاج نہیں رہتی۔ کیونکہ وہ صاحب جمیعت ہو جاتا ہے۔ اور صاحب جمیعت صاحب مقام فنا فی اللہ بقا با اللہ فقیر کامل ہوتا ہے۔ اپنے نفس پر قادر ہوتا ہے۔ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور دونوں جہاں اُس کے تابع رہتے ہیں۔ علم تفسیر اُس کی زبان پر ہوتا ہے۔ جمیعت ایک نور ہے۔ جس کی اصل صدق و تصدیق اور معرفت و توحید تحقیق و توفیق الہی سے ہوتی ہے۔ جمیعت نور مقام غیب الغیب ہے جو قلب کے درمیان مسدا دفیاض سے آفتاب کی طرح روشن ہوتا ہے۔ جب

نور جمعیت روشن ہو جاتا ہے۔ تو تماشائے کونین ایک انگشت کے ناخن پر نظر آتا ہے۔ اُسے بھی جمیعت کہتے ہیں ۷

واضح ہو کہ جمیعت میں پانچ حرف ہیں۔ ہر ایک حرف کے مقام سے ایک تصرف حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح صاحب مقام جمیعت پانچوں حرف سے پانچ مقام اپنے تصرف میں لاتا ہے۔ جس سے اس کے دل میں کوئی حست باقی نہیں رہتی۔ جو کچھ چاہتا ہے حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ مقام جمیعت جامع علوم ربانی و فتویٰ رحمانی ہے۔ وہ پانچ مقام جن پر صاحب مقام جمیعت تصرف حاصل کرتا ہے۔ یہ ہیں:-
اقل مقام ازل و تصرف۔

دوم نعمت ازل و تصرف نعمت ازل و گنج ازل۔

سوم نعمت ابد و تصرف ابد۔ اسی طرح سے کل نعمت دنیا و تمہر تصرفات دنیا و حصول خر، ان دنیا

چھارم نعمت عقبے و گنج عقبے ۸

پنجم مرتب اعلیٰ قرب و حدائقیت و مقام فنا فی اللہ تعالیٰ باللہ۔

یہی جمیعت کامل ہے۔ کہ انہیں روز تاثیرات اسم محمد جناب سرور کامیبات و کلمہ طیبات اللہ علیہ السلام و سُلَّمَ وَسَلَّمَ وَسُلْطَانُ الْأَمْرِ طالب کو ہر مقام جمیعت پہنچاتے ہیں۔ مرشد کامل اس طریق سے واقع ہوتا ہے۔ اور مرشد خام و ناقص زندق رہے دین) ولادت زن مهروغ گو ہوتا ہے۔ اللہ بس ما سوائے اللہ ہو سو ۹

اولیا ہے رحمان و اولیل ہے شیطان میں بھی فرق ہے۔ مجھے ان لوگوں پر طلاق افسوس اور تعجب ہے کہ جن کی زبان پر اسم اللہ کا درد ہوتا ہے تلاوت قرآن حفظ مسائل ان کا کام ہوتا ہے۔ مگر ان کی زبان کذب دروغ سے اور ان کا دل حرص و حسد اور کبر و غرور سے پاک صاف نہیں ہوتا۔ وجہ یہ ہے۔ کہ وہ لوگ خلوص اخلاص سے اللہ کا نام نہیں لیتے۔ اور محض لوجہ اللہ کلام پاک نہیں پڑھتے گو ان کی زبان مقتاض کی طرح چلتی ہے۔ مگر ان کا یہ سب پڑھنا پڑھانا ایک رسمی کام ہوتا ہے۔ کیونکہ جو شخص خلوص اخلاص سے اللہ کا نام لیتا ہے۔ وہ اس کی لئے کوہ پہنچ جاتا ہے۔ اس کا نفس تاثیر اسم اللہ سے فنا اور اس کا دل بخیر اللہ

سے صاف ہو جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ مجلسِ محمدی ملے صاحبِ ہماصلۃ دہلام میں حاضر رہتا ہے۔ اُس کی روح کو بغا حاصل ہوتا ہے۔ تماشا نے کوئی نہ اپنے ایک ناخن کے اوپر پیکھا ہے۔ اسم اللہ سے اُسے انسیت ہو جاتی ہے۔ معرفت کا میدان اُس کے ہاتھ ہوتا ہے۔ اسم اللہ سے انتہائیک کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ نورِ معرفت حضور اسی سے حاصل ہوتا ہے۔ جس طرح سے علماء و فضلا مطالعہ کتب میں غرق رہتے ہیں۔ اسی طرح سے صاحبِ اسم اللہ اپنے دل کے مطالعہ اور تصورِ اسم اللہ میں عرق رہتا ہے۔

تاترا حاصل شود مطلب تمام
جرد درودیش روہر صحیح دشام

هر صحیح دشام درودیش کے دروازے پر جاؤ۔ تاک تمہیں پورا مطلب حاصل ہو۔
گر ترا برسر زند سر پیش نہ آئیچہ داری علک با درودیش ده
اگر دہ تیرا سرڑا دینا چاہے، تو آئے رکھے۔ اور جو کچھ تمہاری طلکیت میں ہے، ہر درودیش کو دیجے۔
دادہ درودیش یا بی جاو داں از نظر درودیش شد شاہ جہاں
درودیش کا عطیہ ہمیشہ تیرے پس ہیگا۔ اُس کی نظر سے ایک مفلس آدمی شاہ جہاں بن جاتا ہے۔
ہر کہ مقبول است درودیش اونظر شد مراتب او ز بالائش تر
جو کوئی درودیش کا منتظر نظر ہے۔ اُس کے مراتب عرش بریں سے بلند ہو جاتے ہیں۔

مراتب درودیش و مراتب فقیر

مراتب درودیش مراتب فقیر میں یہ فرق ہے۔ کہ مراتب درودیش ہمیشہ ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ دو روحِ محفوظ کے مطالعہ میں رہتا ہے۔ اس مرتبے والے کو منجم کہتے ہیں۔ یعنی بمنزلہ مراتبِ نجوم کے ہیں۔ اور مراتب فقیر فنا فی اللہ غرق تو حید و معرفت میں ہتے ہیں۔

مراتب درودیش بمنزلہ مراعین کے اور مراتب فقیر بمنزلہ طبیکے ہوتے ہیں۔ درودیش کی نظر سے ہر ایک دل بیدار ہو جاتا ہے۔ مراتب درودیش کے لاائق ہیں۔ کہ ماہی گیر کو جہاں گیر بنائے۔ سے سلطنت وہادشاہت پر پہنچائے۔ اور فقیر کی نظر سے طالبِ دروشن ضمیر اور اپنے نفس پر حاکم ہو جائکرہے۔ نور ذات

میں ایسا غرق ہوتا ہے کہ ملک سیلیمان اُس کے سامنے حقیر ہوتا ہے تا مُدنیا کی سلطنت اگر سے دیں تو وہ ہرگز اُسے قبول نہیں کرتا۔ اور وہ حقیقت جو اندر وہی ہوتا ہے۔ کہ دُنیا وہل دُنیا ویسم و زر کو سرد مہری سے دیکھتا ہے « واضح ہو کہ عالم کو پاسطہ کتب و علوم جلال و غصب و غصہ و عذاب پیدا ہوتا، اور فحیر کو تائیر اسم ذات سے معرفت الٰہی اور نور چشم بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ صاحب چشم و صاحب چشم مجلس میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص کو غیظ و غصب سے گزرتا ہے۔ تائیر تصور اسم ذات سے معرفت الٰہی و چشم بصیرت حاصل کرتا ہے۔ اور خاموشی اختیار کرتا ہے۔ جیسا کہ جناب سرورِ کائنات علیہ وآلہ السلام و اللہ اصلوہ و السلام نے فرمایا ہے: من عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهُ رَجُلٌ نَّبَّأَ بِنَبَأٍ دُبُّ كُلَّ زَبَانٍ اُس کی زبان بکواس سے بند ہوئی، غرضیکہ جو شخص صدق دل، خلوص و اخلاص و یقین و اعتقاد سے یا اللہ کرتا ہے۔ اول سے اپنے دنیا و عقبے و معرفت النبی کے کل معلومات اُس پر کشادہ ہو جاتے ہیں۔ اور نعمتِ جادو والی اُسے حاصل ہوتی ہے ۶

اُن لوگوں پر بھی ہڈا تججب و افسوس کہ شب روز ذکر جہری میں مشغول رہتے اور ہر وقت اللہ اشد کرتے رہتے ہیں۔ مگر حقیقت و معرفت سے ومحض پے خبر ہوتے ہیں۔ بلکہ رجحت کھا کر بدعت و مستدرائق میں پکڑ پریشان و سرگران ہوتے ہیں۔ ہوا وس میں مبتلا رہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اُن کی خلوت لوگوں کو چھاننے کے لئے ایک جال اور امراء وزراء و سلاطین باوشان ہوں کے مرید کرنے کے لئے ایک عمدہ تسبیح ہوتی ہے۔ ان کا جگہ معرفت الٰہی سے اُن کے لئے حجاب ہوتا ہے اس لئے اسماں اشد اُن کے وجود میں اپنا کچھ اثر نہیں کرتا ۷

اس اسم اللہ کی تائیر انسان کے وجود میں کب کرنی ۸

کیونکہ اسم اللہ پاک ذی عظمت ہے۔ جس وجود میں اسم عظم کی عظمت نہ ہو۔ وہ اس میں سکونت نہیں رکھتا۔ اور بُدوں خلوص و خلاص کے اپنا کچھ اثر نہیں دکھاتا۔ معلوم ہوا کہ فقیر وہ ہے۔ کہ صاحب مراتب عین العیان ہو۔ دونوں جہان اُس کا عاشق

و مُبْتَلًا ہو کر دل و جان سے اُس پر فدا ہو ۔

بہت سے لوگ پیری و مریدی کا سلسلہ رکھتے ہیں۔ لیکن پیری مریدی نہیں جانتے۔ وہ بالکل احمدی و نادان ہیں۔ پیری مریدی مجلس محمدی علیہ صَلَوَۃُ الرَّحْمَنِ وَسَلَامٌ وَسَلَامٌ کا ایک نمونہ ہوتی ہے۔ جس طرح سے جناب سرور کائنات علیہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ پر آپ کے صحاب اپنی جان شارکرتے تھے۔ اسی طرح سے طالبوں کو مرشد پر فدا ہونا چاہئے۔ شب و روز آپ کے اصحاب کی قوت دیدار محمدی تھی۔ با وجود اس کے آپ کے اصحاب ہمیشہ اپنی عاجزی کا اعتراض کر کے تو پستغفار کیا کرتے۔ پھر اور کسی کا کیا ذکر ہے۔ جو شخص کہ شرع محمدی (صلَوَۃُ اللَّهِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) کے خلاف راہ چلتے۔ اور آپ کی اور آپ کے اصحاب کی پیروی ذکرے وہ ملعون مردود ہے۔ اسے مرشد کہنا سخت گناہ و غلطی ہے۔ مرشدی اتماء شرع محمدی دلایل کلام اللہ سے و حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی و تصور اسم اللہ و آیات کلام اللہ سے حاصل ہوتی ہے۔ مرشد کامل و فقیر فنا فی اللہ و اصل اے اللہ اے کہنا چاہئے۔ کہ جو مقام فنا فی اللہ میں پہنچ کر اُس میں غرق ہو جائے ۔

آبیات

عقل فکر ش کے رسے فی اللہ حبیال معرفت دیدار را گوید وصال

اُس کی عقل و فکر جمال خداوندی تک کب پہنچ سکتی ہے۔ جو کہ دیدار معرفت کو وصال بھجے ہوئے ہیں، اسے تلقی کے سوا کچھ منظور نہیں ہے۔ لیکن عارنوں کو خدا کے سوا کچھ منظور نہیں ہے۔

عارفان راجح خدا منظور نیست جو بقا ایش معرفت منظور نیست

اسے تلقی کے سوا کچھ منظور نہیں ہے۔ لیکن عارنوں کو خدا کے سوا کچھ منظور نہیں ہے۔

ہر کہ ایں جائے نہ بین دل سیاہ حُبُّ دنیا دل سیاہی سر گناہ

بُشَّحْضُ اس دنیا میں سیاہ دل ہو جے بے بصیرت رہتا ہے دنیا کی محبت سیاہ دل کا باعث اور سب گناہ سے بڑا گناہ ہے،

مَنْ كَانَ فِي هُنْزِيرٍ أَعْمَى فَهُوَ فِي الْأَخْرَى أَعْمَى (جو اہنگان میں بے بصیرت رہا۔ وہ آخرت میں بے بصیرت رہا) ۔

ذکر ایں پسے بو دا سحر رو ا آل حشیم دل دیگر بود بیند رو ا

جمال اور نور اللہ کو دیکھنے والی دل کی آنکھ مغلی ہے۔ یہ سرکی آنکھ اس لائق نہیں ہے،

جو شخص یہ مرتبہ حاصل کر کے مراقبہ و مشاہدہ کرتا ہے اور مقام فنا فی اللہ بقا باش میں آتا ہے،

زندگی جاودائی حاصل کرتا ہے۔ اور جو شخص محض مدعی ہوتا ہے۔ وہ اپنی عمر لوں ہی برباد کرتا ہے۔

آں زبان دیگر است با حق بیان
ایں زبان لاف زن دیگر بدال
حق بیان کرنے والی زبان اور ہی ہوئی ہے
یلاف مانے والی ایں سے علیحدہ ہے
مشل ہے کہ جو بادل زیادہ گر جتے ہیں، برستے نہیں۔ یہی حال اہل کمال کا ہے۔ کہ وہ
اپنی زبان بند رکھتے ہیں۔ ع

ہند شاخ پر میوه سر بر زمیں

میوه سے لدی ہوئی ٹھیکی سرزین پر کھتی یعنی جھکل، ہتھی ہے
اسی لئے فرمایا ہے۔ السکوت ناج الموقنین (کم گوئی مونوں کا سرتاج ہے)
السکوت مفتاح العبادۃ (سکوت عبادت کی کنجی ہے) السکوت من
رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى (سکوت رحمت الہی سے ہے) السکوت حصار مِنْ
الشَّيْطَانِ (سکوت شیطان سے بچنے کے لئے ایک قلعہ ہے) السکوت سُلَّةُ
الْكَبِيرَ (سکوت انبیاء علیہم السلام کی سُفت ہے) السکوت بِنِجَاتٍ مِنْ
النَّاسِ (سکوت لوگوں کی شر سے بچنے کا ذریعہ ہے) السکوت قُرْبُ الرَّبِّ
سکوت قرب الہی ہے)، السکوت عراق و فی المؤمنِ توحید النور (سکوت توحید
دنور الہی میں عرق ہونا ہے) یہ سکوت لائق سزاوار ہے کہ طالب کو ہمیشہ حضور دشادہ
میں رکھتا ہے۔ اسے مقام لاہوت میں پہنچاتا ہے ۴

سکوت اصلی یہ ہے کہ جسم کو جان سے جدا کرے اور اُسے لامکان میں
عرق کر دے۔ جو سکوت کو اس کے برعکس ہو، مکروہ فریب ہے اور صرف رجو عات
خلق کے لئے ہے۔ یہ سکوت مکر شیطان و فریب نفس امارہ ہے ۵

ساک کے دل میں خطرات بد کا پینڈا ہوا

شیطان فقیر عارف کے سامنے سات باتیں پیش کرتا ہے۔ اول یہ کہ طالب
خاموش رہے مگر شغل اشغال کرے دوم یہ کہ خلوت اختیار کرے اور جھا عات
باذر ہے سوم یہ کہ دنیا جمع کرے۔ مکروہ فریب اختیار کرے۔ پھر طالب کو یہ بھی

بھی خیال ہوتا ہے کہ میں کچھ دنیا میں حاصل کروں گا۔ اور جو کچھ مال و منابع حاصل کر دیتا میں کیوں کا بھی اُس میں حق ہو گا۔ یہ بھی شیطانی حیلہ ہے۔ چہارم پیشہ شیطانی یہ ہے۔ کہ خلاف علم عمل کرے۔ پنجم یہ کہ مال زیادہ ہو جاوے تو زکرۃ سے منکر ہو بھیتے۔ ششم یہ کہ شیطان طالب سے کہتا ہے۔ کہ تو مرشد سے زیادہ ہو گیا ہے۔ اپنے رتبہ کو دیکھو اور سمجھو۔ اسی طرح شیطان دسو سے اُس کے دل میں پیدا کرتا ہے۔ اور اُسے مرشد کی توجہ سے دُور کرتا ہے ہفتہم یہ کہ شیطان اُس سے کہتا ہے کہ اب تجھے خلاہی عبادت اور ذکر و فکر و تصور اسم اللہ ذات و مقام رب بیت کی کیا ضرورت ہے۔ تجھے اب میرا دیدار کافی ہے، کیونکہ اسم صرف نام ہے۔ اور نام سے تجھے کیا سروکار ہے؟

اگر طالب صادق اور بیعت مرشد کامل سے اہل تحقیق ہوتا ہے تو شیطان مکروہ فریب کو چانتا پھانٹتا ہے۔ اور اسی وقت لا جوں پڑھتا ہے۔ اور اُس کے مکروہ فریب سے نجات پاتا ہے۔ اس راہ میں مرشد کامل چاہئے کہ صاحب توفیق ہو۔ اور ظاہر و باطن میں ہمیشہ طالب کار فیق بنا رہے۔ اپنے حال و احوال اوقاں و افعال خدا کو سوچنے اور خودی کو درمیاں سے بخال ڈالے ہے۔

کائے جماں چنانکہ تو خواہی اگر شود ایماں نیاوری بخدا نے جماں کرہت

اگر دنیا کے کام تیرے حبِ نشانہ ہونے لگیں۔ تو خدا کی ہستی سے بھی منکر ہو جائے گا۔ کیونکہ جو کچھ کرتا ہے خدا نے تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ جو کچھ ہے مربُ اُسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ یَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهُ أَمْرُ الْكِتَابِ رَمَّاً هے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے۔ اور باقی رہنے دیتا ہے جو چاہے اور اُس کے پاس لوح محفوظ ہے) انسان کے وجود میں جب نفس مردہ ہوتا ہے۔ تو دل زندہ ہوتا ہے۔ اور اگر اب اُسے ذکر روحی حاصل ہے تو وہ اسم اللہ و کلمہ طیبہ بہ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلوار سے گویا شداد و نمرود و قارون و فرعون وہاں دغیرہ کفار کو قتل کرتا ہے۔ اندکا نفس زندہ ہے۔ تو دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اور خدا نے تعالیٰ سے غافل نہ رہتا ہے اور اپنی غفران کی آواز سے گویا انشیاد و اولیاء شہدا و صد لقین کو قتل کرتا ہے۔

اہل نفس یزید کی مجلس اور اہل ذکر بایروید رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں رہتے ہیں۔ اس لئے ہر انسان کو سوچنا چاہئے۔ کہ شب و روز اُس کے وقایت کس کس مجلس میں کھلتے ہیں۔ اس لئے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں رہتا ہے یا یزید کی مجلس میں۔ راہِ معرفت قرب الہی ہے۔ ہمہ تن اس میں عرق و استغراق رہنا چاہئے ہے۔

مشوفی

ستعر فانش بود بے سر دام آل سر دیگیر بود با حق دام
اُس کے عرفان کا سرہمیشہ بے سر ہوتا ہے۔ جو ہمیشہ خدا کے ساتھ مشغول رہی وہ اور ہی سر ہوتا ہے۔
سترازے غرق با ہدم خدا عام را سر دیگر است با سر ہوا
رازِ طالع کا سرہدم قرب الہی میں غرق ہوتا ہے۔ عوام کا سر جو ہوا وہ اس ہیں مشغول رہتا ہے۔ از ہی قسم کا نئے
گر بچوں کم سر رازے ہر چیز ہست دفترے با یار قلم رونے است
اگریں رازِ دان کا بھی تمام دکمال بیان کرنا چاہیں۔ تو اُس کے لئے ایک بہت بڑا دفتر لکھنا پڑے گا۔
گر تو خواہی سر زار اک ہر دمے جان چکر سوز و ز آہ
اگر تو اسرار الہی سے کسی تحریک طالب ہے۔ تو ہرم دیری جان و جگر کو سوز داہ میں مشغول رہنا چاہئے۔
اس راہ میں صاحب درد ہونا چاہئے جو بے درد ہے۔ وہ نام روپ ہے۔ دل کی دُوا
درد ہے۔ اور درد کی درد ہے۔

نفس و روح کی تمثیل

اوہ شرح حال و احوال معرفت و وصال و فناہ و زندگی اس طرح سے ہے۔
کنفس و روح کی مثال تاریکی و روشنی کی طرح سے ہے۔ اور تاریکی میں روشنی
اور روشنی میں تاریکی پیدا کرنا خداۓ تعالیٰ کا کام ہے۔ جیسا کہ
اُس نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے۔ تُوجَهُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوجَهُ
النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُهُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيَّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيَّتَ مِنَ
الْحَيَّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ رَاے پر درگار! تو دن میں
رات اور رات میں دن پیدا کرتا ہے۔ اور زندگے کو مردے سے اور مردے کو

زندے سے نیکالتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے) آفتاب
اگرچہ تاریکی میں چھپتا ہے اور تاریکی سے پھر نیکلتا ہے کہ تاریکی بالکل زائل ہو
جاتی ہے۔ اسی طرح سے نفس کی تاریکی میں آفتاب روح پوشیدہ نہیں رہتا
 بلکہ سائک کو اس کی خبر ہوتی ہے۔ اور وہ مقامات و منازل سے واقع
 ہوتا ہے کہ بندے کا کام سراسر نفسانیت و گناہ ہے۔ اور خدا نے تعالیٰ کا
 کام محض خبشش و مغفرت ہے پ

توبہ کرنے سے گناہ سے پاک و صاف ہونا

جو شخص تو پستغفار کرتا ہے گناہ سے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث فارفہ
میں آیا ہے۔ التائب مِنَ الذَّنبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ، (توبہ کرنے والا گناہ سے
اس طرح سے پاک ہو جاتا ہے کہ کویا اس نے گناہ ہی نہیں کیا) ۱۰
انسان کی پیدائش ایک ناپاک قطرہ سے ہوتی ہے۔ ناپاک قطرہ انسان کو
خراب کرتا ہے۔ انسانیت کے جامہ سے بھالکر اُس سے جیسا اینیت کا جامہ پہناتا
ہے۔ ہر فر اس لئے اس مشکل راہ میں مرشد کامل اُس کے کام آتا ہے۔
وہ اُسے خواہشات نفسانی اور خصائیل حیوانی سے بکال کر انسانیت کا جامہ
پہناتا ہے۔ کیونکہ عارفوں کا وجود خواہشات نفسانی سے دُور اور شوق و
اشتیاق مقام حضور سے محنور ہوتا ہے۔ قرب الہی انسان کو خواہشات
نفسانی سے روکتا ہے۔ اسی لئے کہ جب تک انسان ہوا ہوس کے فرش
سے قدم نہیں اٹھاتا۔ عرش بریں پر قدم نہیں رکھ سکتا ہے
 تراکر ہوا ہے بہشت آرزو است
 مرد در پئے آرزو سے دہوا

ترجمہ۔ اگر تجھے بہشت کی نعمتوں کی خواہش ہے۔ تو نفسانی خواہشیں اور آرزوں کے پیچے نہ پڑو ۱۱
جو شخص کہ ہوا دس سے بازاً تا ہے۔ عارف حق ہو جاتا ہے ۱۲
اوہ عارف چار قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) عارف ازل (۲) عارف ابد
(۳) عارف دنیا (۴) عارف عقبے ۱۳

یہ چاروں مقامات عارفِ حقیقی کے لئے حجراں اکبر ہوتے ہیں۔ وہ ان چاروں مقامات سے مقام خاص الخناع میں داخل ہوتا ہے مقام خلاص الخناص انتہاے معرفت غرق مقام فنا فی اللہ بقباباٹ کا ہے۔ بیت ۷
 مرد آں باش کر ماند غرق نور کے رسہ بالوزاں اہل غور
 مرد تو وہ ہے۔ جو نور میں غرق ہے یہ اہل غزر نور کو کب پنج سکتے ہیں
 یہ راتب مرد ان خدا کے ہیں۔ کہ جو مقام معرفت میں شہنشواری کرتے ہیں۔ اور میدان کو طے کرتے رہتے ہیں۔ طالبان دنیاے مردار اس کو چہ میں قدم نہیں رکھ سکتے۔ تمام دنیوی جھگڑے پھوٹ کر تحریر و تغیری دہی شخص اختیار کر سکتا ہے۔ کہ جو تھر کروڑ دس لاکھ تین ہزار شمار مقامات کو ایک شب نہ روز یا انتہا ایک مہفہ میں اور اگر مرشد کامل توجہ کرے تو ایک دم میں بطور سیر کے طے کرے۔ اور ان مقامات کو طے کرنا اس طرح ہے کہ انسان کے ہدن پر جس قدر رو نگٹے میں ہر ایک رو نگٹے میں قصور اسم اللہ سے تجلی ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کا وجود تصور اسم ذات سے سراپا نور ہو جاتا ہے۔ اور اب وہ نور معرفت میں غرق اور محور ہتا ہے۔ اور اس کا وجود سختہ اور حلق اللہ کی رہنمائی کے لائق ہو جاتا ہے۔ یہ راتب مقامات و صورت نور تجلیات ذات معرفت کا پہلا مقام اور ابتدائی درجہ ہے۔ انتہا کا ذکر کیا۔ اُس کی حقیقت کو کون جانتا ہے۔ جو شخص کہ اس ابتدائی قاعده الْفَن، بتا معرفت کو اچھی طرح سے پڑھتا ہے۔ اور اس ابتدائی مقام سے گذر جاتا ہے۔ وہ مراقبہ و خواب میں مجلسِ انبیاء اولیاء یا مجلس سلطان الفقراء یکھتا ہے۔ اور سلطان الفقراء یہ ہے کہ ہمیشہ مجلسِ محمدی علیہ صاحبہما المصلوٰۃ والسلام میں فقیر حاضر ہے یا یہ کہ جو کچھ دیکھے گا مقامِ ترک نبایاویکل و تسليیمِ رضا و توحید و تحریر و تغیری و مقام فنا و بقا و انتہا نے مجلسِ محمدی علیہ صاحبہما القیلوٰۃ والسلیم سے ہو گا +

مقامات تحریر و تغیری

تحریر یہ ہے کہ سالک ہر ایک مقام سے بدل کر تنہا ہو گیا ہو لفس و شیطان سے

اُس نے خلاصی پائی۔ مقام حضور اُسے ہمیشہ مدنظر رہتا ہو منظور ہو کر اُس نے نفس مطمئنہ کو حاصل کیا ہو۔ اب اس مقام پر شیطان نہیں پہنچ سکتا۔ اور تفریید اُسے کہتے ہیں کہ سالاک فرو ہو۔ اگرچہ بطاہر شبِ روزِ عام لوگوں کی طرح رہتا رہتا اور اُن سے تعلقات رکھتا ہے۔ لیکن درحقیقت وہ فردیت و مقامِ ربوبیت میں عرق ہوتا ہے۔

درحقیقت ہدایت کرنا خدا کا کام ہے مگر انسان کو کوشش کرنی ضروری ہے

یہ حال و احوال قبیل و قال سے تعلق نہیں رکھتے۔ توجہ مرشد کاں بلکہ محض فضلِ الٰہی سے حاصل ہوتے ہیں۔ خدا سے تعالیٰ جسے چاہیے عطا کرے۔

ذالک فضل اللہ یہ تیہ مَنْ يَشَاءُ (یہ خدا سے تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، یہاں تک کہ جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے انکو کو تهدی میں من اخْبَيْتَ وَلَكِنَ اللَّهُ يَعْلَمُ مَنْ يَشَاءُ (اے پیغمبر آپ کسی کو جسے آپ چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے۔ لیکن خدا سے تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے) تو اب اور کسی کا کیا ذکر ہے مگر انسان کو کوشش کرنی ضرور ہے۔ أَلَسْعَى مِنَّا وَ أَلَا تَمَاهُ مِنَ اللَّهِ كُوشش کرنی ہماری طرف سے اور پورا کرنا خدا کا کام ہے) جب سالاک کو علم و فقر و معرفت و آحی و تحرید و تفریید وغیرہ سب حاصل ہو جاتے ہیں۔ تو پھر اسے ظاہر و باطن میں اور کسی چیز کی حتیاج باقی نہیں رہتی۔ اور محبوبہ احوالات و مقامات ذات و صفات اس کے تصرف میں ہوتے ہیں۔ اسے جواہر جمیعت کہتے ہیں اور جواہر جمیعت کے دونوں اشیاءں ہیں۔ ظاہر و باطن میں ہو اور باطن میں مراقبہ و مشاہدہ مقامِ ربوبیت و تجلیِ الوار میں عرق ہو۔ جو شخص کہ ان مقامات میں شک کرتا ہے وہی ان سے محروم رہتا ہے ورنہ رحمت کا دروازہ کھلا ہوئا ہے جس کا جویں چاہے رحمت الٰہی میں داخل ہو۔ جو کوئی نیکی کا ارادہ کر کے اُس کی طرف قدم بڑھاتا ہے

خدا کے فضل سے اُس میں کامیاب ہوتا ہے جو پیچھے ہٹتا ہے بے نصیب رہتا ہے۔

قطعہ ۴۹

دیدہ باید لا لق دیدار او ایں نہ دیدہ در طلب مردار جو
آنکھیں اس کے دیدار کے لائی چاہئیں۔ یہ مردار دنیا کی طالب آنکھیں اس لا لق نہیں۔
کو حرضے کے پہنید آفتاب کور را از آفتابش صدر حجاب
اندھائی رج کو نہیں دیکھ سکتا۔ اندھے اور اس کے رو رج میں سینکڑوں حجاب ہیں۔

اہل بصیرت روح ہیں اور بے بصیرت اہل نفس اماڑہ ہیں۔ اہل روح پاک
اور اہل نفس اماڑہ ناپاک ہیں۔ یہ دونوں ایک مجلس میں نہیں رہ سکتے۔
اور یاد رہے کہ جہل سے باتر جہاں میں کوئی چیز نہیں ہے مگر علم بھی عمل
کرنے ہے۔ اسی لئے عالم بے عمل کو یا عورت با نجھ بے حمل ہوتا ہے۔ تمام
علوم و فنون حاصل کر کے عالم و فاصل بننا مشکل کام نہیں۔ مگر عالم با عمل بننا کار
دار کا مضمون ہے۔ تخصیل علوم کے بعد صاحب عمل و اتفاق پارسا ہونا ایک نہایت دشوار
امر ہے۔ بلکہ عالم عالٰ متفقی دپر ہیز گار اور خلا ہر و باطن میں عبادات و اطاعت النبی
میں ہوشیار ہنا بنزدہ ذکر و فکر اختیار کرنے کے پھر بھی آسان ہے۔ اور زندہ دل
ذکر خفی اختیار کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ ذکر خفی نفس اماڑہ کو تہیق کرتا ہے اور
ذکر خفی اختیار کرنا آسان ہے۔ صاحب ذکر صاحب الہام و حضور ہونا اس سے
بھی زیادہ مشکل ہے۔ اور صاحب حضور ہونا بھی آسان ہے۔

معرفت الہی میں حوصلہ و میمع رکھنا چاہا،

لیکن اپنا حوصلہ معرفت میں دیمع رکھنا اور معرفت الہی کو اپنے وجود میں
محفوظ رکھنا بہت مشکل ہے۔

ذریٰ کریمک جانا یہ کم ظرفوں کا شیوه ہے
جو عالی ظرف ہیں۔ لکھتی ہیں وہ کب بحکمت میں
اوہ معرفت الہی کا حاصل ہونا اسے محفوظ رکھنا مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
داخل ہونا۔ دنوار تجلیات سے مشرفت ہونا بھی آسان ہے۔ مگر صاحب بلا بیت ہونا

اور براہیتِ محمدی حاصل کرنا۔ اور خوب و خلقِ محمدی۔ تک توکل تسلیم و صفا۔ مجسم عوہ صفاتِ محمدی اختیار کرنا بہت مشکل ہے۔ اسی طرح بادشاہ ہونا مشرق سے مغرب تک فتوحات و ملک سیلہانی حاصل کرنا آسان کام ہے۔ مگر عدل و انصاف کرنا خلقِ افسوس کا حق ادا کرنا بہت مشکل ہے ہے ۷

اسی طرح سے پروردہ مرشد بننا آسان کام ہے۔ لیکن طالب کو منزلِ مقصد پر پہچانا اور وحدائیت و مجلسِ محمدی علیے صاحبہما الصلوۃ والسلام میں اُسے غرق کرنا بہت مشکل ہے ۸ اسی طرح طالب ہونا آسان کام ہے۔ لیکن با ادب و باحیا ہونا اور پہنچانے آپ کو مرشد کو سونپنا بہت مشکل ہے۔ مرید ہونا آسان ہے۔ مگر اپنی مرادوں اور خواہشیں کو چھوڑنے بہت مشکل ہے ۹

قول المشايخ آلطالب عِنْدَ الرُّشِيدِ كَمَكَتَّبَ بَيْنَ يَدِ الْفَاعِلِ طَالِبُ
حال مرشد کے سامنے اس طرح ہوتا ہے۔ جس طرح سے کمردے کا حال غزال
کے سامنے ہوتا ہے ۱۰

مجلسِ محمدی علیہ الصلوۃ والسلام میں پہنچنے کے طالب کے

خلفاء کے ارجاع کی توجیہ ہونا

جب طالب مجلسِ محمدی علیے صاحبہما الصلوۃ والسلام میں داخل ہوتا ہے۔ تو اول خلاذ ائمہ ارجعیہ کی توجیہ کا اس پر اثر پڑتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر سے طالب کے وجود میں صدق درستی پیدا ہوتی ہوتی۔ اور کذب و نفاق اس کے وجود سے دور ہو جاتا ہے ۱۱

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر سے اس کے وجود میں عدل و انصاف و محاسن بہنس پیدا ہوتا ہے۔ اور خطرات بد وجود اس نفاسی اس کے وجود سے دور ہو جاتے ہیں ۱۲

او حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر پڑنے سے اس کے وجود میں حیا

و ادب پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بے حیالی و بے ادبی دُور ہو جاتی ہے ۷
اور حضرت علی کرم اللہ علیہ السلام کی نظر پڑنے سے اس کے وجود میں علم بدایت
و فخر پیدا ہوتا ہے۔ اور جمل و حب دنیا اُس کے وجود سے دُور ہو جاتا ہے ۸
اس کے بعد جناب سرور کائنات علیہ التحیات وال تسیمات سے تلقین و
بیعت حاصل کرنے کے لائق ہو جاتا ہے ۹

مجلس محمدی میں پہنچ کر انجناہ سے ملکیین حاصل کر کے

مراتب مرشدی حاصل کرنا اور جمعت سے محفوظ رہنا

اور آپ سے بیعت و تلقین حاصل کر کے مراتب مرشدی حاصل کرتا ہے۔
مراتب مرشدی لازوالیں کا اگانہ ان اولیاء اللہ کا خون علیہ یا عہد و کلام
ہم میخواہیں نوں (اویاء اللہ پر بے شک کوئی خوف اور غم نہیں) اور نہ اب
اُن مراتب سے اُسے رجحت ہوتی ہے۔ جو مرشد کے طالب کو افضل افراد
مجلس محمدی علیے صاحبہما الصلوٰۃ والسلام میں نہیں لے جاتا۔ اور اصحاب کتاب
کی توجیہ اور جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے مشرف نہیں
کرتا۔ اور اُسے ایک دم میں بے ریاضت و بے محنت و بے عبادت طاعت
صرف اسم اللذات سے مقام حضورت مک نہیں لے جاسکتا۔ اُسے مرشد کامل
نہیں کہنا چاہیئے۔ اگر درحقیقت مجلس محمدی علیے صاحبہما الصلوٰۃ والسلام میں
مراتب اعلیٰ قرب فنا فی اللہ نہ ہوتی۔ تو تمام سالک مگر اس ہو جاتے اور باطن
میں بھی دہی ہے کہ وجود ظاہری میں جو کچھ کہ باطن میں دیکھے۔ ظاہرہ باطن میں
قرآن و حدیث کے بالکل موافق ہو۔ اور سیرہ مسیح شریعت محمدی (صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم) سے خلاف نہ ہو ۱۰

طالب کو جب کوئی دینی و دنیوی ضرورت پیش ہو تو اُسے کیا کرنا چاہئے

طالب کو جب باطن میں نیک و بد کام کے متعلق کوئی دینی و دنیوی ہم در پیش ہوا اور باطن اُسے کام کے کرنے کا حکم دے یا اُس کے کرنے سے مانع ہو تو اُس وقت اُسے چاہئے کہ وہ کلم طیب پڑھے اور اُس کے بعد لا حول پڑھے اور ناشتم پڑھ کر انبیا و اولیاء و شہدا و صدیقین کو اُس کا ثواب پہنچائے ۔

مراقبہ کا بیان اور اُس کے اقسام

مراقبہ چار قسم کا ہوتا ہے :-

اول مراقبہ محبت - مراقبہ محبت سے مشاہدہ امرار الٰہی حاصل ہوتا ہے اور یہ مقام تصویر اسم اللہ سے ہے ۔

دوسرم مراقبہ مرفت توحید لزاز الٰہی ۔ یہ مراقبہ بھی تصویر اسم اللہ سے ہے مسعود مراقبہ معراج الصالحة کے چو مقام قلب سے کشادہ ہوتا ہے ۔ اس مراقبہ میں ذکر جانی ہوتا ہے ۔ ذوق و شوق حاصل ہوتا ہے دل کو فرحت ہوتی ہے ۔ وجود زندہ ہجہ جاتا ہے ۔ اور ذکر اللہ سے ہر ایک روشنی کی زبان کشادہ ہو جاتی ہے ۔ ادب تحریر کی مقام ہوتا ہے ۔ یہ مراقبہ تصویر اسم اللہ سے ہے ۔

چھارم مراقبہ جموعۃ الوجود جس میں سر سے پر تک ہفت اندام مشاہدہ نور ذکر سے روشن ہو جاتے ہیں ۔ اور طالب کو نفس و شیطان پر غلبہ ہوتا ہے یہاں تک کہ اس مراقبہ لا انبیا و اولیائی محلوں میں پہنچ کر ان سے ملاقات کرتا ہے ۔ یہ مراقبہ صاحب ہفت اندام انتہائی مراقبہ ہے ۔ اور اس مراقبہ میں مراقبہ کے وقت ہر ایک اندام سے ذکر اللہ کی ستراہزار صورتیں ظاہر ہوتی ہیں اور جب صاحب مراقبہ باخبر ہوتا ہے تو ہر ایک صورت اس کے جسم میں لوٹ آتی ہے ۔

بعض فقیر اس مراتب کے کو صاحب مراقبہ جانتے ہیں اور بعض نہیں جانتے۔ یہ مراقبہ تصریح اس کم سے ہے +

اس کم ہو سے چار ذکر حاصل ہونا

اس کم ہو سے چار ذکر حاصل ہوتے ہیں۔ اور یہ چاروں ذکر مقام حضور سے ہیں اول ذکر حاصل یہ ذکر مرشد کامل سے ہوتا ہے۔ دوسری ذکر سلطانی یہ ذکر طالب کو ہوا نے فعلی سے نکالتا ہے۔ سوم ذکر قویانی یہ ذکر طالب کو خطرات شیطانی سے نکالتا ہے۔ چھتماں ذکر خفی جس سے طالب کو حضور دوامی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتا ہے۔ جس شخص کو یہ چار ذکر حاصل نہ ہوں اسکا مراقبہ مردود ہے۔ اور اس کا دل سیاہ حُرب دنیا اور خطرات نفسی سے پر ہے اہل دنیا قرب الہی کو نہیں پاسکتے۔ اگرچہ وہ بظاہر ذی مراتب عرب وجاہ اور حب رو حسنہ خانقاہ ہوں۔ جن لوگوں کی نظر آڑت پر ہوتی ہے۔ ان لوگوں کا دل ہوا تو موس و فرش شیطان سے فارغ ہوتا ہے۔ اور اللہ بن ماسوہ کے لئے ہنوں اس کا درد ہوتا ہے +

نور ہدایت کیبوں تکریب حاصل ہو رہا ہے

واضح ہو کہ نور ہدایت علم قرآن و علم حدیث نبوی دایمانِ محبل امانت با اللہ کیما ہو باستحکام و صفاتِ وَقِيلْتُ جَمِيعَ أَحْكَامِهِ (میں خدا کے تعالیٰ پر ایمان لا یا جس شان کر دے ہے اپنے اسماء صفات کے ساتھ) اور میں نے اس کے احکام کو قبول کیا) +

اور ایمان مفصل امانت با اللہ و ملکیتِ کتبہ و کتبہ و رسولہ و الیوم الکار خوب و القدر خوب و شریخ من اللہ تعالیٰ و العزت بعد المحبت (میں خدا کے تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور تقدیر پر اور اس کی خیر و شر پر اور مر نے کے بعد اکٹھا نے جانے سب پر ایمان لایا)

اور سمجھ سُبحانَ ذِي الْمُلْكِ وَ الْمَحْمُودِ سُبحانَ ذِي الْعِزَّةِ وَ الْعَظَمَةِ
وَ الْحَسِيبَةِ وَ الْقُدْرَةِ وَ الْكَبِيرَيَاءِ وَ الْجَلَالِ وَ الْجَمَالِ وَ الْجَهُودِ سُبحانَ
الْمَلِكِ الْمَعْبُودِ سُبحانَ الْمَلِكِ الْمُنْجِي الَّذِي لَا يَنْأِي مَوْلَانَا وَ لَا يَنْهَا مُؤْمِنُونَ سُبُّوحٌ
تَهْوِيْسٌ رَبِّنَا وَ رَبِّ الْمَلِئَةِ وَ الرَّوْحَمَةِ اُور سُبُّوحَ اللَّهُ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
لَهُ طَبِيعَةٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ وَسُولُّ اللَّهِ اُور كلمہ شہادت اُشہدُ ان
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا اَعْبُدُ لَا فَرَّ
رَسُّوْلُ لَهُ سے حاصل ہوتا ہے۔ اور علم جفر سے دائرہ نقش کھینچنا اور علم واردات
والہما مہ سے فتویٰ حادثِ غیبی جس سے رفاقتِ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے
اور جو الہام قادرت سے بہت ہی نزدیک ہے اور مقام حضور تجلی الوارکوہ طور سے
کہیں پہتر ہے۔ جہاں طالب کو جواب باحواب (رازو نیاز) اور حضور مع اشہد حال
ہوتا ہے یہی مجموعہ علم ہدایت ہے ۔

کن کن لوگوں پر شیطان کو قدرت نہیں

اور کن سروہ نخالیک ہتا ہے

اور یاد رہے کہ حالموں، فاضلوں، نقیروں، دریشیوں، عارفوں، واصلوں پر
شیطان ان کی قوتِ حلم کی وجہ سے ان پر خالب ہنپس آ سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے
کہ شیطان ہر ایک ادمی کے وجود میں شب دروار میں مسترد فتح آتا جاتا ہے۔ اور
انسان کے جسم میں اُس کے ہر ایک روپ میں روپ میں سے اس کی آمد رفت کا راستہ
ہے۔ جبکہ شیطان کسی مُرُوہ دل یا طالب دنیا کے قالب میں آ جاتا ہے تو اُس کا
افسر امارہ کو زندہ کرتا ہے اور اُسے دنیا کی طبع دلاتا ہے اور اُس کے دل میں خناس خرطوم
شیطان (رجھس و سد و غیث و کیفیت) درسوں و نظرات پیدا کرتا ہے۔ اور اپنے علم سے
ان لوگوں پر غائب رہتا ہے جس سے پہ لوگ شیطان کے تابعدار بننے ہوتے ہیں۔ اور

حرص و ہوس و طمع دُنیا سے کسی طرح خلاصی نہیں پاسکتے۔ کیونکہ طمع شیطان کی لذتی ہے۔ جس سے وہ انسان کے وجود میں آمد و رفت رکھتا ہے۔ مگر یعنی شخصوں کے وجود میں اُسے داخل ہونے کی مطلق قدرت نہیں۔ اول جس کے دل میں نور ایمان ہوتا ہے۔ اور صدیق دل سے وہ کلمہ طیب بہ پڑھتا ہے۔ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ**

دوسراؤہ شخص کو تصور اسم ذات جس کے دل میں رہتا ہے۔ کیونکہ کلمہ کی آتش نور اُنہوں تصور اسم ائمہ ذات کی سیزش سے شیطان جل کر خاک ہو جاتا ہے۔ مگر تیرستے اُس شخص کے وجود میں نہیں جا سکتا کہ جو ہمیشہ الٰہ حَوْلَ بِرَبِّ قُوَّةٍ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ

الْعَظِيمُ پڑھتا ہے۔

اُنہوں دو گزہ اور ہیں کہ اُن کے وجود میں بھی شیطان نہیں جا سکتا۔ اول فقراء کامل۔ دوم علمائے عالی۔ یہ دونوں گزوں شیطان مکرو فریب اور ایش کے کمینہ سے محفوظ رہتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ **وَإِنَّ عِبَادِي لَيَسَّرَ لِكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانَ** (میرے خاص بندے پر مجھے کچھ قدرت نہ ہوگی) مگر اہل دنیا کہ جن کا دل حبِ دنیا سے پڑھتا ہے اُس کے مکرو فریب سے محفوظ نہیں رہ سکتے حالانکہ خداوند کریم نے ان سے فرمایا ہے کہ وہ شیطان کی پروپی نہ کریں۔ جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے۔ **يَأَيُّهُنَّ أَدَمَ إِنَّ لَكَ تَعْبُدُ الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَذَابٌ وَمِنْهُ** (اے بھی ادم! تم ہرگز شیطان کی پیروی نہ کر۔ وہ تمہارا ظاہری دشمن ہے)

کلیدُ الدِّينِ تَهَاهِ شُلُّ

(یہ کتاب حصہ باطر جبری شدہ)

مِنْهُ کا پتہ، اللہ وَاكِلْ قویٰ کانِ حِنْ الدِّینِ لگے زلی بازارِ شمیری کا ہو

فہرست مضمون کلید التوجیہ

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۱	رسالہ لکھنے کا سبب اور اُس کا نام	۱
۲	ادم اور مدرسہ سے ملاقات کرنا	۲
۳	دوسریں کو نصیحت کرنے اور اپنے نفس کو بھجوں جانے کی نیت	۳
۴	مرشد ناقص مرشد کامل	۴
۵	نفس امارہ کی رسمیت اور اُس کا علاج	۵
۶	انسان کے وجود میں مقامات نفس دردُوح و مرد غیرہ کیونکہ پہچانے جا سکتے ہیں۔	۶
۷	نفس بھٹکنے و نفس امارہ کا بیان	۷
۸	مرشد کاں میں آنحضرت بالول کا ضروری ہوتا	۸
۹	طریقہ قادری کا پہلا بیق	۹
۱۰	کن فیکون کی شرح اور کل اشارج کی پیدائش کا حال	۱۰
۱۱	سب سے پہلے نفس امارہ کی پیروی شیطان نے کی	۱۱
۱۲	مقام بھیت کی تصریح	۱۲
۱۳	راتب دردُوح دمراقب فقیر	۱۳
۱۴	ہسم انشک تاثیر انسان کے وجود میں کب ہوا کرتی ہے	۱۴
۱۵	سالک کے ذلیں خطوات بار کا پیدا ہونا	۱۵
۱۶	نفس دردُوح کی تمثیل	۱۶
۱۷	تو پید کرنے سے لگنا ہے سے پاک و صاف ہونا	۱۷
۱۸	مقامات تحریر و تغیری	۱۸
۱۹	درحقیقت ہایت کرنا خدا کا کام ہے مگر انسان کو کوشش کرنا مزدوری ہے	۱۹
۲۰	معرفت الٰی میں حوصلہ دینے رکھنا چاہیئے	۲۰
۲۱	مجلس محمدی میں پنجخنے سے طالب پر خلفاء اور بعیہ کی توجہ ہونا	۲۱
۲۲	مجلس محمدی میں پنجکارا بخاہ سے تلقین حاصل کر کے مرتب مرشدی حاصل کرنا	۲۲
۲۳	اور رجعت سے محفوظ رہنا	۲۳
۲۴	طالب کو جب کوئی دینی و دنیوی ضرورت پیش ہوتا ہے کیا کرنا چاہیئے	۲۴
۲۵	مراتقبہ نہ بیان اور اُس کے اقسام	۲۵
۲۶	اسم ہو سے چار ذکر حاصل کرنا	۲۶
۲۷	فور ہدایت کیجئے تک حاصل ہوتا ہے	۲۷
۲۸	کن کن لوگوں پر شیطان کو قدرت نہیں۔ اور کن پر وہ غالب رہتا ہے	۲۸

اردو و رجہ کتاب لفہات ارالس

یعنی

چھ سو پچیس ۶۲۵ اوپرے کرام دنیزگان عنظام کے حالات
مجمع سوا حکمری حضرت جامی۔

یہ بے نظیر کتاب حضرت مولانا عبد الرحمن جامی نقشبندی سی گی اعلیٰ تصنیفات میں سے ہے۔ حضرت موصوف کی تصنیف کسی تعریف کی محتاج نہیں۔ اس کتاب میں حضرت نے تمام اولیاء اللہ کے حالات مع انکے کرامات پر خصیل فلمیند کئے ہیں۔ اور حسین طریقہ بیان فرمائے ہیں وہ عجیب و غریب ہیں۔ کتاب میں مروان خدا کے علاوہ خانوں با صنف اجو اولیاء اللہ لائزی ہیں۔ ان کے حالات بھی نہایت حقیق سے لکھے ہیں اور سب سے اول مسائل تصوف پر ایک زبردست بحث کی ہے۔ اس کتاب میں ۶۲۵ اولیاء عنظام صوفیا اے کرام کے حالات درج ہیں۔ کتاب کیا ہے ایک آمیزہ جہاں نہیں ہے۔ کھر میٹھے اہل جہاں کے اہل اشہر کی سیر کرا دے۔ ڈے۔ ڈے۔ ڈے۔ صاحب تصرف لفوس قدسیہ جن کے نام سے کان آشتیاہی تھے اور زبان ان کے شیریں نہام سے لدت گرنا تھی اس کتاب کے نامہ آرا ہیں۔ ان مقبول بندوں کے کلمات بیتابات سے دل کو فرحت اور طبیعت میں مسترت حاصل ہوتی ہے۔ مولانا عبد الرحمن جامی مصنف کتاب میں حضرت شبید افتخار حارس کے مرید ارشیع جمال مصطفوی کے پرواں ہیں۔ اس سے زیادہ ان کی روشنی اور کیا ہو سکتی ہے کہ آسمان شعر و مخن کے پاند و شوچ ہیں۔ فضائے عرفان کے عقاب ہیں۔ چونکہ فہرست مفہما میں ایک طویل فہرست ۶۲۵ اولیاء اے کرام کے اسماء کے جامی کی سے لہذا مانی باعث کنجماش نہ ہوتے کے درج نہیں کی گئی۔ نہایت خوش خط اعلیٰ کا غذ صحت کے لحاظ سے قابل ہے۔ قیمت دل روپے۔ جملہ گیارہ روپے۔

طنہ کا پہہ:- اللہ والی کی قومی دکان رہبڑو بازار کمشنری لاہور

عربی سے اردو ترجمہ کتاب فتح الربانی والغیض الرحمانی یعنی

وعْدَ حَبُوبِ بَحَانٍ

ملقب بھو

تُحَفَ عَسْبَحَانِي مع فَيَضُّ مُسْبَحَانِي

ارشادات حبوب بحانی

یعنی حجیبو نہ خطبات و عظا خضرت حبوب بحانی قطب بانی نعوت صمدانی میراں محی الدین سید شیخ عبدالقاوی جبلانی قدس سرہ العزیز جن کو حضرت قبلہ کے خلیفہ عظیم خضرت شیخ عفیف الدین ابن المبارک قادری رحمۃ اللہ علیہ نالیف کیا تھا۔ اور ہم نے لبڑا کشہرا حماورہ عربی سے اردو ترجمہ کرائے تھے۔ اس کتاب پر انوار میں حضرت نعوت پاک رح کے باسطھ و عظیم ہیں۔ جو باسطھ تجلسوں کے نام نامزوں کے کئے ہیں۔ ہر ایک وعظ نہایت مُثر اور بارکت ہے۔ جن میں ہر قسم کے نصائح درج ہیں۔ کیا بمحاذ مسلمات اور کیا بمحاذ جامع ہونے کے نہایت مُر لطف ہیں۔ تبریزی طریقیت اور حقیقت اور معرفت کے دلچسپ کر شمے و لکھائے ہیں۔ توحید الہی کے جلوے نظر آتے ہیں راستی اور سلامت روی کے سبق دیتے ہیں۔ غرضیکہ ایک ایک لفظ تو علاوہ تو ہے ان خطبوں یا وعظوں کے علاوہ آخر میں بعض استفسارات کے نہایت دلچسپ اور پرزاں نصیحت جوابات درج ہیں۔ جو وقت کے اکابر عالموں نے سوالات کے جو نصیحت بخشن اور سبق آموز ہیں۔ اس کتاب کی ضخامت ۲۵۰ صفحہ ہے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ کی محمد کی قابل دیکھئے۔ باں ہمہ خوبی قیمت صرف ہمارے مجاہد ملئے ہے۔ ملنے کا پتہ:- اسلامی دولت کی قومی دکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور

(بغیرہ بال سورہ نصیرہ گا)

اس کتاب کے نام حق حقوق بوجیب ایکٹ نمبر ۱۸۷۳ء میں کامیابی میں محفوظ تھا

سلسلہ تصوف نمبر (۱۷)

اردو ترجمہ کتاب

سفرت برہم

التصویف الطیف

قدوة السالکین بدۃ العائین سراج مشتاقان غوشیہ و فخر عاشقان
استانہ قادریہ حضرت سلطان العارفین سکانیہ باہوں مسٹر العزیز

الدرالے کی قومی کان

ملک پوتین ملک فضل الدین نقشبندی دی چبر کتب
کشمیری بازار

عاشقان مول دحبان محمد بن اصلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بصر زکریہ ترجمہ کر
تعلیمی پریس لاہور میں باہتمام ملک نور المی تے طبع کراکر شائع کیا

اُرْد و ترجمہ کتب دب

مُنَاقِبُ سُلَطَانِي

بعضی مُنَاقِبُ حَالَتِ حَضْرَتِ سُلَطَانِي رَوْذَنِ بَاہُورِ مِعْصَلِ سُونَحُمَرَی

مُصْنَفٌ

حضرت سُلَطَانِي حَمَدَ بْنِ حَضْرَتِ شَيخِ غَلامِ رَبَّ اهْدَرَیِ وَسَعِیٍ

آپ کی اولاد پاک اور خلقانے نامدار کے کل حالات بہ تفصیل درج ہیں جو دل الباب اور فصل حل
پر منقسم ہیں چنانچہ فہرست ابواب یا اختصار ناظران کے ملاحظہ کرنے کے لئے درج ذیل ہے:-

یہ بحسب منسبہ پیدائش جس میں ۲ فصلیں ہیں تھیں آپ کے فضائل اشغال - سیر اطراف - خوارق حالات
کشت و کرامات جس میں ۵ فصلیں ہیں میں حالات زنمگی مع حلیہ شریعت اور آپ کے
فرزندان حالی مقام اور ازواج محلات جس میں ۳ فصلیں ہیں تھیں خلف اور مریدان فائی مقام
کو خیز عطا کرنے اور سلوک - اذکار - افکار - طریق مراقبات وغیرہ جس میں ۴ فصلیں ہیں آپ کی
وفات تاریخ - پہلا مقبرہ - اور حضور کے ڈالرین کا ذکر - جس میں ۲ فصلیں ہیں تھیں آپ کے پہلے مقبرہ
سے دوسرے مقبرہ میں بدنا سع تاریخ مدنی تھانقاہ کے تھانقاہ - مجاورین کے طبقہ ماضی
دوسرے موم کے حالات جس میں ۶ فصلیں ہیں تھیں آپ کی بعض اولاد اور آپ کی بھی بھائیوں کے
حالات جس میں ۸ فصلیں ہیں تھیں آپ کی وفات کے بعد روحانی فیض کے ذکر - جس میں ۱۰ فصلیں
ہیں تھیں آپ کے سیدہ والیہ کے بعض نیک تقریروں اور وہ میشوں کا ذکر - جس میں ۶ فصلیں
ہیں ۶ فصلیں ہیں - نیشنلیر کتاب ہے جو تم قریا۔ ۵ صفات خوشخط - تہیت و شے رہیے

تھر

المُتَّ

الٹرولے کی قومی دکان ملک چین الدین تاجر کتب کشیری بازار لاہور

اُردو ترجمہ کتاب تیخ بر مہنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَقِّبِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰى مَوْلٰنَا مُوسَى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَلسَّمٰدِ رَأَاهُمَا بِهِ
وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَجْمَعِينَ

بعد ازاں مصنف تصحیف غلام فادسی فقیر باہو ولد بازید عرف
عوان ساکن قلعہ شور کوٹ مصنف معرفت۔ طالب کے نام مراتب،
عنصریب مرشد، منصب فقر غرق فنا فی اللہ، جس کے بارے میں اذَا آتَهُ
الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ وَارِد ہے۔ مرشد کامل با توفیق بقا باللہ فی التَّوْحِيدِ
اور مرشد ناقص اہل تقلید کی بابت چند کلمات نص، حدیث، اور
اکیت کے مطابق بیان کرتا ہے:

واضح رہے کہ ان در قول کی بات پڑھنے کی صورت میں تو ایک خبر
ہے لیکن اصل میں علماء باللہ اور فقیر دلی اللہ کی پہنچ محسوسی ہے۔ کیونکہ اللہ
تعالیٰ کے ظاہری خزانے اور معرفت معنوی مندرج ہے۔ اس واسطے
کہ مرشد حارت فقیر اس کا معملا تصور اور تصرف سے حل کرنا ہے۔ اور
اسم اللہ کی چال سے عوام و خواص کے طسم کو کھولتا ہے۔ یہ رہ بیقین
کی ہے۔ جو مالکوں کے لئے ثواب ناسلاک اور فقیر ان فنا فی اللہ کے
لئے راہِ حق ہے۔ جو مقرب اہل توفیق ہے۔ اُس کے لئے اہل قرب

کو ریا حنت میں لانا حجاب مطلق اور گناہ ہے۔ قوله تعالیٰ وَمَا تُوْفِي فُتُقٌ
إِلَّا بِاللّٰهِ، قوله تعالیٰ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُوعَظُّ تِبْيٰهٖ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيمِ دیہ فضلِ الہی ہے جسے چاہتا ہے عنایت کرتا ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ کے بڑی بنیادی والات ہے، پھر
حدیث - حَسَنَاتٍ أَلْمَرِ سَيِّئَاتُ الْمُقْرَبٍ بِيُنَى
(بنیوال کی نیکیاں مُقریبیں کی بڑی سیئوں کے برابر ہوئیں ہیں) ہے
 واضح ہے کہ اگر ہر ایک سالک - ہر ایک خانوادہ - اور ہر ایک
طریقہ ساری عمر میں چلتے اور خلوت میں ذکر اور فکر کرتا رہے تو یہی
کسی طریقہ کی انتہا، قادری طریقے کی انتہا کو نہیں پہنچ سکتی۔ کیونکہ
قادری طریقہ آنتاب کی طرح ہے۔ اور دوسرے طریقے چہاغ کی
طرح۔ پس چہاغ کی کیا مجال کہ آنتاب کے مقابلے میں روشن
ہوئے؟

اس رسالے کا نام تیغ بردھتہ رکھا گیا۔ جو نفس موزی کے
لئے قتل کرنے والی تلوار ہے۔ اور کفار کے لئے والہ حربہ
تیغ رادر دست گیرد تیغ گیر قتل ساز نفس را فی اللہ فقیر
تلوار کو ہاتھ میں بکپڑتا ہے تلوار بارہ نے والا قتل کرتا ہے نفس کو اللہ کی راہ میں فقیر
پاردار بدھصالت از ہوا ایں مرتب عارہ فان ما ملیاء
ہمار کھنابے پری خصلت احمد ص سے یہ مرتبے عارہ فوں اور اونہ لیا ڈل کی میں
قولہ تعالیٰ وَذَكَرَ النَّفْسِ عَنِ الْهَوَى فَإِنَّ الْجِنَّةَ هِيَ الْمُأْدِى۔
اس نے نفس کو خواہشات سے روک رکھا، پس بیشک اُس کا ٹھکانہ
جشت ہے) ہے

اویا، ولی کی حجج ہے ولی اللہ اس سے کہتے ہیں۔ جو چار تاریکیوں سے
نکلنے۔ یعنی (۱) خدمات خلق (۲) خدمات دینا (۳) خدمات نفس (۴) خدمات

شیطان۔ اور ان چاروں نوروں میں آئے۔ یعنی ۱۱، نورِ علیم (۲)، نورِ ذکر و سی نور
الہام (۳)، نورِ معرفت با قرب حضور، چنانچہ نورِ تعالیٰ کی ذات میں غرق ہو جائے
ولی اللہ کے یہ مراتب ہیں۔ قوله تعالیٰ لَهُ أَنْ لِيَ الَّذِينَ ۝ مَنْ مُؤْمِنٌ
يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلْمَاتِ إِلَى النُّورِ ۝ «اللہ تعالیٰ لے اُن کا دوست
ہے۔ جو ایمان لائے ہیں۔ اُنہیں کوتاری کی سے نکال کر نور کی طرف رہنہا
کرتا ہے) ۹

واضح رہے کہ مرشد کامل طالب کو پہلے ہی روز تمام طہماتِ حرث
و جہوں سے نکال کر نورِ ذاتِ تعالیٰ کی وحداتیت کے لحاظ میں غرق کر دیا
ہے، جسے یہ تو غیر حاصل نہ ہو؛ اُسے مرشد نہیں کہیں گے، وہ اللہ تعالیٰ کی
معرفت کے باطن سے بالکل بے خبر ہے۔ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
سے محروم ہے۔

چشم بند عینک یہ پیش چشم دل
خوش بہ بیں دیدارہ اور حسیم گل
یہ تمام اعلیٰ مراتب صرف طریقہ قادری میں پائے جاتے ہیں۔ اگر کوئی
دعیے کرے تو لافتِ زنی کرتا ہے۔ وہ اہل حجاب ہے۔ یہ برکت شاہ
محی الدین قدس سترہ کی امداد سے حاصل ہوتی ہے۔
آپ کے طالب اور مریدِ صفا باطن اور اولیاء اللہ کے سروارہ ہوتے
ہیں۔

مردہ پیراں خاک شد در زیر خاک	محی الدین زنده بہ بینی جان پاک
رُوحِ دُول شد بالقا دل بانبی	قدم او شد حملہ بہ گہ دن دل
شاہیاز و شاہ ولایت شہسوار	غوث و قطب کب و نہ زیر بار
گھاہ مجتبہ طیور سیر مش جادراں	گھاہ بجستہ نور غرق است لامکان
باہر آنچہ گوید از حسابیں بے جسد	لامبایت مرتبہ دارو لا عمد

سہرا کیک طریقہ میں صریحہ دل کے بال جو قینچی سے کاٹ لئے جاتے ہیں۔ ایسے پیر بنزہ لہ حجّام ہیں۔ جو پیر بنزہ لہ حجّام ہے۔ وہ پیر خام ہے اور طریقہ قادری میں کمایت ہے۔ سجد کامل پیر طالب کو دست بیعت کرتا ہے۔ وہ اُسے توجہ اور نظر سے معرفت تک پہنچا دیتا ہے۔ اور مجلس محمد می صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل کر دیتا ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ پیر قادری کامل ہونا چاہئے۔ پیر ناقص حجّام کسی کام کا نہیں ہے

فَقْرٌ پِيشٌ إِنَّهُ مَعْرِفَةٌ دَارٌ لَا مَنْ ذُكْرٌ فَكَهْ وَ مَعْرِفَةٌ شَدَرٌ لَا هُنْزَنْ
 سُهْرٌ كَهْ بَنِيدٌ بَا تَصْوِيرٍ ذَاتٌ نُورٌ اِيْسٌ مَرَاتِبٌ قَرْبٌ حَدَثٌ بَا حَضُورٍ
 عَلْمٌ لَّا لَكَذَارٌ وَذَرٌ كَهْ شَرٌ رَّا گَذَارٌ غَرْقٌ شَوَّدَرٌ وَحَدَثٌ پَهْ دَرٌ دَكَارٌ
 عَلْمٌ بَا عَيْنٍ اَسْتٌ وَذَكَرٌ كَهْ شَرٌ ذَاتٌ نُورٌ عَلْمٌ وَذَكَرٌ كَهْ شَرٌ خَاصٌ بِهِ دَرٌ بَا حَضُورٍ
 فَكَرَادٌ فَيْضٌ اَسْتٌ وَذَرٌ كَهْ شَرٌ لَانِرْمَلٌ ذُكْرٌ وَفَكَرٌ كَهْ شَرٌ خَاصٌ بَا شَدَرٌ بَا وَصَلٌ
 عَلْمٌ وَذَكَرٌ كَهْ شَرٌ خَاصٌ بِهِ دَرٌ بَا حَضُورٍ کے بو دایں ذا کر اں اہل الغرور
 حدیث۔ کوہ کاں الجنة نصیب المستشار قین پید دین جمالہ
 وَأَوْيَلَهُ دَلَوْ كَاهَنَةُ النَّارِ نَصِيبُ الْمُسْتَشَارِ قِينُ پِيدُ دِينِ جَمَالِهِ
 جَمَالِهِ وَأَشْوَوْ قَاهَ دَأْگَرِ مَشْتَاقُوں کے نصیب اُس کے جمال بغیر
 بہشت ہو۔ تو افسوس ہے۔ اور اگر اُس کے وصال سے دوزخ بھی نصیب
 ہو تو خوش قسمتی ہے)

اصل توحید است و دیگر شاخہ
 مان مازاغ ایصہ و ماما طغے

۵

بانظر ہر گز نہ بنتیں لانسا دنیا عقبے سر بسر باشد ہو
 ناظران رانظر باشد برالہ لعنتی بیحال دنیا عز و جاہ

فَقِيرٌ وَلِلَّهِ۔ اسِمِ ذات کے تصور کے عارف باللہ کو۔ محسوس حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب سے بہ سبب تصرف اسم اللہ کے
تصویر۔ اور اسم اللہ ذات دریا یہ عینیت کے تفکر اور اسم اللہ ذات کی
تجھے سے وہ قوت حاصل کرتا ہے۔ کہ دونوں جہان کو ہمیشہ کئے لئے
اپنے زیر حکم کر لیتا ہے ہے ۰

پس جو شخص اپنے ناخن پر دونوں جہان کا تماشا دیکھے اور دونوں
جہان کو اس طرح ہاتھیں لائے۔ جیسے مسی کی ممٹھی بھر لی جاتی ہے تو
اسے لکھنے پڑھنے اور یہی انگشت کے پوروں میں قلم پکڑنے کی کیا

حاجت ہے
 واضح رہے کہ علم۔ حکمت۔ ذکر۔ فکر۔ مراقبہ۔ مکاشفہ اور قرب اللہ
کی تمامیت، معرفت توحید۔ وحدانیت۔ ماہیت۔ الومیت۔ فنا۔ بقا۔
اور کل و جزو خداوندی مخلوقات صرف ایک بات میں ہے ۰

علم ابتداؤ انتها دریک سخن۔ علم کیحفت است یا نقطہ زکن
سخن فقر از کثہ کن غیض و فضل درمیانش یک سخن ابد و اذل
قولہ تعالیٰ ۝ إِنَّمَا أَمْرُهُ أَذْرِاسَ اَدْشِيَّةً أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ
دیشگ اس کا امریہ ہے۔ کہ حب وہ کسی شے کا ارادہ کرتا ہے،
تو اسے کہتا ہے، ہو جا، وہ ہو جاتی ہے ۰

حدیث۔ لِسَانُ الْفُقْرَاءِ أَعْسَيْفُ الرَّحْمَنِ د فقیر ول کی زبان
اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے ۰

جو شخص قرآن و حدیث کے مطابق عمل نہیں کرتا۔ وہ شیطان مخالف
ہے۔ اکان کماگان ۰

حدیث۔ كُلُّ أَنَاءٍ يَتَرَشَّمُ بِمَا فِيهِ۔ (ہر ایک بہن سے مد ہی
لکھتا ہے جو اس میں ہوتا ہے) ۰

قولہ تعالیٰ یَفْعُلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ تعالیٰ
وُہی کرتا ہے۔ جو چاہتا ہے۔ اور جس چیز کا الادھ کرتا ہے۔ اُسی کا حکم
دیتا ہے) ۶

کن ایک بات تھی جو دنیا میں روشن ہوئی۔ جس میں دو حرف ہیں۔
یعنی کاف، اور فون، پہلے حرف کی بات سے اس حدیث من عَرَفَ رَبَّهُ
فَقَدْ طَالَ إِسَانُهُ (جس نے اپنے پروردگار کو پہچان یا۔ اُس کی زبان لمبی
ہو گئی)، کی زبان سے کلام کے مطالعہ میں رہتا ہے۔ اور دوسرا سے کی بات
سے حرم اسرار پروردگار) ۷

عارف اور سمجھی بیت ولے، سچے دل والے صفا باطن فقرے حضرت
صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیاں کی طرح لمب بند کئے ہوئے اللہ تعالیٰ
سے ہم کلام ہوتے ہیں۔ اور کلام اللہ ان کے لئے بنیلہ المام اور وحی القلب
ہوتا ہے۔ حدیث من عَرَفَ رَسَّهُ فَقَدْ كَلَّ إِسَانُهُ (جس نے اپنے پروردگار
کو پہچان یا۔ اُس کی زبان کند ہو گئی) ۸

واضح رہے کہ ظاہری علوم کو درجہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے پڑھنے
پڑھنے اور مطالعہ کی محنت اور سر دردی اور بحث یہ میں میں سال تک مشغول
رہنا پڑتا ہے۔ لیکن علم باطنی میں فضیلت فیض اللہ۔ معرفت فقر حضورہ می
کی تحصیل، حاضرات اسم اللہ ذات کی نوجہ اور مرشد کامل کی نوجہ سے
ایک دن رات یا ایک گھنٹی یا ایک دسم یا ایک لمحہ میں ہو جاتی ہے۔ اور
وصال حاصل ہوتا ہے۔ پس علم معرفت۔ فقر اور محل و جزو کے مرتبہ
مجلس اپیار اور ایاء اللہ کی روحانی مؤکل کی دعوت کے تصرف سے تمام کو
فید میں لانا آسمان کام ہے۔ لیکن حوصلہ وسیع رکھنا۔ سینیشہ توحید میں غرق
ہونا۔ اور دیدار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرفت ہونا بہت مشکل اور
مشوار ہے ۹

حدیث۔ اکل اسْتَقَامَتْ فَوْقَ الْكِرَامَاتِ وَالْمُقَامَاتِ۔“

دکرامت اور مقامات سے بڑھ کر استقامت ہے) ۹

تلہم بہراز قلم کہ دن لاسوئے تا ناند نفس راقوت ہوا ۱۰
غرق وحدت راز بیند ہر مدام انتہائے معرفت با شدتمام
 قادری راقرب حق باشد عطا شد مشرف روح با شرف تقاضا
ہر طریقہ خاک پائیش شد غلام یافت منصب ما ولایت ہر کام
شاہ عبدال قادر است را ہبہ خدا حسن و دین نور پشم مصطفیٰ
سید آں والی ولایت مرتضی یوم الحشر شد شاہ میراں پیشو
با ہوشد مریدیش لا یہیش لا یہ یہ یہ
ہر مریدیش ق قادری چوں با یہ یہ یہ

مریدی اور طالبی ولایت با ہبہیت کا منصب اور مرتبہ ہے۔ قوله تعالیٰ
وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ۔ نہ کہ نام کا سن لینا یا اس کا کہدینا
مریدی طالبی ہے ۱۱

واضح رہے کہ مرید مردان خدا میں کامرد ہوتا ہے۔ اور طالب پروردگار کا
طالب ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ حضور می کا طالب ہوتا ہے۔ طالب اللہ کے
ہراتب یہ ہیں۔ کہ توفیق سے اس اطاعت کی مرشد سے تحقیق کر لے جو
اس کے نصیب ہیں۔ اور اسے پہچانے۔ اس طرح کہ جس طرح
کپ اپنے میٹے کو تحقیق کرتا ہے۔ اور پہچانتا ہے۔ اس سم کے یقین
کو کل الکامل سمجھتے ہیں۔ پس اگر طالب اذل کے وجود میں فیض
فضل ہے۔ تو حکمت و معرفت کی طلب کا شوق اُسے اس طرح
ہدایت گا۔ جیسے سوکھی لکڑی سگ کو۔ طالب میں قرار و آرام، خوش
و خراب یا قی نہ رہے گی۔ بلکہ خلائقت سے ڈرے گا۔ اور دُر لجھا
گا۔ عبرت کی حیرت اُس کے لئے موت سے بھی زیادہ ہو گی طالب

کہ نورِ محیت کی طلب اُس وقت تک دامنگیر نہیں ہوتی۔ جب تک کہ ایسے مرشد کامل اہل حضورِ مجھیتِ نجیل کی مجلس مذاقات نہ ہو جائے ہے کامل مرشد، طالبِ کو وحشت سے خلاصی ملے کر نورِ الغرق فنا فی اللہ ذات اور نورِ حضور کے تصور کی طلب میں غرق کرتا ہے اور طالب طلب نور سے حضورِ باجمیعت کو پہنچ جاتا ہے۔ اور سو شش سے رہا پا جاتا ہے ہے ۷

واضح رہے کہ طالب کے تمام مطالبِ موت میں حاصل ہو جاتے ہیں۔ اور انہیا اور اولیا اللہ کی مجلس کی محیت کے مشاہدے کی معرفتِ موت میں ہے۔ اور غرق فی اللہ ذات کی مذاقات، دیدارِ مولیٰ اور قربِ حضوری کا معراجِ جسمیِ محنت میں ہے۔ جب تک موتو و اقبل آن تمود تو امر نے سے پہلے سرچانوں کے مرائب کو نہیں پہنچتا۔ وہ حرم اسرار ہی نہیں ہوتا۔ جو طالب بے محیت اور دنیا کا طالب ہے۔ وہ ہمیشہ خوار ہے۔ طالبِ عقبیت جو حور و قصر کا طالب ہے ہے ۸

نہار میں سے ایک طالب ایسا ہوتا ہے۔ جو مرشدِ لدار۔ لا لئے حضور پروردگار کے موافق ہوتا ہے۔ جو طالبِ معرفتِ مولیٰ اور وصال کا طلبگار ہے۔ اُس کے تصریف میں سازدہ و مال کر دینا چاہئے۔ اور جو طالبِ حضورِ رحمٰن کے قرب کے لئے سر و جان کر دے۔ اُس کے تصریف میں مال و جان کر دینا چاہئے ۹

وہ لوگ طالب کمانے کے مستحق نہیں ہیں۔ جو اپنی رضامندی چاہتے ہیں۔ خود پستہ ہیں۔ لفڑی خاہشات اُن کے جاسوس ہیں۔ اور شیطان اُن کے مرشد پر غالب ہے۔ ایسے بلے دب، بھی کس طرح طالب ہو سکتے ہیں۔ جو منزہ حیوانات ہیں۔ الظالبِ عِنْدَ الْمُرْدَ شَدِّ الْمِلَيْتِ یعنی بیداری الغشائل د طالب مرشد کے پاس ایسا ہے۔

جیسے نہ لانے والے کے ہاتھ میں مردہ ہے
 طالبان بے طلب حق دوڑکن چشم دل در نور کن باہر سخن
 طالب عاشق بُود جان و سرفدا ایں طریقہ طالبان طالب خدا
 واضح رہے کہ طریقہ قادری میں طالب طلب حق میں ہیں۔ خواہ آئیں
 حضور می معرفت نہ ہی نصیب ہو۔ خواہ طالب بے نصیب ہی ہو۔ پھر
 بھی اُسے اس طریقہ میں آنا چاہئے۔ کیونکہ قادری طریقہ معرفت کا
 ہر سمندر ہے۔ جو اس طریقہ میں داخل ہوتا ہے۔ اور دریائے معرفت
 میں غوطہ لگاتا ہے۔ وہ عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ اگر قادری طریقے
 کا مرید کسی دوسرے طریقے میں چلا جائے، تو خواہ با نصیب ہی ہو۔
 تو بھی بے نصیب اور مردہ ہو جاتا ہے۔ اس واسطے کہ قادری کو قادری
 سے فتح حاصل ہے۔ قادری کے لئے دوسروں کی طرف رجوع گناہ
 بلکہ گمراہی کے برابر ہے لہ نعوذ باللہ مِنْ ذَلِكَ ہے
 قادری صاحب قرب عارف خدا قادری دائم بحاظ مصطفیٰ
 طالب شد قادری پر شیر نہ رو کے رو بہ رانہ بینید با نظر
 واضح رہے کہ دینی وزیادی کام اور ہر مشکل کے لئے جو طالب مرید
 کو پیش آئے، چاہئے کہ اُس وقت امداد کے لئے پیر مرشد کو یاد کرے۔
 اگر پیر عامل اور مرشد کامل ہے۔ تو معلوم کر کے توجہ سے اُس مشکل کو
 رفع کر دے گا۔ اس قسم کی توجہ با توفیق اور قرب اللہ سے تحقیق ہاروں
 شکروں کی نسبت مرشد فقیر کی زندگی اور مؤیت میں بمحاذظ رفیق اور
 نگیان ہونے کے بہتر ہے۔ جس توجہ میں یہ صفت نہ پائی جائے وہ
 خام ہے۔ اور خام قابل اعتبار نہیں ہے

لہ بھی ایک طریقہ سے دل پرداشتہ ہو کر دوسرے کی طرف جانا۔ ہر جائی ہو جاتا ہے ॥

اصلی توجہ اسم اللہ ذات کے تصور سے ہے۔ اور نظر بھی اسم اللہ ذات کے تصور سے ہے۔ اس قسم کی توجہ۔ نظر۔ تصرف اور تفکر لا زوال فرب الہ وصال کے مراتب سے ہے۔ پس کامل جس طرف نگاہ کرتا ہے اُسی طرف اللہ تعالیٰ کی قدرت کی عین توجہ ہو جاتی ہے۔ خواہ کسی پر غضب کرے اور خواہ لطف و احسان۔ جس کامل کو توجہ کی چاپی یاد ہے اُسے کسی کے لئے دعوت پڑھنے اور لب ہلانے کی کیا خودرت ہے۔

تو جہہ با تو فیق ہر جائے حضور

تو جہہ سید سلیمان راہ گزدہ

وَجْهُهُ بِالْمُبِدِّيِّ قَادِرِيِّ كَوْهُ قَافُ کے عَنْقًا شَهِيَار
کی طرح بلند پرواز ہوتا ہے۔ اور چیل اور گردھ کی طرح کمکھیوں پر نہیں کرتا۔

طالبِ حق رانہ دیدم در عمرہ طالبان راشد مطالب سیم وزیر
از بُلَائے طالبان من راہبر انتالیش مے رسانم با نظر
ایں مراتب قادری را ابتدا مے رساند مصطفیٰ وحدت لقا
با ہو ہر کر منکر از لقا شاہنشاہ آں گله گو کاذب منافق رو سیاہ
 قادری کامل مرشد وہ ہے۔ کہ معرفت کے اکتا لیسیں جو ہر جن کو
اِذَا لَمْ يَفْتَرْ قَهْوَاللَّهُ کہتے ہیں۔ توحید احسان کے کام کے وجود
سے اللہ تعالیٰ کے تمام خولے بغیر محنت و مشقت کے کیا رگی احمد اللہ
ذات کے تصور سے ایک گھری میں طالب اللہ کے وجود میں کھولے
اور دکھلائے۔ اور بمعیت عنایت کرے اور کامیت عطا فرمائے۔ اگر
ان مراتب پر بجینہ عین عرفان الحق عفو، فضل، فیض، فیاض پہنچائے۔ تو
پھر طالب کے وجود میں افسوس باقی نہیں رہتا۔ دہ اکتا لیں جو ہر

حَبْ ذَلِيلٍ مِّنْ -

- | | |
|---|--|
| ۱۳- جو ہر علم ہے | ۳- جو ہر حلم ہے |
| ۱۴- جو ہر حجیت ہے | ۵- جو ہر کلید ہے |
| ۱۵- جو ہر تحریر ہے | ۷- جو ہر توفیق ہے |
| ۱۶- جو ہر حقیق ہے | ۹- جو ہر قرب ہے |
| ۱۷- جو ہر حضور می ہے | ۱۰- جو ہر صدم کمیا اکسیر ہے |
| ۱۸- جو ہر دعوت مکثیر ہے | ۱۱- جو ہر روش ضمیر ہے |
| ۱۹- جو ہر ب نفس امیر ہے | ۱۲- جو ہر قلب سلیم ہے |
| ۲۰- جو ہر صراط المستقیم ہے | ۱۳- جو ہر تصور ہے |
| ۲۱- جو ہر ذکر ہے | ۱۴- جو ہر فنا ہے |
| ۲۲- جو ہر لقا ہے | ۱۵- جو ہر حال ہے |
| ۲۳- جو ہر دصال ہے | ۱۶- جو ہر حوال ہے |
| ۲۴- جو ہر دھم ہے | ۱۷- جو ہر حبال ہے |
| ۲۵- جو ہر دکیل ہے | ۱۸- جو ہر ملام ہے |
| ۲۶- جو ہر توجہ ہے | ۱۹- جو ہر تحریر ہے |
| ۲۷- جو ہر میمت ہے | ۲۰- جو ہر نگاہ آگاہ ہے |
| ۲۸- جو ہر قرب اللہ کی معرفت کو پہنچا دیتے ہیں ہے | ۲۹- ام چنانچہ الکشیم مجھی دیمیت یعنی مجھی |
| ۲۹- اس سے کوئی چیز پوشتی نہیں رہتی ہے | ۳۰- القلب و دیمیت النفس یہ ہیں حاضرات ناظرات نگاہ آگاہ جو یک |
| ۳۰- اس سے واضح ہے کہ طالب مرید اور مرشد پیر ہم پہلے اس را کو جانتا ہے | ۳۱- باارگل قرب اللہ کی معرفت کو پہنچا دیتے ہیں ہے |
| ۳۱- اس سے واضح ہے کہ قادری جو ہو سے مافت ہے۔ اس سے اس | ۳۲- اس سے واضح ہے کہ وہ عارف خدا اور ناظر نگاہ ہوتا ہے۔ |
| ۳۲- اس سے واضح ہے کہ قادری کو سدوك کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ قادری | ۳۳- اس سے واضح ہے کہ قادری کو طے کئے ہوئے ہے۔ لاشزادہ |

ربانی سے واقف اور حضورِ سُبْجانی کے نور کی قدرت میں کامل ہوتا ہے ہے ۔ قادری اپنے تیس مرتبہ محتاج میں رکھتا ہے ۔ لیکن مرید کو لا محتاج کام مرتبہ بخشتا ہے ۔

کامل قادری خود محنت برداشت کرتا ہے ۔ اور اپنے مرید کو خلوٰۃ بخشتا ہے ۔ اور نور کی لذت اور ذالقہ بہشت کے دیدار سے بڑھ کر ہوتا ہے ۔

قادری رسم کی انبدا ہی ایک ایسا عمل ہے جن سے دُنیا کا تام خدا نہ اور سیما نی سارا ملک لیتا ہے ۔ اور قبضے میں لاتا ہے ۔ جس کامنا شادیکھ کر اُس کا دل سرو ہو جاتا ہے ۔ اور پھر اسے اپنے آپ سے جُدرا کر دیتا ہے ۔ اور بالکل بھول جاتا ہے اسی واسطے قادری کا دل غنی ہوتا ہے ۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مرشد بھوتا ہے ۔

یہ مراتب اسم اللہ ذات کے تصور، قرب حضوری، اینیاء اور اولیا کی رُوحانی دعوت کے بیشہ کے عمل اہل قبور اہل حضور کے مستخر کرنے سے یا ان اہل قبور کے مستخر کرنے سے جو سر سے پاؤں تک اللہ تعالیٰ کی ذات میں پیٹھے ہوئے ہیں، حاصل ہوتے ہیں ۔ یہ دل سہیثہ اللہ تعالیٰ کے مَذْنُوقِ رہتا ہے اور قلب اہل وصول کے مشاہدے میں رہتا ہے ۔ قلب پر پندرہ بار رحمت الہی کے نور کی تجلیات ہوتی ہیں ۔ یہ مراتب اُس شخص کے ہیں جس کا دل زندہ ہو۔ جس کا بالمن بیدار ہو۔ اور ظاہر میں شرایع میں بُشیر ہو ۔

حدیث۔ اَنَّ اللَّهَ لَا يَنْظَرُ لِلَّاتِي صُوْبِرَ كُذْ دَلَّا يَنْظُرُ

لَمْ يَأْتِكُمْ مَنْ يُنَظِّرُ فِي الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ إِنَّمَا تَكُونُ رَبِّكُمْ رَبُّ الْعِزَّةِ الَّذِي أَعْلَمُ بِكُمْ وَإِنَّكُمْ لَا تَعْلَمُونَ
لہٰ تھا ری صور توں اور عمدوں کی طرف نہیں دیکھتا۔ بلکہ وہ تمہارے
دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے) ۰

حدیث:- نِيَّتُ الْمُؤْمِنِ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عَمَلِهِ (مؤمن کی نیت اُس کے
عمل سے بیرون کر ہے) ۰

جو فقیر عارف باللہ صاحب عیاں ناظر ہے۔ ترقیت اور تقدیت رہ کھنا
ہے۔ اُس کے قبضے میں اسم اللہ ذات کے حاضرات کی برکت سے مشرق
سے لے کر مغرب تک تمام رہائے زمین کا ہر ایک ملک آمد ہر ایک
ولایت ہوتی ہے۔ ایسے فقیر کو مالک اللہ جی کہتے ہیں۔ پس
ایسا شخص اگر چاہے تو ایک مقدس ملکہ گدا کو ساتوں ولایتوں
کا بادشاہ بنادے۔ اور اگر چاہے تو ساتوں ولایتوں کے
بادشاہوں کو معزول کر کے گذا کر اور مقدس بنادے ہے۔

یہ خدمات فقیر ولی اللہ اہل اللہ کے سپرد ہیں۔ جس کو نگاہ میں
دونوں جہاں کے احوال ترازو کی طرح تیلے ہیں۔ پس ظلِ اللہ باہفا
کو لازم ہے۔ کہ مہمات کے لئے کسی فقیر کا مل عارف باللہ کو
اپنارفقی نہیں۔ کیونکہ علم دعوت پڑھانے لئے شمار لشکر اور
خروج کرنے سے بہتر ہے۔ دینی اور دنیاوی مہمات کے لئے
کمال فقیر کا ایک وفعہ نگاہ کرنا ہی کافی ہے۔ جب تک کوئی
عالیم باللہ درلی اللہ ظاہر و باطن میں کامل توجہ نہ کرے، وہ
مہمات ہرگز ہرگز سرانجام نہیں ہوتیں۔ بادشاہ کو بادشاہی
بھی فقرا ہی خیرات کرتے ہیں ۰

واضح رہے کہ فقیر فنا فی اللہ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ ہے میں غرق ہے
اگرچہ وہ ظاہر میں عالم انس سے سہل کلام ہوتا ہے۔ لیکن باطن میں

اللہ تعالیٰ کی طرف حاضر رہتا ہے۔ اور معرفت میں مشغول رہتا ہے میں
 چشم میں بایسنا سد فقر لا ہر ملک غالب شود امر از خدا
 اب عدم العلم کی نئرج جاننا ضروری ہے۔ وہ حق و باطل کی
 تیز کہنا ہے۔ پس دیکھنا چاہئے کہ حق کیا ہے اور باطل کے کہنے میں
 واضح ہے کہ معرفت، فقر، جمعیت، قرب، مشاہدہ، نور ذات
 تجلیات حضور عی، الہام کلام اللہ اور فنا فی اللہ کا حاصل کرنا حق
 ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے برحق ہے۔ قوله تعالیٰ لے قل
 جَاءُوا لِحْقَ وَغَرَّ هَقَ الْبَاطِلُ طَرَانَ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا طَرَانَ
 اے پیغمبر کہ حق آگیا ہے اور باطل زائل ہو گیا ہے۔ بیشک
 باطل زائل ہونے والا تھا، اور دنیا کا حاصل کرنا، دنیا سے محبت
 رکھنا، حرص، طمع، اور کبر و غیرہ سب ناشائستہ ہیں۔ انہیں سے
 باطل پیدا ہوتا ہے۔ جو عالم بے معرفت ہے۔ وہ نادان ہے۔ جو
 لوگ مطلاعہ میں ساری عمر بسر کر دیتے ہیں۔ وہ نادان نہ ہے میں علم
 تو مرتبے وقت ملک الموت کو دیکھ کر سب بھول جاتا ہے۔ حتیٰ
 کہ ایک سرف بھی یا دنیں رہتا۔ نیز تجھے یہ بھی معلوم ہے۔ کہ
 شیطان عالم ہے۔ کوئی جاہل نہیں، اور شیطان تیری موت کے وقت
 ایمان یعنی کے لئے مقابلہ کرتا ہے۔ اُسی وقت ماقبت بخیر ہونے
 کے لئے علم عین ہی مددیتا ہے۔ جو اسم اللہ ذات کے تصور سے
 وجود میں پیدا ہوتا ہے۔ نور کا ذکر آگ سے بھی زیادہ سخت ہے۔ جو مرد
 نہیں ہوتا۔ اور جو شیطان کو جلاتا ہے۔ اور جس سے شیطان بھاگ
 جاتا ہے۔ یہ بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کی بہشت اور
 قضل الہی سے اُنہو مرشد کامل سے عطا ہوتا ہے۔
 اے عالم! تجھے قبر میں منکر نکیر سلطان کتب کی پابند کچھ نہیں پوچھنے گے

وہاں تو اسم اللہ، اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دین اسلام کی
پابت سوال کئے جائیں گے ہے

آنچہ خوانی از اسم اللہ بخواں اسم اللہ با تو ماند جادواں
 علم حق تھیں کن اللہ اللہ پاک گرد جنتہ از برگناہ
 نیک تھی مے شود بر تو گواہ بهم صحبتی دائم شومی با مصطفیٰ
 علم حق تھیں کن از معرفت مردہ دل زندہ کند عارف صفت
 لی مع اللہ علم را تھیں کن محنت حق شومی در باز کن
 علم حق تھیں کن قریش حضور غرق فی التوحید ده ذات نور
 واضح ہے کہ عارف باللہ اگرچہ ظاہری عالم نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی
 ظاہری علم پڑھا ہے لیکن اسم اللذات کی برکت سے ظاہری اور
 اور باطنی علم میں رکھا نہیں رہتا۔ کیونکہ روزانہ ہی سے اُسے اللہ تعالیٰ
 نے علم تعلیم کیا ہے۔ اور تلقین اور دست بعیت جانب پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے کی ہے چہ

پس کوئی عارف بالذادیاء اللہ جاہل نہیں۔ اگرچہ اُنہیں ظاہری علم تو
 نہیں ہوتا۔ لیکن باطنی علم میں کامل ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی
 ظاہری علم بھی رکھتا ہو۔ تو وہ غالب الاذیاء ہے۔ چنانچہ
 مَا تَخَدَّدَ اللَّهُ وَلِيَّتَ جَاهِلًا مَارِدًا ہے۔ جیسا کہ اُو تو العلم
 حَدَّرَ جَاتٍ سے واضح ہے۔ لیکن اسم اللذات کے تصویر
 سے بیمار نہ علم کشف ہوتے ہیں۔ جس کی قوت سے
 ایک بارگی علم کے پیسے سے علم کو اس طرح مٹا دیتا
 ہے۔ کہ گویا وہ حرفاً شناس ہی نہیں ہیں۔ کیونکہ اور یاء
 اللہ فظیل اللہ کو علم سینہ بسینہ، علم توحید با توحید، تو تجویز
 اور علم عن العیان حاصل ہوتا ہے چہ

فَقِيرٌ أَوْ لِيَارُ اللَّهِ، اللَّهُ تَعَالَى لَهُ كَمَا شَأْرَدَ وَهُوَ تَعْلَمُ مِنْ هُنَّا - نَفْسٌ
پر غالب اور شیطان کے مخالف ہوتے ہیں ۔ قولہ تعالیٰ ۔ وَ عَلِمْنَا لَهُ مِنْ لَدُنْنَا عِلْمًا ۔ دا در اُسے
سمم نے اپنے پاس سے علم سکھایا) ۔ وَ عَدَمَ أَكْمَلَ الْأَسْمَاءَ كُلُّهَا دا در آدم کو ان
قولہ تعالیٰ ۔ وَ عَدَمَ أَكْمَلَ الْأَسْمَاءَ كُلُّهَا (کچھ سب کے نام سکھا ہے) ۔
قولہ تعالیٰ ۔ عَلَمَ الْإِنْسَانَ مَا لَكُرْ يَعْلَمُ دا insan کو وہ
سکھایا جو پہلے نہیں جانتا تھا) ۔
قولہ تعالیٰ ۔ وَ نَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُّوْحِنِيْرْ دا در اُس میں میں
نے اپنی روح پھونکی) ۔ قولہ تعالیٰ ۔ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيقَةً ۔ (بے شک
میں زین پر خلیفہ بنانے والہ ہوں) ۔
قولہ تعالیٰ ۔ وَ لَقَدْ كَرَّ مُنَادَيِّيْنِ । دَمَرْ ۔ دا در بے شک سم
نے بنی آدم علیہ السلام کو عزت دی) ۔

۵

علم انه برمعرفت و حدث لقا!
باز دارد علم باطن سه تهدا
علم حق نور است بخشش ذات نور
از علم عارف شود و حدث حضور

شروح ذکر

قوله تعالیٰ فَسَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (اگر تمیں معلوم نہ ہو، تو اہل ذکر سے پوچھ لو) ۷
جیسا کہ ان الحسناۃ میں ہبین السیّاتِ ذلک ذکر ای سدید اکریں (بے شک نیکیاں بہتریوں کو ذاتی کر دیتی ہیں۔ یہ ذاکروں کا ذکر ہے) ۸

قوله تعالیٰ يَادُعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّ عَادُ خُفْيَةً ۚ (الله تعالیٰ کو گڑا کر کر اور خفیہ طور پر یاد کرو) ۹
اسم اللہ ذات کے خفیہ تصور سے وجود میں غیر مخلوق نور کے چوہہ لطیفے پیدا ہوتے ہیں۔ خفیہ ذاکر سہیشہ معرفت تو حید مع اللہ با قرب حضور اور مجلس انبیاء والیا کا ہم مجلس اور ہم سخن ہوتا ہے۔ اسے اللہ نقل لئے ہی مدنظر اور منظور ہوتا ہے۔ خفیہ ذکر نہایت نیکیاں جمع ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہے ۱۰

حدیث بِإِنَّ الصَّلَاةَ مِنْ حِلْمٍ هِبِّنَ السَّيّاتَ وَالسَّحَاوَةَ مِنْ
حِبْنَ السَّيّاتَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَمَدٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ۖ ۗ
(مشیک براہیاں نماز، سخاوت، اور کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَمَدٌ لِرَسُولِ
اللَّهِ سے درود ہو جاتی ہیں) ۱۱

حدیث۔ ذِكْرُ اللَّهِ فِرْضٌ قَبْلَ كُلِّ فَرْضٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَمَدٌ
لِرَسُولِ اللَّهِ تمام فرضوں سے پہلا فرض ذکر الہی ہے
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَمَدٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ۖ ۗ

واضح ہے کہ عوامِ انس کے کلمہ پڑھنے کا طریق اور ہے اور قرب اللہ والے کا کلمہ پڑھنا اور ہے ہے

ذکر حق نور است ببرد با حضور
ذکر ان فیض فضل شش جان غفور

اس قسم کے ذکر خاص ہیں، وہی ہوتے ہیں، جو توحید سے آگاہ ہیں۔ جو شخص کلمہ کو نفی کی کہنے سے پڑھتا ہے اور لا الہ کہتا ہے۔ وہ بے خود ہو جاتا ہے۔ اور مُؤْتُوا قَبْلَ آنَتَهُوْمَوْهَا کے مرتبے کو پسند جاتا ہے۔ اور جب اثبات لا الہ کہتا ہے۔ تو روح کو لقا حاصل ہوتا ہے۔ اور خدا سے الہام اور جواب با صواب ہوتا ہے۔ اور بقا باللہ میں غرق ہوتا ہے۔ قوله تعالیٰ قَدْ كُوْرَيْكَرَا ذَا نَسِيْتَ۔ (اپنے پروردگار کو اس وقت یاد کر جب کہ تو بھول جائے) اور جب مُحَمَّدُ رَسُولُ اللہ کہتا ہے۔ تو صاحب حضوری ہو جاتا ہے۔

اس قسم کا کلمہ پڑھنا ایں تصدیق کو حاصل ہے۔ حدیث غمیض عینیک یا علی واسم فی قلب کا ذکر رکرا ذا نسیت۔ (اللہ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللہ سُنْ)

حدیث قائلون لا إله (لا إله مُحَمَّدُ رَسُولُ اللہ کثیراً وَخُلُصُونَ قلب) کلمہ کو توزیا دہ ہیں۔ یہ کن مخلص بیت کرم ہیں۔

پہلی یہ طریقہ لنفی اثبات کی تو فیق سے حاصل کرنا اسم اللہ ذات کے حاضرات سے تدریت قادری کامل ہے۔ جو کچھ ذکر و فکر، مشا ہدہ تجدیفات گریہ وزاری کی گئی۔ سوز، دود، ترک، دشت اور مستی حال بہت

کہنے والوں کو لاحق ہوتی ہے۔ وہ ناسوت کی قیل و قال ہے اور جو عرش کے اوپر سے ہے۔ مثلاً کھ پردے جو عرش سے رے کر تختِ اللہ نے تک ہیں۔ اور چاند سے محصلی تک کے تمام طبقات تقليیدی ماسوت ہے۔ اور محض معرفتِ الہی سے دُوری اور بے خبری ہے۔ توحید اور لوحِ محفوظ کا معالعہ بھی مقامِ ناسوت ہے۔

باز کے میں تجلی با فکر میگیرے دمی فنا
دُوراً تو حید مانی خاک پر سر سر ہوا

واضح ہے کہ دو لاکھ تین تیس شاہزادی باز کر و فکر نا مسوت کی جلالیت سے ناسوت کے مقامِ حذب ہے۔ اور تریں کہ وڑا کتیس شاہزادی تجلی ذکر و فکر میں قربِ اللہ لا ہوتی توحید میں ذات سے نورِ منکشف کرتی ہے۔ اور تین بھیں نظر آتا ہے۔ ناسوت کا مستخر کرنا جزویت ہے۔ جس کے موئیں خوشستہ ہیں پ

خلافت کو رجوع کرنے سے رجعت لاحق ہوتی ہے۔ اور نیز اور بہت سی آفات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پس مرشد کامل قادر ہی جو کچھ اپنے مرید کو دکھاتا ہے۔ وہ اسمِ اللہ ذات کے لاہوت سے دکھاتا ہے۔ اور منتبر کا تکے لامکان سے غرق فنا فی اللہ ذات حق پر دروغگارہ میں ہوتا ہے۔ اور بالطل بدعوت سے پیزار اور استغفار کرتا ہے۔ اور ستر یعیتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تدمم بقدم پر وہی کرتا ہے۔

آنچھے میں بیا بھر اسیم ذات
ایں بود لاہوت بیرمل شش جہات

اور جو سہر ولایت میں تصور تصریح سے اسیمِ اللہ ذات کا حرف طے کرتا ہے اس کے لئے دونوں جہاں کا طے کر لینا نچھر کے پر کی طرح ہے پ

مرشد کامل اہل اللہ جو کچھ دکھاتا ہے۔ وہ اسم اللہ ذات کو لے کرنے سے دکھلاتا ہے۔ ایسا مرشد شاہراحت، قرب اللہ کی معرفت والا اور وصال لازوال ہوتا ہے۔ جو مرشد کہ تصور، تصرف، توجہ۔ تفکر اور معرفت توحید میں کامل اور با توفیق ہوتا ہے۔ تو اس کی رُوحانیت کو اگر کوئی شخص مشکل کام کے وقت مدد کے لئے یاد کرے۔ تو اسی وقت پاجستہ ظاہر و باطن میں حاضر ہو کرہ مدد کرتا ہے۔ اور دینی دنیا و می، ظاہری اور باطنی کام حسبِ نشانہ سر انجام کر کے پھر نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔ اور نیز بھی مرتب عارف شیخ کے ہیں۔ یقیناً
 الشیخُ مَنْ يَحْمِلُ الْعِظَامَ وَ هَيْ رَمِیْمَرَ^۱ شیخ کہتا ہے۔ کہ کون بو سیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے۔ اس قسم کے مرشد کو بیان کہتے ہیں:

عارف نظرہ کو نظرہ کی کوئی احتیاج نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ سے جواب با صواب بطور المام حاصل کرتا ہے۔ اور قربِ الہی سے آسے حضوری حاصل ہوتی ہے۔ پس اگر باطنی راہ میں اسی قسم کی جمیعت راز، قرب، اور معرفت نہ ہوتی۔ تو راستہ چلنے والے سب کے سب بے جمیعت اور گمراہ ہوتے وہ کرنی راہ ہے۔ جس میں دونوں جہان کا تاثنا نظر آتا ہے:

پس واضح ہے کہ وہ اسم اللہ کا تصور ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ دنیا و می تصرف قربِ شیطانی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور تصرف عقبے مطلقاً نادانی ہے۔ اور تصرفِ معرفتِ مولے ہمیشہ کی جمیعت اور غرق فی التّرْجِید ہے۔

مراز پیر طریقت نصیحتے یا دامت
کہ غیر یا وحداہر یہ بہت ببا دامت

دولت بسگان دادند و نعمت بجزال

من امن دامانیم تم شا بگراں!

اور وہ کوئی راہ ہے کہ زبان تو علم کے مطالعہ میں مشغول ہے۔ اور دل
ذکر الہی میں عزق، اسم اللہ کے تصور سے نفس کو فنا اور روح کو ہمیشہ^۲
لکی محبیں اپنیا اصیاً مرسل نبی اور اپنی حاصل ہوتی ہے۔ اور جو کچھ
وکیحتا ہے۔ وہ معرفت، توحید، جمیعت، جمال۔ وصال لازوال ہوتا
ہے۔ اور جو کچھ وکیختا ہے۔ وہ قرب حضور اور ذات نور سے ہوتا
ہے۔ اور دیکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ظاہری اور باطنی خزانے
کے مخفی اور پوشیدہ نہیں ہوتے۔ دُنیا اور اہل دینا سے بے
نیاز اور لا بیتلحیج ہوتا ہے۔

چشم بیا شد کہ باشد حق شناس مے شا سداہل حق درہ پاس
نظر ما برسیم شہ بکمیں غرق فی المتصدی سازم باخدا
پس جو کچھ اور پھل و حجد و لکھا ہوا ہے۔ وہ اسم اللہ ذات کے تصور
کی چابی کے ذریعے کوئی فیکر کوں کے تالے سے بند کیا ہوا ہے۔ جو
اُسے کھول لیتا ہے۔ اُسے دُنیا اور عاقبت کا تصرف بلے ریاضت
و بے رنج حاصل ہو جاتا ہے۔ اور نیز اسی شخص طالب اللہ
کو پانچ روز میں معرفتِ مولیٰ کا خزانہ سمجھن دیتا

ہے۔ اور وہ کوئی راہ ہے جو کبیرہ اور صغیرہ گناہ سے پاک اور دوآل
جهان کے تصرف سے با اور لکھے ہے۔ پس جو شخص دوبل جہاں میں پاک
ہے اُسے حساب وغیرہ کا کیا ڈر۔ اور دوسرے یہ کہ قلب صرف گوشت کا لوقہ
ہی نہیں۔ بلکہ یہ توحید الہی کا سمندر ہے۔ اور قلب قرب الہی ہے۔
کب لطیفہ آفتاب کی نسبت بہتر روشن ہے جس سے ہمیشہ اللہ کی حضوری

حاصل ہوتی ہے۔ اور اللہ ذات کے قرب احمد نور اللہ کے حضور سے دل کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ اور انسان روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ظاہری اور باطنی خذالے بعینہ نظر آتے ہیں۔ یہ تمام شرط اسم اللہ کے تصور سے حاصل ہوتا ہے چ

شرح مرتبہ فضل الفضل

بے ریاضت گنج میں بخشند فقیر میں رسانہ لامکاں با یک نظر
فخر حق نور است ذات از ذات نور کل مخلوقات شدر وشن ز نور
آئے جہاں عزیز! فقیر ابتداء سے لے کر انتہا تک مطلوب کی طلب
میں ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اگر فقیر کو ول۔ عزت۔ قطب۔ اوتاد یا ابدل
کا مرتبہ یا دُنیاوی یا آخر دی مرتبہ دلویں۔ تو اس نا سوتی کیتے
کی طرف ہرگز نکاہ نہیں کرتا۔ اس کی تعریف سلطان الغفران اللہ پر
ہوتی ہے۔ اور فقیر کی مجلس اولیاء اللہ سے ہوتی
ہے چ

پس جانا چاہئے کہ فقیر کس کو کہتے ہیں۔ اور فخر سے کوئی نسی چیز حاصل
ہوتی ہے۔ اور خود فقر کیا ہے؟
 واضح رہے کہ فقر کے دو گواہ ہیں۔ ایک نفس مُرده، دوسرے قلب زندہ
جو خواب میں بھی جاتا ہے۔ اور دیوار حضوری کی روایت سے مشرف اور
پاشور ہوتا ہے۔ جو شخص عرق فی التوحید ذات نور اللہ ہے وہ جانتا ہے
کہ اس کی مثل ہی نہیں ہو سکتی۔ دوسرا گواہ فقر کا معرفت لا ہوت اور
لامکان کے مرائب، چار مسے یک مچھلی تک کامرا قہ۔ دو لذ جہان کی

بادشاہی۔ قرب الٰہی۔ مشاہدہ شاید حال اور وصال لازم وال کے ہے ۔ اسے جان عزیزاً واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے اپنے فضل و کرم سے کسی طالب کو حضرت محمد مسیح سُول اللہ صلی اللہ علیہ و آله وسلم کا حضوری بنانا چاہتا ہے ۔ تو جس وقت وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشہر ہوتا ہے ۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے مومن، مسلمان، کل مخلوقات اور تمام زندہ اور لذشتہ اولیا نے کرام کی رو جیں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوتی ہیں ۔ اور مجلسِ مبارک اللہ لا إلہ إلا اللہ محمد رَسُولُ اللہ کے ذکر اور نص، حدیث اور تفسیر کے بیان سے آراستہ ہوتی ہیں ۔ اسی وقت قدرت الٰہی سے نوری نوری خوبونز سے خواص و عوام کے کھانے کے لئے جاتے ہیں ۔ ان میں سے ہر ایک کھاتا ہے ۔ جن کے کھانے سے علم احمد و احمد عاتناہی کا سبق جو مطلق علم الف ہے ۔ تھوڑے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پی زبان مبارک سے تعلیم فرماتے ہیں ۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی کرنے کی تلقین عطا فرماتے ہیں ۔

بعد ازاں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صدق بخششے ہیں ۔ اور بعد آزاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عدل بخششے ہیں ۔ پھر حضرت شہزاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجا بخششے ہیں ۔ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ ماہ پکڑ کر سلطانِ الفقر کے حوالے کر دیتے ہیں ۔ اور حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلق بخششے ہیں ۔ پھر فقر کا مرتبہ نصیب ہوتا ہے ۔ بعد ازاں انبیاء اور اولیاء کی ہر ایک روح سے مسانده اور ملاقات ہوتی ہے ۔ یہی مرتبہ فقر کی تمامیت کا ہے ۔ اکدامہ

الفقر و فہم اللہ

پس عارف باللہ اہل توحید مرشد کامل قادری وہ ہے۔ جو ایک کھڑی یا ایک دن میں یہ تمام مرتب اسم اللہ ذات کے حاضرات یا توجہ یا نظر یا تفکر سے خالب اللہ کے نصیب کرے۔ اس قسم کی توفیق اور قوت طریقہ قادری بھی ہے۔ جو کوئی اور دعوے کے، وہ حجوماً اہل حجاب ہے:

حَدِيثُ الْفَقْرِ فَخُرِّي وَالْفَقْرُ مِنِّي فقر میر فخر ہے۔ اور فقر مجھ سے ہے، فقر کافی ہے۔ ہزاروں میں سے ایک ہی ہوگا۔ جو فقر کی انتہا کو پہنچا ہوئے

مَنْجَشَدَ فَقْرَ رَفِخَنْهَى خَدا
فَقْرَ دَامِيمَ يَا حَضُورَى مُصْطَفَا!

اللہ میں باقی ہوں ہے۔
محنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ یہ بات میری حالت پر وارد

ہے پاً واضح رہے کہ کشتی میں پانی کا ہونا کشتی کے لئے موبہ بلکہ
ہے۔ اور کشتی کے نیچے ہونا یستی ہے۔
مرتبے چار ہیں:-

اول فنا۔ دوسری فنا فی الفتاد۔ سوم بقد چہارم بقا بالبیقا
جو ان چاروں سے گذر جائے وہ ساتوں قلعوں کے لائق ہوتا ہے۔
استغراق فنا فی اللہ میں خیر کامل ہوتا ہے۔ اے احمد! اللہ بس
باقی ہوں ہے

بادہ بہ دار یہ، با میدارہ ران
ایں مرتب عارفان حق جان بانز

جیکہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہے
 قافیہ اندیشہم دردار من گویم میندیش تر جنہ درو من
 حرف چہ بود تا تو اندیشی ازاں حرف چہ بود خام دیوارے ازاں
 حرف و صوت و لفظ را بہ بھرم فرم تاکہ بے ایں ہر سہ با تو دم زخم
 آں ذکر کر آں دمش کر دم نہاں با تو گوئیم اے تو اسرار چہال
 آں دم را گہ نگفتم با خلیل داں دم را گہ نہ ند جہریل
 آں دم نے کز دے مسیحا دم زند حق زعزعت نیز ناہی بھم زند
 با چہ با ستم و رلغت اثبات و نفی من نہ اثباتم منہم بے ذات وی
 در بیسی دننا کسی حق مے یافتہم بس کسے درنا کسی و بیسی در یافتہم
 نیز مولوی صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ہے

کفر گیر د کامل ملت شود
 ہر چہ گیر د علیتی علیت شود

واضح رہے کہ کامل اُس شخص کو کہتے ہیں جس کے تصرف میں کل وجہ و
 ہو۔ چنانچہ دونوں جہاں اُس کے قبضے میں ہوں۔ پس فقیر لا یحتاج کو کامل
 کہتے ہیں۔ چنانچہ با تو فیق مرشد طالب اللہ کو طریقہ کی توجہ کے طے کیتے ہیں
 سرے لے کر پاؤں تک پیٹ کر دل کی آنکھیں کھولتا ہے۔ اور تحقیق
 کی آنکھوں سے معرفت فی الحقیقت فی اللہ کی توحید میں پہنچکر طیروں سیرتیں
 معرف باللہ بانظر سے بہ نسبت ہوا اور بھلی کے تبیر و درڑتائے ہے۔ دونوں جہاں
 سے اس طرح گذر جاتا ہے۔ کہ مزارِ دل صاحب نظر دیکھتے رہ جاتے ہیں۔
 اور ایک پک میں قرب اللہ کے حضور کے نصت و در میں
 پہنچا دینا ہے۔ یہ مراتب علیاء معرفت باللہ اور ولی اللہ
 کے ہیں ہے۔

فقیر روشن ضمیر اولادِ امر کا دونوں جہاں پر غالب آنا، اسم اللہ ذات کے

لتصور۔ تفکر اور توجہ بغیر محال ہے۔ فقیر کے یہ مراتب وصال لازمی
ہے۔ جو مرشد طالب کو نظر سے مست اور دیوانہ کرے گے۔ جیسا کہ دیوانہ
کرتا کر دیتا ہے۔ وہ ناقص ناتمام اور ادھورا ہے۔ اور حضور می اللہ
کی معرفت کے قرب سے بیگانہ ہے۔ اگرچہ دیوانہ طالب جو
حق سے بیگانہ ہے۔ جان وال صرف کر کے گھر کو ویلان کر دے
تو بھی اس قسم کا تصرف فائدہ بخش ہتھیں ہوتا۔ کیونکہ اُسے معمود
کا قرب حاصل نہیں ہوتا۔

گر مرشدے جاہل بود شیطان مثال اہل شیطان را بآش حق وصال
مرشدے جاہل بود اہل از خبیث بخیر قرآن از نفس و حدیث
مرشدے جاہل بود شیطان مرید مرشد عالم مثل باشد با یتیرد
 واضح رہے کہ علم کے تین حروف میں ع سے علم پڑھنا۔ ل سے لطف
کرنے اور هر سے معرفت اور رحمت کو پہنچتا ہے۔

پس علم کے تینوں حروف سے علم، لطف اور معرفت رحمت وہی شخص
حاصل کرتا ہے جسے اسم اللہ اور اسم حضرت محمد سرور کائنات صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتقاد اور اعتقاد ہو۔ اور سچ جانے اور دونوں
اسماء کے آداب کو ملاحظہ رکھے۔ اور مرشد کے فرمان کا یقین کرے۔ تب
اسم کا نفع وجود میں ظاہر ہو گا۔ اور تاثیر بھی ہو گی۔ اور روان بھی ہو جائے
گا۔ اور سکونت کر لے گا۔

پس جو شخص اسم اللہ ذات اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتقاد
نہیں کرتا۔ وہ رحمت میں پڑ کر مردود۔ مرتد اور زندiq ہو جاتا ہے۔
 واضح رہے کہ کلمہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ایک اسم ہے
جس تک کامل مرشد دن رات طالب کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور طالب
ظاہر و باطن میں اُسے حاضرا اور غالب نہ چاہئے اور سماشہ نظر نہ کرے۔

تک طالب قرب الٰی حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ لاہ معرفت کی اور قرب توحید کی استقامت سے ہے۔ اس واسطے قرب مع اللہ میں پوری استقامت رکھنی پڑتی ہے۔ اور فی سبیل اللہ قیامت تک ملامت اٹھانی پڑتی ہے۔ یہ مخصوص بحواری بوجوہ ہے۔ قدرت سُجَانی لامکان کے اسرار میں۔ حد ایسی جمیعت ہے جسے نزدِ عالی ہے۔ اور تھہ پریشانی مخصوص بحواری اور قہار می ہے۔ جیسا کہ اس آیت کریمہ سے واضح ہے :

وَلَهُ تَعَالَى إِنَّا عَرَضْنَا لَكُمَا أَمَانَتَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَأَلَادُرُونَ حِنْ وَالْجَيَالِ
قَابِيَنَ أَنْ يَجْعَلُنَّهَا وَأَشْفَقُنَّ مِنْهَا وَحَمَلَهَا إِلَإِنْسَانٌ إِنَّهُ
كَانَ ظُلُومًا جُحُودًا لَّا طَمَنَ نَفْسٌ أَبْيَنَ إِيمَانَ نَهْمَنَ اور
پہاڑوں کے میش کی، پس اُنہوں نے عاجز آ کر انکار کیا۔ لیکن انسان
نے اُسے اٹھایا، بیشک وہ ظالم اور جاہل تھا) :

قولہ تعالیٰ لے۔ فَاسْتَغْفِرْمَ كَمَا أُمِرْتَ (جس طرح تجھے حکم
دیا گیا۔ اُسی پر فائِم رہ) :

قولہ تعالیٰ لے۔ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَئِي الْأَمْرِ
منْكُمْ (اللہ اور اُس کے رسول اور اپنے میں سے حاکم وقت
کی تابع داری کرو) :

لیکن اُطیعو اللہ صرا ہیں، جو طاعت بہدار ہیں۔ اور اُطیعو
الرسُولُ بھی طاعت بردار فقیر ہے۔ جو عالم باللہ ہے۔ وَأُولَئِي
الْأَمْرِ مِنْكُمْ بھی فقیر ہے۔ جو خلیل اللہ ہے) :

اکم اللہ ذات کے تصور سے یہ قرب الٰی تک پہنچاتی ہے۔ بہت
سے لوگ عشق و عاشقی کی لاف مارتے ہیں۔ لیکن عاشق صادق پتاروں
میں سے ایک ہوتا ہے۔ جو جان ثار ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ نفس، ظاہری عبادت، ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ کشش

کرامات۔ درد و نمائش اور تلاوت قرآن کو فنبوں کرتا ہے۔ ان میں سے ہر کب نیک عمل باعث ثواب ہے۔ لیکن نفس اللہ ذات کے تصور کو جو قرب مع اللہ اور معرفت و صال ہے، قبول نہیں کرتا کیونکہ اسم اللہ کا تصور نفس کے لئے موٹ اور اس کی قتل کے لئے بیرونیہ تلوار ہے اس طریق میں تصور با تو فیق تحقیق ہے۔ اسم اللہ ذات کے مرقوم کی مشق ذات و صفات کے تمام مقامات کو روشن اور واضح کر دیتی ہے ہ

جس مرشد کو اسم ذات کا تصور حاصل ہے۔ وہ جس مقام اور مرتبے پر طالب کو پہنچانا چاہیے پہنچا سکتا ہے ہ

واضح ہے کہ ہر ایک طریقے کا طالب مرید مجاہد، زیاضت اور رنج کش ہوتا ہے۔ لیکن قادری طریقے میں مشاہدہ حضور سے گنج بخش ہوتا ہے۔ لیں اہل گنج والے رنج کی مجلس راست نہیں آتی۔ نیزہ ایک طریقے میں مذکور کا ذکر ہوتا ہے۔ لیکن قادری طریقے میں قرب مع اللہ اور معرفت حضور ہے۔ پس اہل مذکور اور اہل حضور کی مجلس راست نہیں آتی ہ

واضح ہے کہ نفس روح مقدس کا دشمن ہے۔ جو معرفت الہی سے پر نور بنے اور ناپاک دنیا، دین اور اسلام کی دشمن ہے۔ ان غیتوں شخصوں کا علاج تصور با تفکر اور مشق وجودیہ ہے۔ وہ مسکاں سلوک کو نہیں ہے۔ جو بے نصیب کو مجلس محمدی دصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا کر سکتا ہے۔ وہ یہی تصور ہے اور یہی فقراء لایحتاج کے مرتب ہیں ہ

گر بگویم شرح شوق خود عیال
یعنی کس زندہ نہاند در جہساں

اللہ بس بانی ہوں ہ

بیان

اُردو ترجمہ کتاب عین الفقر

یہ کتاب پر از اسرائیلی عاشقوں کی جان صادقی کا ایمان حضرت سلطان باہو قدس اللہ سرہ العزیز کی اعلیٰ تصنیفات سے ہے۔ اس میں صفت عیں الرحمۃ نے نہایت شرح دبیط کے ساتھ مسائل تقدیر کو بیان فرمایا ہے۔ جو صاحب علم تقدیر کے شانی ہوں ان کا فرض ہے کہ اس کو بہا کو خرید فرمادیں۔ نہایت خوش خدایت یہ فرمایا ہے۔

اُردو ترجمہ کتاب حجا السنه النبی

یہ کتاب بھی حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز کی تصنیف، لطیف سے ہے۔ اس میں حضرت نے بعض مسائل تقدیر کو نہایت بدگل سے بیان فرمایا ہے۔ بیان مولانا ماسٹر ایڈ جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نے یک لسان عظیم فرمایا ہے۔ قیمت ۶۰ روپے۔

اُردو ترجمہ کتاب کنجخ الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز کی تصنیف سے ہے۔ اس میں حضرت نے طریقہ قادریہ کی اور طریقہ قادریہ کے اقسام حسب دنیا کے متعلق ایک حکایت پیاس کا بیان وغیرہ لکھ کر ہابان مولا پر ارجمند عظیم فرمایا ہے۔ قیمت ۱۵ روپے۔

اُردو ترجمہ کتاب حجت الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باہو قدس اللہ سرہ العزیز کی تصنیف لطیف سے ہے جس کی نہایت علم و مدد ترجمہ کیا گیا ہے۔ ترجمہ بڑیت ہے۔ ہابان مولا کے نئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ قیمت ۲۰ روپے۔

اُردو ترجمہ کتاب اورنگ شاہی

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف سے تابل وید ہے۔ قیمت ۱۰ روپے۔ اللہ والے کی قومی دکان لائبریری پازار لا جبور ملنے کا پتہ ہے۔

اُردو تحریح کتاب محدث الاسرار

یہ بارہ کرت رسالہ حضرت سلطان باہو^ر کی تصنیف سے ہے۔ طالب ان موئے اور
ماشقاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پیر و شیخ ہے۔ قیمت ۱۰/-

اُردو تحریح کتاب کلیند التوحید

یہ بارہ کرت رسالہ حضرت سلطان باہو نہ دس اللہ سترہ العزیز کی تصنیف سے ہے۔ محدث علیہ الرحمۃ نے اس
رسالہ کے دیباچہ میں دعوئے کیے ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اس سلسلہ رحمت، رسالہ کو بغور پڑھے اور اس پڑھ کرے۔ اگر
بچے علم ہے تو عالم یا مفتیر ہو۔ اگر ناقص ہو تو پیر طریقت، بنے۔ اگر فقیر ہو تو غنی بنے۔ محدث علیہ الرحمۃ نے یہ میں
فرمایا ہے۔ کہ یہ گنجینہ اسرار الہی سمجھم خدا۔ (العام) اور بینظور یتھے جناب سرور کائنات لکھا گیا ہے۔ اسی حد
سے اس کا نام کلیند التوحید رکھا گیا ہے۔ قابل دید اور لا جا ب کتاب بے نیات خوش ہے۔ قیمت ۱۰/-

لوران کل کشف الاسرار

۱۰/-

محکم القصر

یہ تینیوں رسالے ہی میں حضرت سلطان العارفین سلطان باہو کی تصنیفات سے ہیں۔ جن کا نارسی سے اُردوجع
کرایا گیا ہے۔

اُردو تحریح کتاب عقل بیدار

یہ کتاب بھی حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز کی تصنیف سے ہے۔ اس میں حضرت نے
اتہم منیل تقدیر کو بینظیر طریق سے بیان فرمایا ہے۔ قیمت ۲/-

علنے کا پتہ۔ اللہ والے کی قومی دکان کشمیری بازار لاہور

اس کے تمام حق صورت درجی اگر مجرموں میں مذکور کئے ہوں تو کتب کے نام محفوظ ہیں۔

سیلسیات تصویر نمبر (۶۹)

اُرد و فر جمیعہ بحثا

نور الہ

تصنیف لطیف

قدوہ اتساکیں ہنہ العافین کتاب شتا قاب غنیمہ فخر عاشقان آستانہ قادریہ
عاليہ حضرت سلطان باہو قدس سرہ

الشوالی کی قومی دکان جڑو

ماں ملک پین الدین خلف الرشید ملک فضل الدین
اچھر کتب کشمیری بازار لاہور نے
دشتان روں نہج انہوں صفتے صولہ ملکہ سرکار
بصوت زندگی پا گئوہ اُرد و فر جر کا کر
نیلی پریں لہور میں طبع کرا کر شائع کیا

فهرست کتب تصویف

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
تصنیفات حضرت باتقی بالله صاحب	۱۰۰	حضرات القدس کامل	۱۰۰	ذکر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۰	ذکر یہ مجددیہ باقیہ یعنی زیدۃ نوائے جامی	۱۰۰
مکتوبات شریف باتقی بالله	۱۰۰	المقات از خواجہ محمد ناشم	۱۰۰	شرح مناجات جامی	۱۰۰	درود شریف شفا	۱۰۰
مشنوی باتقی بالتلخ فارسی	۱۰۰	برہان پوری	۱۰۰	طبع اربعین منتظم موسوی انحری	۱۰۰	سرار الجلیل ق ذکر الحنفی	۱۰۰
لور و حدت	۱۰۰	عذر ہدایت الطالبین یعنی	۱۰۰	تصنیفات خواجہ احمد حسین	۱۰۰	تصنیفات مجددیہ از حضرت امام ربانی	۱۰۰
تعلیم ساک	۱۰۰	حکایت مسلم محمد صاحب	۱۰۰	اصناف تنبیہ دی جنت اللہ علیہ	۱۰۰	عقاید مجددیہ	۱۰۰
ذکرہ عبید اللہ احرار	۱۰۰	حالات مشاریع نعمتیں دی	۱۰۰	تصنیفات خلیفہ	۱۰۰	ذکر مجددیہ الف شلنی محمد بن شاہ	۱۰۰
مکتبہ بات شریفہ ہرسہ دفتر	۱۰۰	عبد	۱۰۰	محمد حسن نقشبندی رہ	۱۰۰	اردو معجم سوانح مری	۱۰۰
اردو معجم سوانح مری	۱۰۰	عبد	۱۰۰	حکایت امام و بانی	۱۰۰	معارف لغتیہ	۱۰۰
سیدا و معاد	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	ملفوظات حضرت غلام	۱۰۰	سیدا و معاد	۱۰۰
کمل المجموع	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	بنی صاحب	۱۰۰	کمل المجموع	۱۰۰
انتخاب مکتبہات شریف فارسی	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	تصنیفات حضرت مولانا	۱۰۰	روضۃ القیوب بہ ہر چہار حصہ از	۱۰۰
تصنیفات خلق ائمہ و محدثین	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	جامع صاحب رحمۃ اللہ	۱۰۰	خواجہ کمال الدین صاحب	۱۰۰
روضۃ القیوب بہ ہر چہار حصہ از	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	تفصیلات المنشی	۱۰۰	اویاد کے حالات	۱۰۰

اُردو ترجمہ کتبۃ الہدی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الم جہان کے پروار و گار کا شکر ہے اور خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل واصحاب اور اہل بیت سب پرورد وسلام ہے
 واضح رہے کہ کشف، گرامات، درجات، تحقیقات، مشابدات،
تجددات، صفات، ذات، توحیدات، فقیر بتدی، متوسط اور نفیہ،
علم اليقین، تزکیۃ النفس، عین اليقین، تحمل روح فنا فی اللہ، تحمل سر بغاۃ اللہ
خواص اسرار الہام، دہم، ولیل، ذکر، غکر، قرب، وصال، مستی حال، احوال،
حضور، مذکور، محاسبہ عادوں، اعلاء - اور حجیوں کے ٹیکے مراتب - استدرج
شک، کفر، خطلات نفسانی، محبیت شیطانی، قبض و بسط - خذب مشاہدہ
عبرت، شوق، استیاق، دعوت - سلک سلوک، سالک مجدوب، سالک
موصول، واصل - شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت - سهو، شکر، طیہ،
سر، اسم اللہ کا تصور - فنا فی اللہ، فنا فی الرسول کا تصور - فنا فی ہوہ - فنا فی فقیر
فنا فی اشیخ، تصور، تصرف خفاائق - طالب، مرشد، پسر اور مرید - میں سے
ہر ایک کے مقامات کے خند کلمات میں سے ہر ایک کو قرآن حدیث اور
شرع محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے موافق تحقیق کر لیا ہے اور
آزمایا ہے - اس میں کسی کسی کوئی خلاف بات نہیں - اور نہ
لاف زنی ہے :

صاحبِ تصنیف یا ہو معاون کاموئی، لا مکانی غوطہ خورابیں
یا منسیب عرف اعوان نے حضرت سلطان باوشاہ خلائق پیاہ محی الدین
اور نگز زیب باوشاہ نازی عادل، بادل، زاہد، عابد، اسرار ربانی
سے واقف، علم سنجانی سے آگاہ، کے زمانے میں یہ کتاب تیار کر کے
اس کا نام نور الحمد می رکھا۔

بر کتابے ملکتہ از نور الہمہ
هر حرف اسرارستے از خدا
عارف بالله شوی و اصل تمام
اسم اللہ کنْ تصویر عین بیک
اسحیم اللہ پس نزاد بگیم گو
با تو گویم بشنوی اے ہو شمند
در بحر دل غوطہ خور دکنام شو
خلق انسان و بکر الشیان کا و خر
ہمذشیں شیطان مششوی دل سلیم
تاشوی از نشر ایشان و اماں
ذکر و فکر و خلوت و لور گن
وز محبت عاشق دلیش باش
والسلام علی امن انیح الحمدی جس نے ہدایت کی پیروی کی اُس
پر السلام ہو ہے

پنج باب است پنج گنج ایں کتاب
ہر کہ ایں راخواند و اصل شدشتاً

سببِ تصنیف کتاب

یہ کتاب اس واسطے تصنیف کی گئی ہے کہ سیاک غلطی نہ کھائیں اور مگر اسی میں نہ پڑیں۔ اگر باطن میں بموی دلیل اور نتیل نہ ہو تو - تو تمام سالک کافر ہو جاتے ہیں

حدیث کل باطنِ مخالف لظاہر فہم یا باطل جو باطن ظاہر کے مخالف ہو وہ باطل ہے پ

حدیث کل طریقہ ردِ تھاشریعت فہی زندیقتہ جس راہ کو شریعت رد کرے وہ کفر کی راہ ہے پ

اس کتاب میں قیروں، درویشوں، مشائخوں کی گھسوٹی ہے اس میں ناقص اور کامل پیر اور پختہ اور خام مرید میں سے ہر ایک کا مفصل حال انشاعر اللہ بیان کیا جائے گا ۹

جاننا چاہئے کہ فقیرِ دوستم کا ہے (۱) صاحبِ ریاضت (۲)

صاحبِ احجازت ۹

صاحبِ ریاضت وہ ہے جو رات کو جاگے اور دن کو روزہ رکھے جب تک ایسی ریاضت سے دن بدن روپیت کے راز، لامکافی ہوتی کام شاہدہ، اور انبیا، اولیا، اہل اللہ مومن، غوث، فطب کی رُوحانیت کی جمعیت لور و رجات و طبقات حاصل نہ ہوں۔ وہ صاحبِ ریاضت نہیں بلکہ راہنما ہے کیونکہ ایسی ریاضت کا طالب عزت اور مرتبے کی مگر اسی کے جنگل میں ہے۔

اے منزدوري میں بہشت یعنی والے زاہد اور زہد و ریاضت اور

ہوائے نفسانی کے مخمور بائیگی، فقیر کے لئے ان دونوں باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ ایک وصال الہی کا قرب حضور، دوسرا رواح اہل قبور کی سنجیات کی دعوت۔ جس میں یہ دونوں باتیں ہوں گی وہ کسی کا محتاج نہ ہوگا۔ اور نہ کسی سے ڈر لیگا۔

اسم اللہ مے پردہار الحضور

مشکل آسال بلشیود زار اہل قبور

جو پیر باطن کا خام اور نامکمل ہے، اس میں یہ دونوں باتیں نہیں ہوں گی: حدیث السکوت حرام علی قلوب اولیاءہ اُس کے ولیوں کے دلوں کے لئے چب رہنا حرام ہے:

قول تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ اتعتھ کم اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری پرہیزگاریاں تمہیں معزز نہیں کی پڑھتے۔ صاحب اجازت فقروہ ہے کہ جس کی نشانی کوں فیکوں ہے۔ یعنی جس چیز کو کہتا ہے کہ ہو جا۔ وہ حکم الہی سے ہو جاتی ہے:

حدیث لسان القراء سیف الرحمن فقروں کی زبان اللہ تعالیٰ کی تلوار ہوئی ہے:

قوله تعالیٰ محل یوم ہو قی شان اس کی شان شان ہے۔

صاحب اجازت فقیر کی ایک بات چالیس چلوں کی ریاضت سے

بہتر ہے:

مرشد کامل پیر مکمل، عارف باللہ اور فنا فی اللہ وہ شخص ہوتا ہے کہ اگر طالب اللہ کو ریاضت کرے تو سالہا سال تک۔ اور اگر مہربانی کی نگاہ کرے تو ایک لمحہ میں وصال کرادے۔ جس پر نوازش کرے اُسے ایک ہی اعظم میں اپنے مرتبے تک پہنچا دے:

سنوبسجھانی شہباز، مکھی اور مرغی کے گھر میں نہیں سما تا ہے
مجاہد وہ ہے جس میں مشاہدہ ہو، نہیں تو بے فائدہ ہے۔
خاص ریاضت وہ ہے جو مرشد کی اجازت اور اس کے حکم سے کی
جائے۔ ایسی ریاضت سے بھوک پیاسن اور ماسوںے اللہ کے خطرات
مل سے دور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اہل اللہ کی خود اک مجاهدہ اور خواب
حضور مشاہدہ کا استغراق ہوتا ہے:

ریاضت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) نفس کی فنا کے واسطے (۲)
نام و ناموس اور رجوعات خلق کے لئے جس میں نفسانی خواہشات
زلف و خال کیستی، حسن و عشق کی قیل و قال، سرود و سماع،
دیوانگی، سرپاؤں سے ننگا رہنا، ڈاڑھی چٹ کرانا، آہیں لینا،
روکر کپڑوں کو پھاڑنا، شراب پینا، اور نماز کا ترک کرنا ہوتا ہے۔
یہ تمام علمتیدن خام مرشد اور ناتمام اوصورے طالب کی
ہیں۔ طالب میں حسب دلیل اوصاف ہونے چاہئیں:-

(۱) قرآن کا حافظ ہو۔ (۲) فضیلت اعلاء درجہ کی رکھتا ہو
(۳) حوصلہ وسیع ہو۔ (۴) ہر علم سے باخبر ہو۔ (۵) صاحب
دانش آشنا ہو۔ نہیں تو ہزاروں بابوں کا ایک ہی نگاہ سے
دیوانہ بنا دینا کو نام مشکل کام ہے۔ طالب علم کسی امتحان کے
سو طالب نہیں ہوتا۔ اور اگر طالب ہو جائے تو اس کا یہ فعل
سب سے بہتر ہوتا ہے:

حدیث الجاہل کجعل بیوت فی فعمله۔ - جاہل گھبہ لیے
کی طرح ہے جو اپنے کام میں مرجاتا ہے۔ یعنی کسی ویسے کی ترقی نہیں
کرتا ہے

حدیث۔ الشیع شیع والجاہل لیس بشیع چیز تو بھر بھی

جیزیر ہوتی ہے لیکن جاہل کچھ چیز نہیں:

قوله تعالیٰ والراسخون في العلم وہ لوگ جو علم میں پکتے ہیں،

قوله تعالیٰ اوتوا العلم رحبات ان کو علم کے درجے تجیئے گئے

میں:

حدیث - حیات تعالیٰ س بالروح و حیات الروح بالعقل
 حکمت العقل بالعلم انسان کی زندگی روح سے ہے اور روح کی
 زندگی عقل سے اور عقل کی زندگی علم پر منحصر ہے:
 علم اگر نفس پر استعمال کیا جائے تو اس کے حقوق میں سائبنا کا سا
 عمل کرتا ہے اور اگر روح کے بارے میں استعمال کیا جائے تو بنزلہ بارہ کے ہے۔
 عالم وہ ہے جو حق اور باطل میں گما حقہ تمیز کر سکے۔ حدیث خدعا
 صقاد دع ما کی درج صاف ہے لے اور جو میلا ہے وہ چھوڑ

دے:
 کیا تجھے معلوم ہے کہ علم کیا شے ہے سنبھالم رفیق اور غنوہار
 ہے۔ بے علم زاہد شیطان ہے۔ علم جان کا مونس ہے، بے علم
 زاہد شیطان ہے:

حدیث من ترہد بغیر علم جن فی آخر عمر کا آدمات
 کا فرداً جو علم بغیر زید کرے وہ دیوانہ یا کافر مول مر ترہجید
 حدیث قدسی لوح تخل اللہ ولیا جاہل اللہ تعالیٰ جاہل
 کو ولی نہیں بناتا:

علم عین ہے، اور عین دانش کو کہتے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ
 سے غافل ہے وہ بے ترس، مردہ، اور سیاہ دل والا ہے اور دینار کا
 طالب اور حق سے دُور ہے۔ میسے لوگ اگر سب کچھ بھی حاصل کر لیں
 تو بھی بخیل اور بدبانش ہیں۔

ہرچہ خواہی خوانی و از عالم خوان
اسم اللہ بالو ما ند بھا و د امی

حدیث قدسی اذ اذ کرتني شکوتني و اذ اذ انتي فکفر تني
جب تو مجھے یاد کرتا ہے تو میرا شکریہ او کرتا ہے۔ اور جب تو مجھے
مجھوں جاتا ہے تو تو میری ناشکری کرتا ہے
کسے کو غافل ازو سے یک زمان است
درانِ دم کافراست آمازناں است

حدیث العلام علمان علم المکاشف و علم المعاملۃ و دینی علم
میں ایک علم مکاشفہ اور دوسرا علم معاملہ ہے
کامل مرشد وہ ہے کہ اُس کی پہلی نیگاہ ہی سے چار علم
و واضح ہو جائیں۔ جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ہو جئے
تھے۔ و علم اذ صراحتاً اسماع اور آدم کو نام سکھا دیئے، اور
جس وقت چہرہ دکھائے اپنا علم اُس میں داخل کر دے۔ وہ
چار علم یہ ہیں :-

اول علم تبکیر، دوم علم تاثیر، سوم علم اکیر، چہارم
علم تفسیر ہے

یعنی علمے بہتر از تفسیر نسبت
یعنی تفسیرے بہ از تاثیر نسبت
جب طالب اللہ کے وجود اور اُس کی ذات میں اسم اللہ
جاری ہوتا ہے تو طالب عارف ہو جاتا ہے:-
حدیث - من عرف اللہ لا يخفي علیه شيء جس نے اللہ کو
پچان لیا اُس پر کوئی چیز مخفی نہیں رہتی ہے جو کچھ زمین اور آسمان میں
ہے اُس میں سے ایک چیز نبھی عارف بالشیر پوشیدہ نہیں۔ یہ شرف

محمدؐ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اس پر تمجھہ چینی ذکر اور اللہ تعالیٰ کی طرف رُخ کر۔ قوله تعالیٰ۔ افی وجہت ویجھی للذی فطر السموات والارض حنیفاً و مَا ان امن المشرکین میں نے بک رُخ ہو کر اپنا سُرخ ترین و آسمان کے خالق کی طرف کیا ہے۔ اور میں مُشرک نہیں ہوں ۹

اگر طالب اللہ میں ظاہری علم نہ ہو۔ تو علم اکی تابع داری کرے۔ حدیث ادبی رَبِّیْ مجھے میرے پروردگار نے ادب کھایا۔ المحمد صل علی سیدنا محمد بن النبی الامم ۱۰
قوله تعالیٰ افی اعلم مَا لَا تعلیمون میں اُسے اچھی طرح جانتا ہوں، جس کا تمیں علم نہیں ۱۱

جس کے وجود میں اسم اللہ جاری ہو اور قرار مکٹر جائے پہلے اُسے علم المدفی حاصل ہوتا ہے۔ قوله تعالیٰ وعلم منا هم من لذنا علما اُسے ہم نے اپنے پاس سے علم کھایا۔ اسم اللہ اور اسم اعظم کی برکت سے قوله تعالیٰ اقرأ يا سود بک اللہ خلق خلق الہ انسان من علق اپنے پیدا کرنے والے پروردگار کو یاد کر جس نے انسان کو گندے خون سے پیدا کیا ۱۲

قوله تعالیٰ الوحمن علم القرآن خلق الہ انسان علمہ البیان وہ رحمن ہے اُسی نے قرآن پڑھایا۔ اور اُسی نے انسان کو پیدا کیا پھر ان کو لہ ازا کھایا ۱۳

بغرض ذکر، فکر، تجاهد اور ریاست کے اسم اللہ کے تصور پاراہ باطنی یا اولیا اللہ کی فبر کی تہذیبی سے مجلسِ محمدؐ کے حضور پر نور سے معترز و مشرف کر دیتا ہے۔ اور اُس کی مشکلوں کو حضور سے آسان اور دور کر دیتا ہے ۱۴

حدیث ان الشیطان لا یتمثّل بی من رأی فقد رای الحق
 پیشگ شیطان میری صورت میں نووار نہیں ہو سکتا جس نے مجھے دیکھا
 گو با اُس نے خدا کو دیکھا۔ جو شخص حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 میں شک کر دیکا وہ کافر ہو جائیگا۔ نعوذ باللہ ممنہا ۰

پراؤ سے کہتے ہیں جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی
 کرے اور حضور میں پہنچا دے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم تک پہنچنے میں کوئی عیب نہیں۔ بلکہ یہ سیدھی راہ اور بڑا
 بھاری طریقہ ہے۔ جب تک اس معاینے کو نہ دیکھ لیا جائے، طالب
 اور مردِ مدنی درست نہیں۔ حدیث البریل لا یرید مردی کسی بات
 کی خواہش نہیں کرتا ۰

طالب اللہ تور و حجج توحید کے مقام کی طلب میں ہو۔ اور مرشد نہیں
 پسید کی خاطر دنیا کی طلب میں۔ ایسی صبحت اچھی نہیں معلوم ہوئی۔
 مرشد اور کامل پیر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانند ہے۔
 اور ناقص پیر یا مرشد شیطان کی طرح ہے۔ اُس کی خدمت میں اپنی عمر
 ضائع نہ کروہ را ہزن ہے۔ جو پیر مرشد اس راہ کی توفیق نہیں رکھتا وہ اتنا د
 کے لائق ہی نہیں اس سے تو را ہزن بہتر ہے۔

علم را آموزاً اول بعده ایخا بیا جاہل اس را پیش حضر حق تعالیٰ نہیت جا
 علم حق نور است بود مشائعاً او اثریت علم باید با عمل بعل جرم حق بار نہیت

قول تعالیٰ کمثل الحمار يحمل اسفاراً كدھے کی مانند ہے جو بوجھ اٹھاتا ہے
 اللہ کی راہ کو نہ علم سے تعلق نہ جمالت سے واسطہ۔ یہ تو محض محبت اور
 اخلاص کی راہ ہے۔ اگر علم ہی سے حاصل ہوئی تو اصحاب کھف کا کتنا بلعم
 باعور نہ بتتا۔ اور اگر اطاعت کے متعلق ہوئی تو شیطان کیوں لعنتی بتتا۔
 جس کی مسٹھی میں دونوں جہان ہوں، اُس کو لکھنے پڑھنے اور فلم کر پڑنے کی

کیا ضرورت ہے ۷

علم نجھو صرف خوانی فقہ خوانی یا اصول

جز و صالِ حق تعالیٰ دُور مانی اے جھول

فہیمت کے علم بہت ہیں۔ اور صاحبِ تقوے بیشمار۔ مگر خدا پرست
بہت کم ہیں۔ اور نفسِ پست تو سبھی ہیں ۸

پس اے آدم کے فرزندِ الوتکتے سے کم نہ ہو۔ قوله تعالیٰ وَ
لقد کر منابعِ اد ہر ہم نے بنی آدم کو معزز کیا۔ جو شخص سات روز
اخلاص سے کسی عارف باللہ فقیر کی خدمت میں حاضر ہو دے۔ اس
کا یہ فعل سات سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ کیونکہ فقیر سے دعوای
حاصل ہوئے ہیں۔ دعوای عبادوت یا یصرافون میری دلیل فرآن
ہے اور جاہل کی دلیل کافر اور شیطان ۹

واضح رہے کہ طالبِ علم، علم ہی میں پھنسا ہوا ہے۔ خواہ وہ
صاحبِ تفسیر، تیکیوں نہ ہو۔ اور جاہل اپنیں نہیں ہوا۔ اور کوئی
عاملِ عالم جیب نہیں ہوا۔ عمل کے بھی تین حصوں میں حروف ہیں۔ اور
حلہ اور عمل کے بھی تین تین سب مل کر نہ ہوئے۔ جو جمع ہو کر
وجود کو نیک اور صاف بنادیتے ہیں۔ اور ایمانی افوار سے منور
کر دیتے ہیں۔ اور فقرِ محمدی کی راہ نیک خصالِ فقیر کے سوائے
نہیں کھلتی۔ حدیث العلام حجاب لہ کبیر علم بردا بحاری
حجاب ہے ۱۰

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہم چو شیر
کے بوعلی شیر مسکہ کے بوعلی پیر پیر

جب طالب اللہ، اللہ تعالیٰ سے کیتا ہو جاتا ہے۔ تو دو قدر میان سے
انکھ جاتی ہے۔ اور فقر غیری رُخ دکھاتا ہے۔ اور سب پر دے کھل جاتے

میں ہیں فقیر طلاقت کا ہوتا ہے۔ اول تو ختم و ماتوفیقی الا بیان اللہ جو دو قسم طریقی سوم، ختمی چھارم، زندگی پنجم، تفریقی ششم، ختمی چھوپنے کے اور کام اور شاہ ہے۔ سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کوئی شخص نہیں دیکھا گیا۔ اور جو دیکھتا ہے اُن کی رفاقت اور عنایت سے دیکھتا ہے۔ اور جو ان کی متابعت کے خلاف کرتا ہے وہ دونوں جہاں میں پر لشیان ہوتا ہے کیونکہ فقیر نگینے کی طرح ہے۔ اور دونوں جہاں انکو بھی کی طرح میں۔ فقیر کوئی آنکھوں والا دیکھ سکتا ہے۔ اندھا کیا دیکھے گا؟ حدیث الفقر فخری وَ الْفَقْرُ مِنِي فَقْرٌ مِنْ رَّفْخَرٍ ہے اور فقر محب سے ہے جس کے دل میں ذرہ بھروسیا وی محبت ہے۔ اسے بھی حق حاصل نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ طالبِ وصال بن سکتا ہے۔ جو شخص یہ دعوے کرے کہ دین اور دنیا دونوں عطا ہوئی ہیں۔ وہ غلط کہتا ہے اور خطاب پر ہے: حدیث حب الدنیا والدین لا يسعیان في قلب كلامہ کالہاء والناار في اقامه وَا حد دین اور دنیا کی محبت دونوں کی بھی ایک دل میں اکٹھی نہیں رہ سکتیں، جس طرح کہ آگ اور پانی ایک ہی بہن میں جمع ہیں ہو سکتے ہے

مرازہ پر طریقت بصحت بیان و است
کہ غیر بادخشد اہر حیث بیان و است
حدیث الدنیا مناہ و العیش فیہما احتمام دنیا خواب کی طرح ہے
اور اس کی عیش اختلام کی مانند ہے :

بیان

**مدحیۃ القلب کے ذکر میں اور شریعت نبوی
صلی اللہ علیہ و آله و سلم کی متناسب اور مذہب کا بین**

ظیح رہے کہ قلب گھر کی طرح اور ذکر الہی فرشتے کی طرح اور حجت فی نیا
کے خطرات گئے کی طرح ہیں۔ جس گھر میں کتنا ہوتا ہے وہاں پر فرشتہ
داخل نہیں ہوتا۔ حدیث لا یپدخل الملائکۃ فی بیت الكلب سے
دل بیکے خانہ ایسیت رباني خاتم دلو را چہر دل خوانی
حدیث الدنیا چنفۃ و طایہا مکلا ب دنیا مروار ہے اور اس کے
طالب گئے ہیں۔ قلبی ذکر مروار خوروں اور کتوں کے لائق نہیں حدیث
الذکر شئی طاہر کا یستقر الامکان طاہر ذکر الہی ایک پاکیزہ
شے ہے جو پاک مکان کے سوا کہیں قرار نہیں کر سکتی ہے
دل کعبہ اعظم است مکن خلیل ازمتیان
بیت المقدس است مکن حلی بنگران

جاننا چاہئے کہ اکثر لوگ اپنے تیئں قلبی خواکر کرتے ہیں۔ جو دل کی
جنیش کو قلب کرنے ہیں۔ اور دم کو بند کر کے دل کو تسلی اور گھننختے
ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ جنس ہے۔ وہ بالکل غلط کرتے ہیں۔ یہ جنس
نہیں بلکہ عبیث ہے۔ اگرچہ قلب جنیش کرنے لگتا ہے۔ اور ذکر
الہی سے ہرگز، یاں، گوشت، پوسٹ، معتبر اور پڑیوں میں
ظاہرا ذکر مُسنا فی دینے لگتا ہے۔ لیکن اس کا کچھ

فائدہ نہیں اور اس کو ذکر قلبی نہیں کہتے۔ یہ تو ذکر کی بگردی کی وجہ سے تپ لرزہ ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ ہمیشہ ہی ہو۔ جب تک بے مشاہدہ ہے۔ نامکمل ہے۔ قلبی ذکر کوئی آسان کام نہیں۔ قلب میں ایک طبی دلایت کا تماثا اور اسرار نظر آتے ہیں۔ جب تک اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت ذوق اور شوق نہ ہو۔ اور اقی اناللہ درایت فی قلبی ربی کا مقام، وصال کی معرفت، قرب صمیر، ظاہری و باطنی نظر، حضور ذات کی تجلیات اور مشاہدات حاصل نہ ہوں۔ اور کامخت و لا محظی نہ ڈرو اور نہ ٹکلیں ہو، کا الہام اپنے کانوں سے نہ مخنسے۔ اور دس لاکھ ستونزار بلکہ بے شمار مقامات جو قلب میں ہیں۔ ان کے نور کے خزانے نہ ٹھلس، اور ظاہری اور باطنی آنکھ ایک نہ ہو جائے اسے قلبی ذکر نہیں سکتے۔

خلق را طاعت بود از کتب نن

عارفان را ترک نن طاعت بود

بیرون کہ بدن اور طاعت ظاہری اعضا کے متعلق ہے۔ اور قلب اس بات سے فارغ ہے۔ اے مردو! اس بات کی کوشش کر کہ تو مردو! کے مرتبے سے نکل کر مرد کے درجے کو پہنچ جائے پ!

مرد و اکون ہے اور مرد کون؟

سکو! مرد جادہ ہے، جو مجاہدہ کے میدان میں کمر باندھ زدہ لگا توار سے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں لیعنی نفس اور شیطان سے اڑے۔ اور مرد وہ ہے جو بے مجاہدہ فتح القلب توجیہ کی توار سے ان غیار کا سریکبارگی قدم کروے۔ اور امدادی کے مخصوصے سے آسودہ ہو جائے لیعنی استحامت کرامت سے بہتر ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مردو! سے ذکر قلبی زیادہ ہوتا ہے وہ باخلی

جھوٹ کہتے ہیں۔ حق کی تلاش نہیں کرتے۔ ان کا فلب بے معرفت ہے اور باطل طلب ہیں۔ نہ ان لوگوں کی ابتداء ہے نہ انتہا۔ اہل بدعت خدا سے دور ہیں۔ کیونکہ سرود و سماع اور رقص شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برخلاف ہے۔ جو صاحب قلب عارف باللہ بھر مکاشفہ میں غرق ہے۔ اسے کوئی آواز بھلی معلوم نہیں ہوتی۔ اگرچہ داؤدی گلہ ہمی کیوں نہ ہو۔ اس واسطے کہ سرود طاہر سے تعلق رکھتا ہے اور قلب باطن سے۔ اور نیز امن واسطے بھی کہ سرود کی ابتداء کافروں سے ہے۔ اور انہیں کی یہ رسم ہے کہ بت خانے میں بتوں کے سامنے سرود کرتے ہیں۔ اور سرود کا انجام دجال ہے۔

گھر سرود مبارکہ دلت ہست نفس دہوا

ایں ہواراںے را در کے خدادار دروا

واضح رہے کہ تلاوت قرآنی۔ ذکر رحمائی۔ اذان۔ نماز اور روزہ شروع کرتے وقت رحمت اللہ نافذ ہوتی ہے۔ اور سرود۔ کفر۔ بدعت زنا۔ زنار۔ زناب۔ کھیل اور منہیات کے وقت لعنتِ اللہ نماز ہوتی ہے کیا یہ درست ہو سکتا ہے کہ مجلس تو اہل رحمت کی ہو۔ اللہ کا ممکن اہل لعنت

کے ہوں۔ نہ کچھ کہ رہا ہے وہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رو سے کہ رہا ہے۔ کوئی حسد و کینے کی رو سے نہیں کہتا۔ حدیث الساکت عن الحق شیطان اخ رس جو حق کرنے سے خاموش رہے وہ شیطان اخ رس ہے۔ جب تک خط و حال کا حسن پرست اور جمال و وصال کا نظارہ دیکھنے والا ہے۔ تب تک حق الیقین کی راہ سے بہت دور ہے۔ ابھی ناتمام۔ ادھورا اور نامکمل ہے اور اپنی خودی میں مستہ ہے۔

ولایت دل میں داخل ہونے کی کوئی راہ ہے؟ اور اس کا سینجا
کون ہے؟ اُول اسم اللہ کا تصور۔ دوسرے عارف باللہ مرشد کی نظر۔ کیونکہ
اسم اللہ کے تصویر الحرف قافی اللہ مرشد کی نظر سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی
جو مقامات ذات و صفات اور درجات ہیں جسیں اس پر واضح ہو جانتے ہیں؟
عارف باللہ کے کتنے ہیں؟ یعنی مرشد کامل کے کیا معنی ہیں؟ کامل
مرشد وہ ہے جو طالب اللہ کو ظاہر و باطن میں خدا کی منح کی ہوتی باقاعدہ سے
بانپر کھتے۔ کیونکہ سنت کا زندگانی اور بدعت کا مازنا۔ اور عل کا زندگانی
اور نفس کا مازنا، سب کچھ اس کے تصرف میں ہوتا ہے پس حسوس ہے
کہ ذکر اور ظر کی کیا ضرورت ہے۔ جو شخص صاحب حضور پر نور مہمیشہ
مسرور، باطن معمور اور صاحب مغفور ہے اسے کس بات کی ضرورت ہے
یہ راتب فقیر کو حاصل ہوتے ہیں۔ یہاں پر عقل اور تدبر کا کچھ دخل نہیں۔ اس کا
مرتبہ ان اللہ علیٰ کل شیٰ قدید ہوتا ہے:

پس ذکر قلبی کے لئے دم بند کرنا کافروں اور اہل زمار کی سیم ہے
جن کے کاموں سے ہزار مرتبہ استغفار ہے۔ یہ طریقہ نیلی کے بیان کا ہے
اور ذکر الہی سے بہت دور ہے۔ دنیا کا طالب خوار ہے۔ اس پر
ہرگز اغذیا رہنیں کرنا چاہئے۔ چنانچہ اُن کے طریقے میں حکم ہے جسکو آزم
بھی لیا ہے۔ کہ فضلی روزے رکھنا روئی کی بحث ہے اور لفظی نمازیں ادا
کرنا رائٹ عورتوں کا کام ہے۔ اور نوح لوزما جہاں کا سیر و تھاشنا ہے اور
دل ماتھ میں لانا مرسدوں کا کام ہے:

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ان کا دل ہی نہیں۔ وہ سیاہ دل ہیں اور
غافل اور شرمند ہے ہیں۔ دل ماتھ میں لانا بہت مشکل کام ہے۔ حقی
رعنی رکھنے سے جان کو پاک بزگی حاصل ہوتی ہے اور قلی نمازیں ادا کرنے سے

اللہ تعالیٰ انوش ہوتا ہے منح کرنے سے ایمان کی سلامتی حاصل ہوتی ہے و منح خلدہ کان اُست جو اس میں داخل ہوا دہامن میں آگیا۔ جو شخص عبادت الہی سے روکے وہ شیطان ہے:

فَقِيرٌ بِاِهْوَانِهِ کہتا ہے کہ دل ہاتھ میں لانا اور حوروں کا کام ہے اور کشف و کرامات میں رہنا ناممدوں کا۔ اور اپنے آپ سے خالی ہو جانا اور عین ہو جانا، مردوں کا کام ہے

فَلِبْ عَيْنِ كُوْكَبْ کہتے ہیں کہ صاحب قلب عین کے سوا کسی اور کی جستجو نہیں کرتے اغیض عینیکاً امْمَعْ فِي قَلْبِكَ يَا عَلَى لَالَّهِ أَكْلَالُ اللَّهِ حَمْدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى! اپنی آنکھیں بند کر لے اپنے دل میں لا الہ الا اللہ حمد رسول اللہ سُنْوْہ

قلب جو کہ ایک گوشت کا لوقٹرا ہے۔ جب اس کا روزانہ کھل جاتا ہے تو دل کی آنکھ روش نضم ہو جاتی ہے اور قلب ذکر حیر سے جنبش کرنے لگتا ہے جو اپنے آپ کو بھی سنائی دیتا ہے۔ اور دوسرے بھی سمن سکتے ہیں۔ پھر اس کے اوصاف نور الہی ہو جاتے ہیں اور بُری خصیتیں اور دنیا وی محبت سب کچھ اس کے دل سے دور ہو جاتا ہے۔ اور سر سے قدم تک ذکر الہی میں مستخرق رہتا ہے۔ جسے مدینۃ القلب حاصل ہو جاوے تو اس کے دل میں ہشم اللہ کا تصور نقش ہو جاتا ہے۔ اور اسم اللہ کی صورت اچھی طرح دیکھتا ہے:

اسم اللہ کے چار حروف سے چار دریا پیدا ہوتے ہیں (۱) عشق و محبت الہی کا دریا (۲) ترک کا دریا اس علم کے بھول جانے کا علم، قوله تعالیٰ و اذ کر ربات اذا نسبت اپنے پروردگار کو اس وقت یا ذکر حب تو باقی بمحول جائے (۳) هشیاری کا دریا، جس سے غفلت اور خواب دور ہو جاتی

ہے حدیث۔ لا یشغله مھم شئ بغير ذکر اللہ طرفۃ
العین وہ ذکر الہی کے سوا الحنطہ بھر بھی کسی چیز میں مشغول نہیں ہوتے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دل کو قلزم فرمایا ہے :
 واضح ہے کہ قلب میں اللہ تعالیٰ نے دس بارغ پیدا کئے ہیں۔
حدیث۔ عشر بساطین فی قلوب امئۃ ممتلین مومنوں کے دلوں میں
دس بارغ ہیں، وہ بارغ حرب ذیل ہیں :-

(۱) توحید (۲) شریعت (۳) صبر (۴) توکل (۵) ذکر (۶) فقیر
(۷) معرفت (۸) مذکور (۹) قرب حضور (۱۰) وصال
طالب اللہ کو چاہئے کہ ہر صبح و شام اپنے نفس کی جانچ
پڑتاں کرے۔ جہاں پر کسی بارغ میں کفسر، شرک، بدعت،
غفلت، جسل، حرص، حسد، کبر، بخل اور ریا پائے۔ جڑ
سے اکھیڑ دے۔ ایسا کرنے سے طالب اللہ زندہ دل اور مردہ
نفس ہو جائے گا۔ اس آیت کے موجب چار جاگروں۔ یعنی
حرص کے کوتے۔ شہوت کے رتیچے۔ حرص کے کبوتر۔ اور زینت
کے مور کو ہلاک کرنا چاہئے ہے

چار بودم شہزادم الکنوں دوام
فرزوں بگنہ شتم و میکیت شدم

آیت قولہ تعالیٰ و اذ قال ابراہیم رب اسرافی کیف تمحی
الموتی قال اولم تو من قاتل بیا ولكن لیعلم میں قلیلی قال
لخذا ربعة من الطیر فصر هن الیک، ثمما جعل علی
کل جبل من هن جزاً ثم راد عجن بیا تینک سعی و اعلم
ان اللہ عن يزح حَتَّیْهِ حب ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام)
نے عرض کی کہ پروردگار ب محظے دکھا کہ تو کس طرح مردے کو زندہ

کرتا ہے۔ تو حکم ہوا ببا تجھے اس بات کا یقین نہیں، عرض کی ہے
و سہی۔ لیکن یہ اس واسطے ہے کہ میرے دل کو اطمینان آجائے۔
پھر حکم ہوا کہ چار پندوں کو لے کر آن کو اپنے پاس بلاو۔ اور بوٹی
بوٹی کر ڈالو۔ پھر ایک ایک پہاڑی پر آن کا ایک ایک مکلا رکھ دو
پھر آن کو بلاو۔ تو وہ خود بخود تمہارے پاس دوڑتے چلے آؤں ہے
و لے کو زندہ شد ہر گز نمبر د
و لے بیدار شد خواشش بگیر د

اس مقام پر پہنچ کر صاحب قلب کو دونوں جہان کی حضوری
اور ہمیشہ کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کے نزدیک مزنا جدنا
پکساں ہوتا ہے۔ اور چھوک اور سیری برابر ہونی ہے۔ سونا جالنا
پکساں ہوتا ہے۔ مستی سہشیاری برابر۔ بولنا یا چپ پرہنا مساوی
ہوتا ہے۔ وہ اسم اللہ کا لباس پہنتا ہے۔ اور جگر کا خون پیتا
ہے۔ قلب سے اسرار الہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اور داکر نور سے
منور ہو جاتا ہے۔

حدیث قدسی ادلیاً فتحت قلبي لا يعرفه من غيري
میرے اولیا میری قباق کے تلے ہیں۔ آن کو میرے سوا ہے اور کوئی نہیں
پہچان سکتا ہے۔

چنان کن اسم را در جسم پہاں
کہ میگر دوالف در جسم پہاں

قول تعالیٰ۔ اللہ ولی الذین امنوا بخرجهم من الطللہت
الی التویر اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا حامی ہے۔ اور آن کو تاریکی سے
نکال کر روشنی میں لے آتا ہے۔

• حدیث قدسی۔ اکا انسان سری و اناسر کا انسان میرا بھید ہے۔

اور میں اُس کا بھیج دیوں ہے
 ازاں حرق شرفِ مصطفیٰ است
 کہ بیرون از کتب سرالہ است
 نہ درلوح قسم نہ عرش وکری
 کہ در دل تست پیدا از کہ پرسی
 قولہ تعالیٰ ۱۔ کتب فی قلوبِ صم لا یمان، آن کے دلوں میں
 ایمان لکھا گیا ہے :
 قولہ تعالیٰ اکا من اقی اللہ بقلب سلیم، مگر وہ شخص جو دل
 سلامت لے کر خدا کے پاس آیا۔ رباعی
 حرفیکہ رہ بد ویرت بر در کتاب نیت اینہا کہ خواندہ ایم ہمہ در حساب نیت
 گردل عنان صحبت جاتاں گرفت یافت عمر کپہ پائے حلت او در رکاب نیت
 زاہد نہ مدرسہ اسرار معرفت مطلب
 کہ نکتہ داں نشو و کرم گر کتاب خورد

جواب مصنف رحمۃ اللہ علیہ ۲

سراز مردخت قرآن در علیٰ پستقے داد ما راحت تعالیٰ
 نہ آنجا کاغذ و قطرہ سیاہی
 سراسر و حدش سرالہی
 خطے در اش بگرد ما سعیے اللہ
 کہ عاشق غرق وحدت لامکانی
 چہ حاجت کرم خوردن نکتہ طلنی

غرق کی تین قسمیں ہیں :-
 ایک، وصال میں فاؤس کی طرح - دوسرا جمال کی آنکھوں
 سے ہریسا افنا فی اللہ لازوال میں ہمیشہ غرق رہتا - اس راہ میں دل
 دل ثابت دلیل ہونا چاہئے - جو کہ رب جلیل کا منتظر ہے مٹی
 اور پافی کا کعبہ جان و دل کے کعبے کے طواف کے لئے ہے -
 کیونکہ وہ توحضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنیا
 ہوا ہے - اور یہ دل رب بلیل کا بنایا ہوا ہے چنانچہ

وہ (کعبہ) حضرت بُنی رابعہ رحمۃ اللہ علیہ سا کی پیشوائی کے لئے آیا
تحالے

دل کعبہ اعظم است ازاں کعبہ و گل
سندھ طواف انکہ کن در گرد اہل دل
اہل دل کا دینی اور دنیا دی کاموں کے لئے تین چیزوں
سے مقصد حاصل ہوتا ہے - (۱) دھرم (۲) اہم -
(۳) توجہ :

واضح رہے کہ انسان کے دل پر دولاکھ ستر نہ رہ بلکہ بے شمار زیارت
زیانکار ہیں - ستر نہ رہ حرص و ہوا کے ستر نہ رہ حسد اور کپر کے - اور ستر نہ رہ
خود پسندی اور ریا کے ہیں - اور یہ زمار (جینو)، علم ریاضت، مسائل فقہ
دُنیا اُنہی دو رواد و تلاوت قرآنی - نماز و روزے اور حج زکوٰۃ سے نہیں
ٹوٹتے - بلکہ اسم اللہ، ذکر اللہ، مرشد کامل اور عارف باللہ کی نظر
سے ٹوٹتے ہیں :

قولہ تعالیٰ - افهم شرح اللہ صدرۃ للاسلام فھو عَلَی
نُورٍ مِنْ رَمیہ فَویل لِلقَاسِیَةِ قلوبِھمْ مِنْ ذکرِ اللہِ اولئکَ فِی
ضلالٍ سبین جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا
وہ اپنے پروردگار کی طرف سے نور پر ہے - اُن پر افسوس ہے جن کے
دل یادِ الہی نہ کرنے سے سخت ہو گئے ہیں - ایسے لوگ صاف گمراہی
میں پڑے ہیں :

قولہ تعالیٰ الم لشوح لک صدرک و وضعتک - یعنی ابے محمد
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے تیرے سینے کو کھول کر جو کچھ غل و عش
اس میں تھی سب نکال دی اور صاف گردیا :

قولہ تعالیٰ اقمن بِرَدِ اللہِ ان یَجْدَا یہ یُشَرِّح صدرۃ للاسلام

ومن يردا ن يضله يجعل صدرا ضيقا حرجا كأنما يصعد في السماء كذلك يجعل الله الموجس على الذين لا يؤمنون وهذا حرفا طرفي مستقيما بحسب الله تعالى مدحية كرتنا حبا هناء هي - اُس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے - اُس کے سینے کو تینگ کر دیتا ہے کویا اس کو آسمان میں پڑھنا پڑتا ہے - جو لوگ ایمان نہیںلاتے - ان پر اسی طرح اللہ کی پھٹکار پڑتی ہے اور یہ پیغمبر! یہ دین اسلام ہی تمہارے پیور و گار کا سیدھا راستہ ہے :

حدیث قدسی - ان الله لا ينظر إلى حور كه ولا ينظر إلى اعهمائهم ولكن ينظر في قلوبكم و ثيام تکم الله تعالى لمہاری صورتوں اور اعمال کی طرف نہیں دیکھتا - بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے +
قوله تعالیٰ - ما يجعل الله لرجل من قلبيين في جوفه الله تعالى نے انسانی قلب میں دو دل نہیں بنائے +

حدیث القلب ثلاثة انواع قلب مشغول بالدنيا و قلب مشغول بالعقبی و قلب مشغول بالمولی قلب مشغول بالدنيا فله الجنان العلی و القلب مشغول بالمولی فله الدنيا والعقبی و المولی دل میں نہیں کا ہوتا ہے، ایک وہ جو دنیا میں مشغول ہو - نجد صرا وہ جو عاقبت میں مشغول ہو - ندیسر اوہ جو مولا میں مشغول ہو - جو دنیا میں مشغول ہو اُس کے لئے سختی اور مصیبت ہے - اور جو آخرت میں مشغول ہے اُس کے لئے بہشت بریں ہے - اور جو دل مولا میں مشغول ہے اُس کے لئے دنیا - عاقبت اور مولا، نہیں ہیں +

حدیث طالب اللہ تیامخنت و طالب العقبہ مؤمن شا و طالب
المولی مذکور دنیا کا طالب بھی طارہ ہے آخرت کا طالب مؤمن ہے۔
اور مولے کا طالب مذکور ہے ہے ۶

حدیث۔ القلب ثلاثة قلب سليم و قلب منيب و قلب
شہید، قلب سليم فهو الذي ليس فيه سوی الله، و قلب
منيب فهو الذي ليس انا به بكل شيء الا الله، و قلب شہید
 فهو الذي في مشاهدة الله وقد اردته في كل شيء دل میں
طرح کا ہوتا ہے۔ (۱) سليم (۲) منیب (۳) شہید، سليم وہ
ہے۔ جس میں الہ تعالیٰ کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اور منیب وہ جس
میں یہ سمائی ہوگہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے والی ہے۔ اور شہید
وہ جو مثالاً بدھ حق میں ہو۔ اور جسے ہر چیز میں اُس کی قدرت
و طاقت دے ۷

قوله تعالیٰ ولا تقطع من أغفلنا قلبك عن ذكرنا و اتبع
هوا له و كي ان امرها فرطا جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر
دیا ہے اُس کی پریوی نہ کر اور نیز اُس شخص کی جس نے اپنی خواہش کی
پریوی کی ہو اور جس کی دنیا وی خواہشات حد سے گزر گئی ہوں۔ صاحب
قلب سو اے اللہ کے کسی کو نہیں دیکھتا ۸

اکثر علماء کہتے ہیں کہ اس زمانے میں کوئی فقر صاحب ارشاد۔ ملقین
اور براہیت کے لا تلق نہیں رہا ہے۔ علمی مسائل کو لیتے ہیں اور وسیلے کو
غلط بتاتے ہیں۔ جہاں پر طالب مولے صاحب داش عالم اہل النظر ہیں
وہاں پر فقر صاحب براہیت بھی موجود ہیں۔ کیونکہ جس دن زمین پر وہ
نہیں رہیں گے اُس دن فرشتے زمین کو چینیک دینگے ۹
اہل روایت براہیت کی طلب میں ہیں۔ جو عالم عامل زندہ دل اور

صاحب ذکر ہے۔ وہ کامل فقیر ہے۔

حدیث۔ اگر نفس معدودۃ کل نفس پیغیر ج بغير ذکر
الله فھومیت دم کتنی کے ہیں، جو دم یادِ الہی کے بغیر لیا جائے وہ
مُردہ ہے۔

پس از سی سال این معنی محقق شد سخا قافی
کہ کرم با خدا بودن بازمک سلیمانی

جواب مصنف علیہ الرحمۃ
بے صد سال با یادِ فنا فی اللہ شود فا فی
کرم نام حرم است آنجا غلط گفت است بخاتما فی

جو شخص رزق اور بہشت کی طلب میں زندہ دم اور ثابت قدم ہے۔ اسکی
طلب کا کچھ فائدہ نہیں۔ اور جو دوست کی طلب میں ہے۔ اس کی طلب
میں دونوں جہان ہیں۔

حدیث۔ من لہ المولی فلد الکل جس کا خدا اس کا سب
کوئی ہے۔

حدیث فواد قلبی نار للحیم ہو فی بردها جس دل عشق
کی آگ نہیں جلی اس پر دوزخ کی آگ جلے گی۔

حدیث احسا مجهہ فی الدنیا و قلوب بھمر فی الآخرة
اُن کے جسم تو دنیا میں ہیں لیکن اُن کے دل آخرت میں ہیں۔

صاحب طلب وہ ہے جو اس جہان کی روٹی کھائے۔ اور کام اس
جہان کا کرے۔



پاہ

در ذکر اے اللہ مِنْ قَاعِمٍ فَقَاتِی فِی اللہ

دانش رہے کہ اسم اللہ کا تصور حجاب کو پھاڑ دینا ہے اور ایک لختہ میں وحدتہ خواہ کو پہنچا دینا ہے ۔ طالب کا وجود طلبہات کی طرح ہے ۔ جسے کوئی نہیں کھو سکتا ۔ چنانچہ آدمی کا وجود معین کی طرح ہے ۔ پس صاحبِ معین کو چاہئے تو جس طرح اسم اور معین ایک ہو جائے ہیں ۔ وہ بھی اسی طرح ایک ہو جائے ۔ اس وقت صاحبِ معین کا مل ہو جائیگا ۔ کامل وہ ہے جو اسم اللہ کو آئینے کی طرح دکھائائے ۔ اور اس میں اٹھاہ نہارِ عالم بلکہ ازل سے اپنے کی ساری مخلوق اور زمین و آسمان کے طبقات دکھائی دیں ۔ اس وقت اس کو تحقیق ہو جائے گا کہ نام مخلوقات قلب کو طے کر لینے میں ہیں ۔ اور قلب اسم اللہ کے طے کر لینے میں ہے ۔

اسم اللہ آفتاب کی طرح ہے جو طلوع کے وقت اپنی گرمی اور روشنی ظاہر کرتا ہے اور اس گرمی اور روشنی کا اثر ہر جگہ پہنچتا ہے ۔ بلکہ جب اسم اللہ طلوع کرتا ہے تو آفتاب، چاند اور تمام اجزا کو روشنی عطا کرتا ہے اسیم اللہ نظر نتائی سے ہے کہ ایک وجود ہو جاتا ہے ۔

نیم نظرے بہ مر ااز آفتاب
تطریق رش بہتر است از هر صواب

علمائے دین دنیا کے چرائی کی طرح ہیں ۔ اور فقر آفتاب کی طرح ہیں چہرے کی کیا مجال ہے کہ سورج کے مقابلے میں روشنی دیکے ۔ فقیر ایک ایسا

آفتاب ہے۔ جو جاہل کو یک نظر میں علم عطا کرتا ہے۔ اور عالم کو عارف کر دیتا ہے۔

اگر گستی سارے باگیرد جماعت مقبلاں ہرگز نہیں
چڑھنے رکھ کے اپنے دری فروز و برنس تغ زندگی شیش بیور و
فقیر کا خیال یہ ہے کہ ہر دم اور ہری حالت ہو۔ اور سی قسم کا
دصال حاصل ہو۔ بھی وہ لطیف لباس میں ہوتا ہے اور بھی کشیت
میں فقرا کا وجود پارے کی طرح ہوتا ہے۔ اگر ٹھوڑی سی حرکت
بھی اُسے دی جاوے تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ کہ ان ٹکڑوں
کا سیار نہیں ہو سکتا۔ لیکن تو اس بات پر بھی غرور نہ کرنا۔ کیونکہ
یہ بھی ایک قسم کا چیل نما شاستا ہے۔ یہ کوئی عین نوحیہ نہیں ہے۔

محض کرامات کا کرشمہ ہے پوچھ کر
اکثر آدمی کہتے ہیں کہ فقر مشکل ہے۔ وہ علط کرنے میں فقر
مشکل نہیں بلکہ ہر مشکل خیلے لئے مشکل کشای ہے۔ جو فقیر صاحبِ تصر
دار ہے۔ اور جسے جمالی اور جلالی نظر حاصل ہے۔ اُس کی شان
میں یہ آیت وارد ہے۔

قوله تعالیٰ۔ **وَاصْبِرْنَفْسَكَ مَعَ الدِّينِ يَدِ عَوْنَ رَبِّهِمْ**
بالغداوة والعشي يربداون وجهد ولا تعداعيـناك عنهم
نـويـد زـينـةـ الـحـيـوـةـ الـدـيـيـاـنـاـوـهـ جـوـ اـپـنـےـ
پـرـ وـرـدـ گـارـیـ کـیـ صـبـحـ وـشـامـ عـيـادـتـ کـرـتـ کـرـتـےـ ہـیـںـ اـورـ اـسـ کـےـ دـیدـارـ کـیـ
خـواـہـشـ کـرـتـےـ ہـیـںـ اـپـنـیـ آـنـکـھـیـںـ اـنـ سـےـ ہـٹـاـ لـےـ اـورـ نـہـ دـنـیـاـوـیـ زـمـنـیـ
کـیـ زـبـنـتـ کـیـ خـواـہـشـ کـرـ پـےـ

خـبـمـہـ بـشـمـ اـزـ اـسـمـ ذـاتـ
خـطـرـہـ درـ دـلـ نـبـاـیـ وـہـمـاتـ

حدیث لا صلواۃ الا مُحْضُور القلب حضور نبی فلب کے سوا
کوئی نماز قبول نہیں ہوئی سے دل از خطرہ خالی شکم از طعام
کہ اب اس تحریج و اصل نہ امام
ان کا کھانا بھی مجاہدہ ہے۔ اور ان کا خواب بھی مشاہدہ ہے
اور ان کی سیر باطنی سہر مقام پر نرالی ہے۔ ان کا کھانا نور ہے۔
ان کا شکم تصور ہے۔ اور ان کا خواب حضور ہے۔ اور ان کا دل بیت المجمو
ہے۔ زائد ان سے بے خبر اور دُور ہے۔ جو شخص سُمِ اللہ کا تصویر انکھوں
میں کر لے وہ صاحب اسرار ہو جاتا ہے۔ یہاں اس تصویر پر بھی نعمود رہنہیں کرنا
چاہئے۔ کیونکہ یہ بھی حروف مشقی ہے۔ یہ اسرار کے انہیں کی
اطلاع نہیں۔ یہ عام وحدت ہے۔ توحید اصلی کے لئے
بمنزلہ چابی ہے ۷

اے طالب اللہ! سُجَّ کنا، کیا تو نے لن تزالو البحتی تتفقوا
همانجیوں (جب تک تم اس چیز کو خرچ نہیں کرو گے۔ جس سے تم
محبت کرتے ہو، تب تک یہی حاصل نہیں کر سکو گے) کو نہیں پہچاہے۔
شاید تو نے فقر وآلی اللہ (اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو) کو ففر و امن اللہ
(اللہ تعالیٰ سے بھاگو) سمجھا ہے۔ اور محن اقرب الیہ من حبل
الورید (ہم شاہ رگ کی نسبت بھی اس سے زیادہ نزدیک میں) کے
مرتبے کو نہیں پہنچا ہے۔ اور خشم باطن اور نور اللہ سے وفی القسم کم
اغلات بد صرف (اور وہ تمہاری چالوں میں ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے)
وہ معکور (اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے، نہیں
دیکھا ہے۔ اور فاینما تولوا فشم و چہ اللہ (جس طرف تم رُخ
کر و اس طرف اللہ کا رُخ ہے، کانما شناہنیں دیکھا ہے۔ اور کلوا

وَاشْرِبُوا وَلَا تَسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُ الْمُسْدِرِ فِينَ رَكْحًا وَبِيَوْمٍ
اوْفِضُولَ خَرْجَيْ نَهْ كَرْو - وَهُوَ فَضُولُ خَرْجَوْلَ کُو پِيَارَ نَهْ بِينَ کَرْتَانَهْ کُونَهْ بِينَ
دِیکْجَا ہے ہے

تَاَكُلُوْرُ مُشْكُوكَ دِیگَ نَهْ

آبَ حِنْدَانَ مُخُورَکَهْ رِیگَ نَهْ

یہ آیت وجود نکے پارے میں ہے ۔ کیونکہ پیغمبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ سَلَّمَ
کے پاس مال و زر اور نقد جنس کچھ نہ تھا ۔ المفلس فی امامَ اللہِ (مخلص اللہ)

کی امان میں ہے ۔ اے مرنے دم تک اندھے اقولَ تَعَالَیَ وَمَنْ كَانَ فِي هَذَا
اعْلَمُ فِي الْأَخْرَى اَعْلَمُ جو دنیا میں اندھا ہے ۔ وہ آخرت
میں بھی اندھا ہی رہے گا ۔

حدیث ترک الدنیا للدنیا یعنی بعض فقیر دنیا کو اس واسطے
ترک کرنے ہیں کہ درم و دینار زیادہ جمع کریں ۔
اگر کوئی شخص پوچھے کہ قبح دنیا وی درم و دینار کی طمع
نہیں ہے ۔ اور یہ جو کچھ نقد و جنس مال میرے یا اس ہے وہ
سب میتوں، مسلکینوں، بپوہ عورتوں، مستحقوں اور مسلمانوں
کے لئے ہے ۔ وہ مکروہ فربت کرتا ہے ۔ یہ محض شیطانی

حیله ہے ۔ فقیر درویش ! اسے کہتے ہیں کہ اگر اسے روے زمین کا سارا
مال و متارع دے دیا جائے تو اسی وقت راہ خدا میں صرف کر دے
جیسا کہ پیغمبر خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ سَلَّمَ کیا کرتے تھے ۔

واضح رہے کہ شیطان ہر صحیح طمع کا طصول بھاتا ہے ۔ اور اہل طبع
اُس کے مرید اور فرمابردار بن جاتے ہیں ۔ لیکن اس طصول کی آواز کا مل

فقیر اور عامل عالم کے کھان میں نہیں پہنچتی بلکہ ان کو مقامِ صاحب اللہ
دکھائی دینا ہے ۔

حدیث - لی صاحب اللہ وقت لا یسحت فیہ ملک مقرب و
لائبی مرسل اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجھے ایک ایسا وقت ہے
جس میں نہ کسی ملک مقرب اور نہ کسی نبی مرسل کی گنجائش
ہے ۔

نبی مرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقامِ فنا فی اللہ
میں اپنے نیئیں ایسا کرایا کہ خود بھی اپنے آپ کو نہ پہچانتا ہے
فرشتہ کریمہ دار و قرب درگاہ
ملکخند در مقامِ فی معراج

اس مقام میں نفسِ الغاس ہو جاتا ہے ۔ اور نور میں مل جاتا ہے ۔ اور
جب قیامت برپا ہوگی ۔ تو فقیر طلب ویداہ میں قبروں سے اٹھیں گے
اس وقت اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ فقرا کے نجیبے دوزخ میں لگاؤ ۔
جب فرشتہ دوزخ میں نجیبے لگائیں گے ۔ اور فقیر ان خیموں میں لا ٹے
جائیں گے تو اس وقت ذکرِ الہی اور اکا اللہ سے جوانہ نہیں محبت نہی
اس کی گرمی دوزخ کی آگ پر پڑ کر اُسے سرد کر دے گی ۔ پھر اس وقت
اللہ تعالیٰ اختیار فقروں کے ہاتھ دے گا کہ جوان کے تابعین ہیں
وہ یہی اُن کے ساتھ گزر جائیں ۔ اس روز فقرا کی ہمت کی فدر
معلوم ہو گی ۔

جب فقیروں کو اعمالِ امامہ کی نیکی بدی وزن کرنے کے لئے ترازو کے
پاس لایا جائے گا ۔ تو ایک پڑبے میں اسمِ اللہ اور دوسرے پڑبے میں
بدیاں جو بہتر لہ زمین و آسمان کے طبقات کے ہونگی رکھی جائیں گی ۔ اس
وقت اسمِ اللہ والا پڑب اجھک جائیگا ۔ پھر اس پر اس کی بدیاں ساُس کے

یاروں کی پدیاں اور اُس کے والدین اور ہمسایوں کی بدلیاں بھی رکھ
وی جائیں گی۔ تو بھی اسم اللہ و الا پلڑا بھاری ہو گا۔
گزخواہی خوش حیاتی نفس اگر دن نہ
واہ مولانا بیانی ترک فرزند وزن
گزخواہی خوش حیاتی نفس بخود کن رفتی
مال وزن فرزند بزر و اصلاح انتیریق
گزخواہی خوش حیاتی نفس اگر دن جدا
دمبدم محتاج ابیت حصلان لبا خدا
حدیث۔ من عرفت نفسہ ف قد عرفت ربہ جس نے اپنے نفس
کو پہچان لیا اُس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا ہے
حدیث من عرفت نفسہ بالفند کع ف قد عرفت ربہ بالبقاء
جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا۔ اُس نے اپنے پروردگار کو بقا
سے پہچانا ہے

حدیث میں عرفت اللہ لہم بکین مع الخلق جس نے اللہ تعالیٰ
کو پہچان لیا وہ خلق کے ہمراہ نہیں رہتا ہے
حدیث میں عرفت ربہ ف قد کل لسانہ جس نے اپنے پروردگار
کو پہچان لیا اس کی زبان نہ یوگی ہے
پیر دستگیر حضرت شیخ محبی الدین عبدالقدار گیب لانی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں الائنس بیان اللہ والمتووحش عن غیر اللہ مجھت اللہ تعالیٰ
سے کرنی چاہئے اور غیر اللہ سے دور بھاگنا چاہئے ہے
حدیث السلامہ فی الوحدۃ والآفات بین الاعتنی
یعنی سلامتی اللہ تعالیٰ کی وحدت میں ہے۔ اور اُس کے سوا
باتی مقامات اور کرامات اور درجات سب آفات شیطانی
ہیں ہے

حدیث الدنیا لکم والعقبی لکم و المولی لی۔ یعنی دنیا اور
عاقبت نہیں مبارک رہے مجھے اللہ ہی کافی ہے ہے ہے

باب

در دکرہ مراقبہ و خواب غرق و تفریب و سحر پرید

- واضح رہے کہ مراقبہ اور خواب غرق اپنے آپ سے بے خبر نہ ہونے کا نام
ہے :
- مراقبہ کی دس قسمیں ہیں :-
- (۱) مراقبہ سفر ازال کی سیر :
 - (۲) سفر ابد کی سیر :
 - (۳) مراقبہ فی الارض :
 - (۴) سفر آسمان کی سیر کا مراقبہ :
 - (۵) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں مشرف
ہونے کے سفر کی سیر کا مراقبہ :
 - (۶) انبیا کی محبت کا مراقبہ :
 - (۷) غالب الاولیا یعنی حضرت محبی الدین شاہ عبید اللہ در جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس کا مراقبہ :
 - (۸) ہر مومن مسلمان سے مصافحہ و ملاقات کا مراقبہ :
 - (۹) قلب - نفس اور روح کے تاثر کی سفر کی سیر کا مراقبہ یعنی
وجودی مراقبہ :
 - (۱۰) توفیق باری نعائے کا مراقبہ :
 - نیز مراقبہ کی چند قسمیں اور بھی ہیں۔ اہل خطرات خام خیال کا مراقبہ

اور ہے مراقبہ عین جمال عدیم المثال ہے
 اول فتح الابواب مراقبہ ازل - مراقبہ رفیب جس سے شیطانی
 خناکی دسوں سے دور ہو جاتے ہیں - اور جس سے طالب مطلوب کو بہت
 جاتا ہے - حدیث حب الوطن من الايمان وطن کی محبت ایمان
 کی علامت ہے - یہاں پر وطن سے مراد ازل ہے - حدیث کل شعی
 یرجحه الى اصله ہر چیز اپنے اصل کی طرف لوٹتی ہے - یہاں پر بھی
 اصل سے مراد ازل ہی ہے - جب طالب اللہ پرے مراقبہ ازل
 کی نیت کرتا ہے - تو میدان روحاں پر میں کھڑا ہوتا ہے - اور
 ازل کا تماشا دیکھتا ہے - اور است بد تکمیر کی آواز سنتا
 ہے - اور قالوا بلى کہتا ہے - اور ہر ابھی - اولیا - اعمفیا
 اور مومن مسلم کی روح سے مصافحہ کرتا ہے - اور حقیقی مسلمان ہو جاتا
 ہے - اس حدیث المؤمن هر لة الموسن (مومن) مومن کے لئے بمنزہ
 آئینہ کے ہے - کامفیوم اسے معلوم ہو جاتا ہے کیونکہ پہلے روز جب
 اللہ تعالیٰ نے روحوں کی نام صفوی سے پوچھا یہ کہ تم کیا چاہتے ہو
 نور روحوں نے جواب دیا کہ اے خداوند! ہم مجھے چاہتے ہیں اور
 تیرا دیدار چاہتے ہیں - پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے دنیا وی
 اسباب پیش کیا - تو نوحصہ روح اس کی طرف مائل ہو گئے - اور
 ایک حصہ حضور میں کھڑے رہے - پھر اللہ تعالیٰ آخرت اور بہشتی
 حور و قصور پیش کئے - تو باقی میں سے نوحصہ آخرت کی طرف
 دوڑے اور باقی ایک حصہ حضور میں ہی کھڑے رہے اور کئے لگے
 کہ ہمیں فقط مولائے کے دیدار کی خواہش ہے - حدیث الان
 کما کان کا تماشا دیکھ کر طالب اللہ مراقبہ سے باہر
 نکلتا ہے :

دوم مراقبہ غرق شدن یعنی آپ سے لے جنہی ہونا۔ اس کا نام اس
وہ حسب دلیل دیکھتا ہے گویا فیامت برپا ہوئی ہے۔ اور وہ اس
میں حساب کے روز عرضات کے خلاف فہمن یعمل منتقال ذرہ خیرا
یزرا وَ صَنْ يَعْمَلُ مِنْ تِقَالٍ ذرَّةٌ مُشْرَّأً بِرَّهُ جَسْ نَے ذرَّہ بھرنے کی کی ہے
اوے اُس کا اجر ملے گا۔ اور جس نے ذرَّہ بھر بُرائی کی ہے اُسے
اُس کی سزا مل جائے گی کہ پیصراط سے گز زنا، دوزخ داؤں کا
عذاب میں گرفتار ہونا۔ اہل بہشت کی خوشی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے دست مبارک سے شراب طہور کے جسام پینا اور
دیدار الہی سے مشرف ہونا۔ سب کچھ دیکھ کر مراقبہ سے باہر
نکلتا ہے :

سوم مراقبہ طبقات آسمان کے سفر کی سیر کا۔ مراقبہ غرق میں لپنے
آپ سے بے خبر ہو چانا ہے۔ اس میں ملائک کے مقامات۔ نو آسمان
عرش۔ کسی لوح قلم دیکھ کر مراقبہ سے باہر آتا ہے :

چہارم زمین کی سیر کا مراقبہ۔ اس میں جب بخود ہوتا ہے۔ تو
اس میں چاند سے لے کر تحت الشعلہ تک ساری چیزوں کو دیکھ کر
مراقبہ سے نکلتا ہے :

پنجم مراقبہ سفر نبوی کی سیر کا۔ اس میں جب بخود ہوتا ہے۔ تو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں داخل ہوتا ہے۔ اور والی
سے جس منصب کے لئے حکم ہوتا ہے۔ اور جو پڑا بیت اور عنایت
ہوئی ہے۔ اس پر ثابت قدم ہو جاتے اور بھر مراقبہ سے نکلتا ہے۔

ششم ہر آنپیا و اصنفیا کے سفر کی سیر کی نیت سے مراقبہ کرتا ہے
اور جب لے خود ہو جاتا ہے۔ تو ہر ایک بیٹی سے اُس کی ملاقات ہوئی ہے
اور مصافحہ کر کے مراقبہ سے نکلتا ہے :

ہشتم ہر اولیا نعمتِ قطب اور صاحبِ منصب کے سفر کی سیر کا مراقبہ، اس میں جب بیخود ہو جاتا ہے تو ان سے ملاقات کر کے اور انکے مراتب کو دیکھ کر مراقبہ سے لکھتا ہے :

نہشتم ہر مومن کی روح کے سفر کی سیر کی تیزی سے مراقبہ کرتا۔ اس میں بے خود ہو جاتا ہے تو ہر ایک مومن مسلمان کی روح سے ملاقات اور مصافحہ کر کے مراقبہ سے لکھتا ہے :

نهم ایضاً ہزار عالم کے سفر کی سیر کا مراقبہ جب اس میں بے خود ہو جاتا ہے تو ایضاً ہزار عالم کا تماسنا دیکھ کر مراقبہ سے لکھتا ہے :

وہم وحدانیت باری تعالیٰ کا مراقبہ۔ اس مراقبہ کے وقت توحید میں ایسا غرق ہو جاتا ہے کہ کوئی ستر سال پاس سو سال نورِ ظہور میں غرق رہا ہے۔ اور لوگوں میں رہ کر بھی ایک لمحہ بھراں مراقبہ سے تعاف نہیں رہتا۔ جو شخص اس مراقبہ سے باخبر نہیں۔ اگرچہ وہ اعلیٰ خالوں سے ہی کیوں نہ ہو، وہ معرفت اور سلوکِ ربانی سے محروم ہے۔

زبانِ خادم بخوبی مخدوم خوابی
پرستی خود ز حق محسوم مانی

جس مرشد سے یہ تفاسیات طے نہ ہو سکیں اور زندگی میں آن میں سے ہر ایک کی حقیقت معلوم نہ ہو جائے اُسے حسرت اور افسوس باقی رہتا ہے۔ اور اُس کا دل کبھی غنی نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ اپنے تینی دو نوچی حمل سے باہر لے جاسکتا ہے۔ ایسے شخص کو مرشد اور صادق طالب نہیں کہا جاسکتا پا۔

— * —

شرح حواب مرفقہ

اگر کوئی شخص ہر روز خواب میں فقیروں سے ملاقات کرے باذکر الہی میں مشغول ہو۔ تو سمجھ لینا چاہئے کہ اُس کا رخ توجید کی جانب ہے۔ اور وہ دیدار مولانا کا طالب ہے۔ اور یہ اس کا کام دن بدن ترقی مرے ہے پوچھنے تو جاننا چاہئے کہ اُس سے مقام لفی لا الہ تو حاصل ہے۔ لیکن ابھی مقام اثبات لا الہ کو نہیں پہنچا۔ یا یہ کہ وہ نفس ایتت کی حقیقت دیکھنا ہے۔ پوچھ کہ اُس سے شیطان کا شروی کی مجلس دکھانا ہے۔ جس کے دیکھنے سے طالب اللہ کا دل را خدا سے سرد ہو جانا ہے۔ اور اس کام سے باز رہ جاتا ہے۔ یا یہ کہ اُس کا انتہاد اپنے مرشد پر درست نہیں رہا۔ خوبی کہ اگر ایسی صورت ہو تو اُسے تو یہ کہ فی حیا اور اپنے احوال میری سے صاف صاف کہ دینے چاہیں۔ اگر مرشد کا مل ہو گا تو اُسے عذری ہی کفر کے مقام سے نکال لیگا۔ اور دارالسلام میں پہنچا دیگا۔ ہمیں غلط دلوانہ یا کافر یا مخذوب ہو جائے گا۔ اور شرک۔ شراب خوری اور زرک نماز میں لگ جائے گا۔ ان عوائد باللہ منہا ہے۔

اگر کوئی شخص خواب یا مرتقبے میں سر روز کسی سے جنگ کرے۔ اور اپنے تیئیں اُس میں باعظمت وہیت دیکھے۔ تو گویا وہ اپنے نفس سے جنگ کر رہا ہے۔ اور اس کا مرتقبہ باطن میں نمازی کا سائے پوچھنے شوق ہے۔ اُس پر استیاق غالب آتا ہے۔ اور وہ نفس و حرص پر غالب ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے یکتا اور فقر الحجۃ ہوتا ہے پوچھنے۔

اگر کوئی شخص ہرات خواب میں حیوانات دیکھے تو سمجھو کہ اُس کا
دل خطرات کے سبب پیا ہے۔ اور وہ دنیا کا طالب اور گماہ ہے اچھی
انسانیت کے مرتبے کو نہیں پہنچا ہے۔

اگر کوئی شخص خواب یا مرافقہ میں فران کی نمادوت کرے یا نماز پڑھے
یا اذان دے یا بارع وغیرہ دیکھے۔ تو اُسے اولیا اور علماء کی صحبت اور
 مجلس نصیب ہوگی۔ اور اس کا خاتمہ بالخير ہو گا۔ اور دنیا سے با ایمان جائیگا۔
اگر کوئی شخص خواب یا مرافقہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھے۔ چنانچہ
امام المسلمين حضرت امام ابوحنیفہ کو فی رحمۃ اللہ علیہ ستر مرتبہ دیدا رہی
سے مشرف ہوئے۔ ان کا خواب خواب خودت نہ تھا۔ گوا اللہ تعالیٰ
کی کوئی صورت ہم مقرر نہیں کر سکتے۔ حد پیش تفکرو واقف الاعله و لا
تفکرو واقف ذاتہ یعنی اُس کی نعمتوں کی بابت سورج بچار کرو۔ لیکن

اُس کی ذات کی بابت کچھ نہ سوچو ہے
دیوار کی نعمت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ اور جسم اور وجود
کی بابت خیال نہیں کرنا چاہئے۔ لیں کمثلاً شئ و هو الستہمیع
العلیم کوئی چیز اُس کی مانند نہیں ہے۔ اور وہ سنتا اور جانتا ہے
جو شخص اللہ تعالیٰ کو دیکھو لیتا ہے۔ بیشک اس کے وجود میں خود می
نہیں رستی ہے۔

اگر کوئی شخص خواب یا مرافقہ میں اپنے تین گھوڑے پر سوار
دیکھے یا کشتی پر سوار ہو کر دریا غبور کرے۔ تو اُس کا مطلب جلدی
حاصل ہو گا۔ جو شخص روشن فہمہ اور منہتی فقیر ہے۔ اُسے خواب
مرافقہ یا استخارہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ تو یعن آنکھوں سے ہر
بات کا مشاہدہ کر لیتا ہے۔ سارا جہاں اُس کے سامنے رہتا ہے
اور وہ دوست سے ٹلار تھا ہے۔

شیخ الابواب تخلیقات و حجۃ ثابت

نام نخلیات پر وجود ہے ہیں ۔ اب ہر ایک تخلیق کے مثار، ناشر اور وجود پہچاننا بھاگ ہے :-

(۱) تخلیق اسم اللہ :

(۲) اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق :

(۳) اسم هو کی تخلیق :

(۴) اسم فقیر کی تخلیق :

(۵) تخلیق قلب :

(۶) تخلیق روح :

(۷) تخلیق ذکر جس سے نور کا شعلہ دماغ اور سر میں پیدا ہوتا ہے ۔ اور آنکھوں میں ظاہر ہوتا ہے ۔ اس کو متبر جی تخلیق کہتے ہیں ۔

(۸) تخلیق نفس، جو شیطان کے الفاق کے سبب طالب اللہ کے موجود سے رہنر فی کی تخلیق پیدا ہوتی ہے ۔

(۹) تخلیق شیطان، جو شرک سے پیدا ہوتی ہے ۔

(۱۰) تخلیق شمس، جس سے رجوعات خلق پیدا ہوتی ہے ۔

(۱۱) تخلیق فمر، جس کے قرب سے قہر جلایت پیدا ہوتی ہے ۔

(۱۲) تخلیق بن، جس سے جمعیت میں دیوانگی پیدا ہوتی ہے ۔

(۱۳) تخلیق ملائک، جس سے بے قراری-نرگ توکل و عبادت و تہذیبی پیدا ہوتی ہے ۔

(۱۴) تخلیق شیخ و مرشد کامل، جس سے جمیعت-جمال - شوق - اشتیاق

مستی حال اور ترب و صالح لازموں پیدا ہوتے ہیں ۔
اس بھائی جمالی اور جلالی میں شہزادوں بلکہ بے شمار طالب خراب اور
گراہ ہو گئے ہیں ۔ تھلیٰ کے اس مقام میں کوئی کامل مرشد ہونا چاہئے
جو طالب صادق کو محفوظ رکھ سکے ۔ ورنہ طالب خراب ہو جاتا ہے
اور رجحت میں پڑ کر دلوانہ ۔ مجدد بہ اور مجذوب ہو جاتا ہے تو
نحوہ باللہ منہما ۔

واضح رہے کہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام مقام تھلیٰ میں آئے
تھے ۔ آپ ہمیشہ عرض کیا کرتے تھے ۔ رب ادنی افظرا لیث اے
پروڈگار تو مجھے دکھاتا کہ میں مجھے دیکھوں ۔ اُدھر سے خطاب ہوتا
نہ کہ لوت روانی تو ہرگز نہیں دیکھ سکے گا ۔ الغرض مو سے علیہ الصلوٰۃ والسلام
جب فلتما تھلیٰ رتبہ المحبیل جعلہ دکا و خری مو منحا صعفاً جب
پھاڑ پر اس کے پروڈگار نے بھلی کی تو وہ نکڑے نکڑے ہو گیا ۔ اور ہمیں
علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہوش ہو کر گئے پڑے ۔ کے مقام میں آئے تو
بے ہوش ہو گئے ۔ اور تھلیٰ سے کوہ طور حل کیا ۔

بعد ازاں جناب مو سے علیہ الصلوٰۃ والسلام جس طرف نکاہ کرنے
سب پہنچیں جل جاتیں ۔ اس لئے آپ نے چہرہ مبارک پر بر قعہ پین
لیا ۔ لیکن وہ بر قعہ بھی جل گیا ۔ پھر لوہے نتابے ۔ سوتے اور چاندی
کا بر قعہ بنایا وہ بھی جل کیا ۔

پھر جناب مو سے علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی ۔ تو حکم ہوا ۔ کہ
اے مو سے زندہ دل فقروں اور درولیشوں کی گودڑی کالے کرائیں
کا بر قعہ بننا ۔ پھر آپ نے ولیا ہی کیا ۔ تو وہ بر قعہ نہ جلا ۔ بھر آپ کے
اس کی خیقت پوچھی ۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ اے مو سے
علیہ السلام ! اس گودڑی کو پین کر انہوں نے مجھے یاد کیا ہے ۔ اور

انہیں میرے سوائے کوئی چیز مطلوب نہیں ہے
 پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! سوئی کے سوراخ کے
 برابر تھلیٰ جو کہ ستارہ پر دوں میں لپٹی ہوئی تھی تیری طرف پھینکی۔ تو تو بے
 خود ہو گیا۔ اور اس کی تاب نہ لاسکا۔ لیکن پیغمبر آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں ایسے آدمی بھی ہو گئے۔ کہ اگر
 لظیرِ کرم سے ستارہ تخلیقات اُن کے دل پر ڈالی جاویں تو وہ کبھی یہ لے
 ہوئیں نہیں ہوں گے۔ بلکہ کہیں گے بار خدا یا لظیرِ رحمت سے ہم پر بھلی
 اور زیادہ کر۔ کیونکہ محنت اور اشتیاق کے غلبات کی وجہ سے اہل
 اللہ کو ظاہری اور باطنی سفر کی ہمیشہ کی سیر حاصل ہوتی ہے۔ اور
 کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ غلبہ شوق کی وجہ سے اپنے ہاتھ
 اپنے آپ کو مار ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور انہیں جمیعت اور قرار نہیں
 ہوتا، بلکہ ویدار سے ہے

محبت است کہ دل رانیدہ آرام
 و گرنہ کیت کہ آسودگی نے خواہد

واضح رہے کہ جب کوئی شخص طلبِ الہی کی خاطر نایا ک
 دنیا کو چھوڑ کر فقر کی راہ اختیار کرتا ہے۔ تو اسی روز اللہ تعالیٰ
 تمام انبیاء اور ایجاد ایجاد اور ایجاد عالم کی تمام
 مخلوقات کو حکم دیتا ہے۔ کہ میرا ایک دوست نایا ک دنیا
 کو چھوڑ کر میری طلب کے لئے آتا ہے۔ تم سب جاگر اسکی زیارت
 کرو۔ اور فقر کا لباس جو میرے دوست نے پہنا ہے۔ تم بھی پہنو۔
 اور اللہ تعالیٰ اپنی زبان قدرت سے فیر ماتا ہے۔ کہ اے دوست
 جو کچھ تو چاہتا ہے مجھ سے مانگ تاکہ میں مجھے دوں۔ فیغیر کا یہ مرتبہ
 پہلے روز ہی ہو جاتا ہے۔

حدیث حب الفقراء مفتاح البحثہ فقروں کی محبت
بہشت کی چالی ہے ہے :

حدیث حب الفقراء اخلاق الائمه فقروں کی محبت
انبیا کی عادت ہے ہے :

ہمیشہ فقیر کی عزت کرو اور اُس کا ادب محفوظ رکھو خواہ قریب محمد کی
کی تصریح ہی دیوار پر نبی ہوتی ہو تو بھی اس کی عزت اور حرمت کرو جس
نے دو توں جہان کی تعمیر و دولت حاصل کی فقیر سے ہی حاصل کی
فقیر کا حق خلقت پر ایسا ہے جبکہ انبیاء کا امتن پر ہے
حدیث لولا الفقراء هلاک الائمه اگر فقیر نہ ہوتے تو
غنتی ہلاک ہو جاتے ہے :

حدیث لولا الفقراء بر ص الائمه اگر فقیر نہ ہوتے تو
تمام الیں دنیا نہیں ہو جاتے ہے :

پہلا قدم جو فقیر اٹھاتا ہے وہ دنیا میں رکھتا ہے ہے
دوسرा قدم دنیا سے اٹھا کر آخرت پر رکھتا ہے ہے
تیسرا قدم آخرت سے اٹھا کر دیدار اللہی میں مشغول ہو جاتا

ہے ہے جس شخص کا دم قید فقیر کا سا ہے وہ دنیا کی
بوسے اس طرح بھاگتا ہے جیسے دنیا دار گندے مردار
بوسے ہے ہے :

فقیر وہ ہے جو دنیا کی طرف سے روزہ رکھے اور مرنے سے
پہلے افطار نہ کرے اور مردہ لوگوں سے دُور بھاگے بتاکہ شب طافی
نفتر سے خلاصی پائے ہے :

حدیث المعافیۃ عشر جزاء تسعہ فی السکوت و

واحدی فی الواحید آرام کے وس حصے ہیں۔ جن میں سے نو جمعتہ چھپ رہنا ہے اور باتی و سوائی حصہ تنہائی ہے ہے :

پہلے پہل جو فسادِ جهان میں پیدا ہوا۔ وہ یہی دنیا پرے حدیث احمد بخاری فتنہِ حجج اب بین اللہ و بین العبد شام فسادوں کی حرکت دہ حجاب ہے۔ جو اللہ اور اُس کے نبدرے کے درمیان ہے ہے :

حدیث طلب الخیر طلبی اللہ و ذکر الخیر ذکر اللہ بنگی کی گویا اللہ تعالیٰ کی طلب ہے اور بنگی کا ذکر، ذکر الہی ہے ہے
حدیث اللذی يَسْعَى بِصَدَقَاتِهِ وَالْكَافِرِ بِرِزْقِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَقِدِّمِ
المسلمین دنیا باؤشا ہوں اور کافروں کے لئے ہے۔ اور عاقبت پیغمبرؐ کا روں اور مسیکینوں کے لئے ہے :

حدیث طلب الدنیا یا کوئی طلب الملوکی للہم ولی۔ دنیا کی طلب وہی شخص کرتا ہے۔ جو بے جایا اور بے عقل ہے۔ اور دنیا اپنے طالب کو بُلے میں بنتلا کرے بغیر نہیں حضورؐ تھی ہے :

باب

وَذِكْرُ لِفْقَهِ أَنْبَاتٍ وَذِكْرُ صِرْبِ بِرْ وَخَلْبِيَّةٍ

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوالے اور کوئی معبود نہیں۔ قوله تعالیٰ لا تشرک بِ شیئاً فَاوْلَادِكَ همُ الْخَالِسُونَ میرے ساتھ کسی کو شرکیہ نہ بناؤ۔ یہ شرک کرنے والے لوگ نفسانِ اٹھانے والے ہیں ہے :

حدیث من قال لـ اللہ الا اللہ صرہ لم یق من ذ نوبہ ذ رہ
جو شخص ایک مرتبہ لـ الا اللہ کہتا ہے۔ اس کا ذرہ بھر گناہ بھی
باقی نہیں رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی موجود۔ معبدوں خالق۔ راز قی۔ واحد
سمع اور بصیر نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی اور سے اُمید کے حاصل کرنے
کی التجا کرنا کفر اور شرک کا باعث ہے۔ مگر ایسا کرنا بھی پڑے
تو اس میں یہ خیال رکھے۔ کہ دینے دلانے والا اللہ ہی ہے۔
طالب اللہ رزق کا کچھ غسل نہیں کرتا۔ بلکہ دلِ جسمی سے
یا والہی کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وعد
اللہ الحق انک لَا تختلف المبعوثون د اللہ تعالیٰ کا وعدہ
ستھا ہے۔ اور نجھ سے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی جائے
گی ۹

قوله تعالیٰ فاذکروني اذ کر کر پس تم مجھے یاد کرو میں
تھیں نہیں بھول جاؤں گا ۹

قوله تعالیٰ و ما مِنْ دَابَةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا
رہئے زمین پر کوئی ایسا جیوان نہیں جس کے رزق کا ذرہ دار
اللہ تعالیٰ نہ ہو ۹

قوله تعالیٰ وَاللَّهُ يَرِزِقُ مِنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسابٍ جسے چاہے
اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے رزق دے ۹

قوله تعالیٰ مَا يَفْتَحُ اللَّهُ الْأَنْتَسِ مِنْ رَحْمَتِهِ فَلَا مُمْسِكٌ لَهَا
جو چیز اللہ تعالیٰ از روے رحمت انسانوں کے لئے کھولدے اُسے
کوئی بند نہیں کر سکتا ۹

حدیث لا مانع لہ کا عطیتہ ولا معطی لما سمعت جسے تو
عطافرما فیے، اُسے کوئی روک نہیں سکتا۔ اور جسے نور و کے اُسے
کوئی عطا نہیں کر سکتا ہے

کامل مرشد وہ ہے کہ جب طالب اللہ کے دل پر نگاہ کرے۔
تجو غسل و غش اور شبیطانی اور نفسانی وسوسے اور خطرات ہیں۔ سب
کو جلا دے اور طالب اللہ کے دل کو شبیطان کی قید سے چھپڑا دے
اور چھپڑ طالب اللہ کو کلمہ طیب افضل الذکر کا اللہ الا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تلقین کرے ہے
 واضح رہے کہ کلمہ طیب میں چوبیس حروف ہیں مادر دن
رات میں چوبیس ہزار دم ہیں اور چوبیس لکھنٹے ہیں۔ ہر ایک
حروف ہر ایک ہر ایک لکھنٹے کو اس طرح جلا دتیا ہے۔ جیسے اگر
خشک لکڑی کو ہے

تلقین لقین کے ساتھ ہے۔ اور تلقین لقین سے ہے نعمی اثبات
کا ذکر جنمیں ضربی کئے۔ پہلی ضرب جو کہے، قوله تعالیٰ لَا قَالُوا قُوَّا
سدیداً انہوں نے بڑی پکی بات کہی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كہتا ہے۔
اور دل پر ایسی ضرب پہنچاتا ہے کہ پہلی ہی غرب میں ازل کا مقام
کھل جاتا ہے۔ اور خود روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
کی دوسری ضرب سے ابد کا مقام کھل جاتا ہے۔ اور طالب اللہ
نفسانیت کے احوال سے توہہ کرتا ہے۔ اور لَا إِلَهَ يَا لَا اللَّهُ كی
تیسرا ضرب سے مجلسِ محمدی کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ اور
خطاب کا منصب حاصل ہوتا ہے۔ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے بالکل سیدھی راہ مل جاتی ہے:

مرشد نبنا کوئی آسان کام نہیں۔ بلکہ مرشد کی نگاہوں میں ٹبے بھاری

اسرار ہوتے ہیں۔ اُور خدا کے ساتھ لکھتا ہونا پڑتا ہے نام اللہ کا ذکر حضوری ہے کہ مجوہی۔ ذکر بیگانگت کا نام ہے نہ کہ بے گانگی کا۔ بیشک ذکر شنسہ رگ کے نزدیک ہے۔ تفرقہ کا نام ذکر نہیں۔ ذکر جہر سے جو ہر پیدا ہوتا ہے۔ جس کا نام جمال بین الحقائقین ہے ۰

قول حضرت محمد الدین قدس سرہ و من اراد العبادۃ بعد الوصول
فقد کفر واشرک بالله جس نے وصول کے بعد عبادت کیا اور کیا، گویا
اس نے اللہ تعالیٰ سے شرک کیا ۰

قوله تعالیٰ واعبد ربك حتى یاتیک اليقین اپنے پردگار
کی عبادت کر بیان تک کہ مجھے یقین آجائے ۰

ذکر لقین کا نام ہے۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ کے نام پر یقین ہے
اُس کو اگر کوئی شخص منع کرے تو وہ بے دین ہے۔ کیونکہ دم کا نام سنتا
کوئی بھی نہیں چاہتا۔ منافق یا کافر یا حاسد کے سوا اور کوئی
شخص سے منع نہیں کرتا۔ جس شخص کو سچا نام معلوم ہو گیا ہو، وہ
نفس دنیا یا شیطان کا نام نہیں لیتا۔ کیونکہ ایسے بڑے ناموں
سے اُس کی طبیعت ملوں ہوتی ہے۔ اُور اللہ تعالیٰ کے نام سے
خوش وقت ہوتا ہے ۰

۲

ہر کہ باشد پسند خالق پاک
درنہ باشد پسند خلق چہ پاک
فقیری سید یا فریش ہونے پر موقوف نہیں۔ یہ صرف عرفان
سے حاصل ہوتی ہے ۰

ذات پات نہ پُچھے کو

ہر کہ بھجے سوہنر کا ہو

متترجم

جسے چاہے اللہ تعالیٰ لاجخش دے ۔

قولہ تعالیٰ یوم ینفحہ فی الصُّورِ قلَا انسا بِیَنْجَهْرِ بِیَوْمِ عَدْ
وَلَا یَتَسَاءلُونَ جس روز گرنا پھونکی جاوے کی - اُس زوزائی کے مابین
نسب کا لحاظ نہیں ہو سکا - اور نہ اُس کی بابت اُن سے کچھ پوچھنا
جائے گا ۔

حدیث سید القوم خادم الفقراء قوم کا سردار غیر وہ کا
خادم ہوتا ہے ۔

بِلْمُبْلُ نِيمَ كَلْعَسْرَهْ زَنْمَ دَرْ دَكْرَمْ
پروانہ وار سوزم ددم برنسی اورم
کیا تو نے تخلقما با خلاق اللہ اللہ تعالیٰ کے خلق کی خوا
ڈالو، نہیں سنا ۔

علماء کی انتہا منطق اور معانی ہے ۔ جو فقر کی ابتداء ہے ۔ اور
علماء کی ابتداء الف اللہ بس باقی ہوس ہے ۔ جو فقر کی انتہا ہے فہر
فقیر یا ہو رحمہ اللہ علیہ (محضیف) فرمائے ہیں کہ میں نے کسی ب
سے کوئی حرف یا لکھنے نہیں کیا ۔ بلکہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآل
وسلک کی حضوری سے یہ باتیں لایا ہوں ۔ اور اپنے تبیں اللہ تعالیٰ کے
سپریز کر دیا ہے ۔ من لد ناٹ رحمہ وہی لتا من امرنا درشید
اپنی طرف سے رحم کر دے پروردگار) اور ہمارے کاموں میں راستی
غتابت کر ۔ قوْلَهُ تَعَالَى ۔ لا يَسْهُمْ فِيهِ غَيْرَهُ اس میں اُس کا
نیجہ نہیں سنتا ۔

حدیث من احباب اللہ لا يحب سویه جو اللہ تعالیٰ سے
محبت کرتا ہے وہ اُس کے سوا اور کسی کو پیار نہیں کرتا ۔
حدیث اخراج حب الدنيا واجب و حب المولی فرض

دنیا کی محبت دل سے نکال دینا واجب ہے۔ اور مولا کی محبت دل میں پیدا کرنا فرض ہے ہے ۰

قولہ تعالیٰ لَمْ يَأْتِ مَعْوُنَ فِيهَا الْغُوا وَ كَانَ أَسْ میں نروہ لغو بات سنیں گے اور نہ جھوٹی ۰

قولہ تعالیٰ - وَ إِذْ بَيْنَ فِي قَلْبِهِمْ حُرْبًا يَمَانُ وَ جَعَلْنَا قِيمَةً نُورًا جن کے دلوں میں ایمان ہے اور ہم نے انہیں نور بنا دیا ہے ہے ۰ اسی دلیل پر سے قلبی ذکر دل اور زبان پڑتا ہے۔ اس ذکر سے خفی اور حیر کے ایک ہی معنی ہیں۔ جو ذکر خود بخود ہو جاتے ہے ۰

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام ایک لاکھ سترہزار چھپیں ہیں اور ذکر بھی ایک لاکھ سترہزار چھپیں ہیں۔ اسم اللہ ذات کے تعلق سے یہ بات واضح اور روشن ہو جاتی ہے جب اسم اللہ ذات دل میں انگر کرتا ہے۔ تو اس سے دل میں مرشد کی نظر کے سبب نور سدا ہوتا ہے۔ جو کہ اسم اعظم کی کمایت ہے۔ اسم اعظم، منظم و وجود کے سوا فرار نہیں مکرر ہے ۰

حدیث قدسی ماذ احاء الجوع بذکر الله و اذا اجاء العريان تلد ذذ ذکر الله جب بھوکا ہوئے تو الله ذکر کرے۔ اور جب ننگا ہوئے تو ذکر کرے تاکہ اسے ذکر الہی میں لذت آوے ۰

حدیث اعممال ثلثہ ذکر الله فی کل حال و مواختات الصلاح میں الکذب و النفاق ممن نفسہ پیغمبر خدا صنے اللہ علیہ و آله و سلم فرماتے ہیں کہ سب سے سخت تین کام ہیں۔ اول ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔ دوسرہ مومن بھائی سے مصلحت کرنا۔ سومو مر نفس سے نفعاً فر کرنا ۰

نفس سے ہمیشہ کے لئے با من کرنے والا ذکر الہی ہی ہے جب

زبان - قلب اور روح کا ایک ہی ذکر ہوتا ہے - تو ہر ایک بال
بمنزہ زبان ہو جاتا ہے ۔ اور نفس دن رات جلتا رہتا ہے ۔
اور روح کو لذت حاصل ہوتی ہے ۔ نفس بہت پلید ہے ۔ ذکر
دو آم کے سوا اور کسی چیز سے پاک نہیں ہوتا ۔ یہ تلاوت - نماز -
روزے ۔ ریاضت ۔ فتویٰ اور علمی مسائل سے پاک نہیں ہوتا
اس کا علاج صرف ذکر دوام ہے ۔

ذکر دوام کا مطلب یہ ہے کہ وہ بدم توجید میں غرق رہے ۔ اور
اپنے آپ کی ہوش نہ ہو ۔ اگرچہ ظاہر میں عام لوگوں کے پاس بیٹھا رہے ہو
ذکر دوام کا تعلق نہ صرف دل سے اور نہ رُوح اور ستر سے ۔ بلکہ
نہام وجود میں اس کی جگہ ہے ۔ جس طرح سارے وجود میں جان ہے ۔
اسی طرح ذکر کا مقام بھی سارا وجود ہی ہے ۔

حدیث افضل العبادۃ ذکر اللہ تعالیٰ سب سے پڑھیا عبادت

ذکر الہی ہے ۔
 واضح رہے کہ نفس گناہ کرتے وقت کا فر ہوتا ہے ۔ اور شہوت
کے وقت ہو پایہ ۔ اور سیری کے وقت فرعون ۔ اور بھوک کے
وقت دیوانہ گتا ۔

عارفوں کے نفس میں حسب ذیل چار حوصلتیں ہوتی ہیں گناہ کے
وقت باخبر ۔ بھوک کے وقت باصبر ۔ سیری کے وقت باسخاوت
اور شہوت کے وقت پاشعور ۔

واضح رہے کہ اگر گناہ کے وقت نفس کو کہا جائے کہ اے نفس!
اللہ تعالیٰ حاضر ہے ۔ اور ایسا کرنے سے تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی شفاعت سے محروم رہ جائیگا ۔ مجھے جانکرنی کی تیخی ہو گی ۔ فر کا عذاب
ہو گا ۔ منکر نکر سوال کر سینے ۔ دوزخ میں جلا یا جائے گا ۔ اگر لو ایسا نہ کریگا ۔ تو مجھے

بہشت کی لذتیں حاصل ہوں گی ۔ اور اللہ تعالیٰ کا دیدار فصیب ہو گا۔ غریب کے خواہ کسی قسم کی وعظ و نصیحت کی جائے وہ ایک نہیں مانتا۔ اور گناہ سے باز نہیں آتا ۔ مگر ذکر الہی اسے گناہ سے باز رکھ سکتا ہے اور رکھتا ہے ۔

حدیث ذکرِ اللہ تعالیٰ علم لا یمان و براءة من التفاق و حصن من الشیطان و حرث من النیران پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آله و سلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایمان کی لشائی ہے اور تفاق سے بیزاری اور شیطان سے بچاؤ کے لئے بمنزلہ طمع کے ہے ۔ اور دوزخ کی آگ بمنزلہ پناہ ہے ۔

حدیث من طلبِ عرفی و جدی و من وجدی احبنی و من احبنی عرفی و من عرفی عشقتی و من عشقتی قتلته و من قتلته دیتہ و دیتہ جس نے مجھے طلب کیا پالیا ۔ اور جس نے پالیا اُس نے مجھ سے محبت کی ۔ اور جس نے مجھ سے محبت کی ۔ اس نے مجھے پہچان لیا ۔ اور جس نے پہچان لیا ۔ وہ میرا عاشق ہو گیا ۔ اور جو میرا عاشق ہو گیا ۔ اُسے میں نے قتل کیا ۔ اور جسے میں نے قتل کیا ۔ اُس کا خون بھا مجھ پر ہے ۔ اور میں ہی اُس کا خون بھا ہوں ۔

حدیث من طلب شیئاً و جدّاً و جدّاً جس نے کسی چیز کی طلب کی اور اُس میں کو شدش کی، اُسے وہ چیز مل گئی ۔
حدیث الموت ثلاثة موت في الدنيا و موت في العقبي و موت في المولى، ومن مات في حب الدنيا فقد مات منافقاً و من مات في حب العقبي مات زاهداً و من مات في حب المولى فقد مات عارفاً موت تین قسم کی ہے ۔ (۱) دُنیاوی (۲) اخروی

(۲۴) مولائے کے لئے - جو شخص دنیا کی محبت میں مر گیا - وہ منافق مرا -
اور جو آخرت کی محبت میں مرا، وہ زاہد ہو کر مرا - اور جو مولا کی محبت
میں مرا، وہ عارف ہو کر مرا ۔

حدیث حمود الدین من اکل الحرام و اکل الحرام من کثرة
الذنوب و کثرۃ الذنوب من قسوة القلب و قسوة القلب من
نسیان الموت و نسیان الموت من احباب الدنيا و حب اللہ تبارک
کل خطیئۃ آنکھ کا نہ رونا حرام کھانے کے سبب ہوتا ہے ۔ اور حرام
کھانا گناہوں کی کثرت کے سبب ۔ اور گناہوں کی کثرت دل کی سختی
سے اور دل کی سختی موت کو فراموش کرنے سے اور محنت کا فراموش کرنا
دنیا وی محبت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے ۔ اور دنیا کی محبت تمام
خطاؤں کی جڑ ہے ۔

حدیث عباد الذین قلوبهم عرضیة و ایذا انهم وحشیة
و همته جهم سماویتہ و شہرہ المحبۃ فی قلوبهم مقدوسة و خواطرهم
بین الخلق جاسوسة سماء سقف جسم و الا ترض بساط جهم و علم
انیسهم و ریهم ننیر اللہ تعالیٰ کے بعض نبیے ایسے بھی ہیں ۔ کہ
آن کے دل بمنزلہ عرش ہیں ۔ اور ان کے جسم وحشی ہیں ۔ اور
آن کی سمات آسمانی ہے ۔ اور محبت کا پہل آن کے دلوں ہیں
ہے ۔ اور آن کے دل خلقت کے ما بین بمنزلہ جاسوس ہیں آسمان
آن کی چھٹت اور زمین فرش اور علم آن کا غمگسار ہے اور پورا گار
آن کا پایا ہے ۔

حدیث عباد الذین ایجاد هم فی الدنیا کمثاً لم طر اذا انزل
فی البرانیتت البر و اذا انزل فی البحر خوجہ اللہ تعالیٰ کے ایسے
نبیے بھی ہیں جن کا وجود اس مینہ کی طرح ہے ۔ کہ جب خشکی پر بستا ہے

تو اُس سے نباتات پیدا ہوئی ہے۔ اور جب سمندر پر برتنا ہے۔
تو اُس سے موئی بنتے ہیں ہیں چھٹی ہے جو اُس میں ہوئی ہے۔
حدیث کل افشاء یتر شمہ بِمَافِيَه ہر ایک بڑن سے وہی پیغیر
نکلتی ہے جو اُس میں ہوئی ہے۔

باب

در ذکر دعوت منتظری مردان شہسوار مطلب

معنى صود طرفۃ العین

روحانیت کا مستحر کرنا اپنیا۔ اولیا۔ اصنفیا۔ مومن۔ مسلم اہل فہر کیلئے
ہے۔ جن کا باطن معمور ہو۔ اور اہل اللہ اور صاحب حقصور ہوں۔ یہ کام
کسی عالیٰ الادلیا ہے۔ نہ کہ لفیانی مردوں کا۔ یعنی کسی عوٹ قطب
فقیر۔ دردش۔ شبید یا غازی کی قبر سے ہمکلام ہونا جانبازی ہے۔
کوئی آسان کام نہیں ہے۔

دعوت میں بڑے بڑے اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔ فرشتہ عنیبی کی
آواز آتی ہے۔ یا روحانیت رہنمائی ہے یا دھرم یا تذکر یا آواز غیر ب
کام دیتی ہے۔

حدیث۔ اذَا تَحْتَرَّتْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ فَاسْتَعِنُوْا مِنْ أَهْلِ
الْقُبُوْرِ جَبْ تَرَ کسی کام میں حیران رہ جاؤ تو ایل فیر سے مد و طلب کرو
۔ واضح ہے کہ صاحب دعوت طالب اللہ کو کسی دینی یا دنیاوی کام

اور طالب اللہ کو حرف اعظم عطا کرے جو تیسیں حروف میں گم ہے یا اسم اعظم عطا کرے، جو تنالنے ناموں میں پوشیدہ ہے حرف اعظم یا اسم اعظم بغیر طالب کا کام سرانجام نہیں ہوتا۔ خواہ وہ ریاضت میں ساری عمر ہی ضائع کیوں نہ کرے۔ اُسے مرتے وقت ضرور افسوس ہو گا۔ کیونکہ جس میرشد سے طالب اللہ کو ظاہری اور باطنی قوت حاصل نہ ہو۔ وہ میرشد ناتمام اور صوراً اور ناتکمل ہے ۔

شہسوارِ شہسوارِ شہسوار

غوث و قطبِ مرکبِ اندھہ زیر بار

کسی صاحبِ تصرف ولی اللہ کی فبر کی ہمہ نشینی ایک رات کی۔ ریاضت کے چالیس چلوں سے افضل ہے ۔
صاحبِ تصرف اسے گہنے ہیں کہ جس کے دروازے پر مشرق سے لیکر مغرب تک کے تمام انسان اور حیوان آئیں۔ اور اُس کے ظاہری اور باطنی تصرف میں ہوں ۔

تمتُّع یا الحیرط

			تصنيفات خواجہ پیر محمد بن حبیب مبارکی
		اطالع خسین مقامات مطہری فراجلن باندان ہوی	تصنيفات خواجہ پیر محمد بن حبیب مبارکی
۱۰	رکن الدین ہر دد حصہ عمر تو فیض العقادہ عمر مودود صود عمر اربعین	تحفۃ العاشقین و تحفۃ هماری عمر بہاؤ الدین بخاری اد ہوی عمر مقاصد السالکین از خواص در عشق بین شیوه نقشبندی	ذکرہ آئینیہ حریشہ رحمت اثبات تصویر شیخ دفات نامہ
۱۱	محبوب الاذکار محبوب الامصار محبوب الفقہ سلطان المأولیا	صاحب بخاری سبع اسرار خواجہ محمد صوم عمر صاحب عمر مقلمات احمد بن خواجه محمد بن	تصنيفات حافظ علی کریم صاحب نقشبندی
۱۲	تحصیل الحرفان فی الادب المشاریع والاخوان	صاحب عمر حکمت حافظ حبند از	ہایت الانسان فیض الکریم حزب البحر مجموعہ حکیم اور کریم
۱۳	تصنيفات حافظ انور علی رستگی نور تصوف بینی رله ہایت	حافظ عبد العلی صاحب رسالہ نقشبندی مجددی حکیم المعلمیہ	تصنيفات حضرت خواجہ گان نقشبندی
۱۴	قانون عشق ہر دد حصہ لیکچر امام غزالی	رفیق السالکین پیر حیات باقی	جو اہر علویہ می تذکرہ خواجہ نقشبندی ہو ہوی محمد روز احمد
۱۵	قانون سلوک محمد صوفی ازم لیکچر	رسالہ نقشبندی بینی مقام الـ قیصرہ برده نیک عالم	سلفۃ الحسن بینی وحدت الموجۃ سولانا صوفی عبدالرحمن محب
۱۶	قانون معرفت قانون فوہید	پیر هشت شرائط حضرت حسین شاہ صاحب	نقشبندی رہ

۱۶	فتح الغيب	ساجات جامی
۱۷	يا شنح حضرت سید عبد العزیز	صوفی کی آمنت بالله
۱۸	جیلانی شیخاً لله	پوتحقی لَا إِلَهَ إِلَّا اللہ
۱۹	تصنیفات حضرت شاہ	عفائد انور
۲۰	ابوالمعالی قادری لا ہو	اربعین
۲۱	چهارگلزار قادری	تصنیف حضرت محبوب جامی
۲۲	نحفہ قادریہ	سید عبد العزیز جیلانی حجۃ الرؤوف
۲۳	موسجان	ذکرہ خوت الاعظم
۲۴	مئر زعفران زار	و عظیم محبوب جامی
۲۵	الله محمد سنه با غارم	حیات جاودانی
۲۶	عہر تصنیفات سلطان العارفین	دیوان خوت الاعظم
۲۷	عہر حضرت سلطان یا ہو حسنۃ اللہ	تحفہ مرسالہ نظریت
۲۸	مناقب سلطانی	تفتح الحاطر
۲۹	محک المقراء کاظم یعنی درستیو	و حلائف غوثیہ
۳۰	کی کسوٹی	فیوض غوثیہ
۳۱	کعبید توحید کلام یعنی جنت	ملتوہات غوثیہ
۳۲	فردوس	مناقب غوثیہ
۳۳	صین المفتر	کرامات غوثیہ
۳۴	عقل بیدار	غینۃ الہا البین مجدد

الشوابی کی قومی دکان (جیڑو)، ماں لک چن الدین علیہ الرحمہمک فضل الدین کشمیری بازار لاہور

